بِسۡمِ اللّٰہِ الرَّحۡمٰنِ الرَّحِیۡمِ    نَحۡمَدُہٗ وَنُصَلِّیۡ عَلٰی رَسُوۡلِہِ الۡکَرِیۡمِ    وَعَلٰی عَبۡدِہِ الۡمَسِیۡحِ الۡمَوۡعُوۡدِ

وَلَقَدۡ نَصَرَکُمُ اللّٰہُ بِبَدۡرٍ وَّاَنۡتُمۡ اَذِلَّۃٌ

جلد 74

شمارہ 5

ہفت روزہ بدر قادیان

Weekly BADAR Qadian

ایڈیٹر
منصور احمد

شرح چندہ
سالانہ 850 روپے
بیرونی ممالک
بذریعہ ہوائی ڈاک
50 پاؤنڈ یا
80 ڈالر امریکن
یا 60 یورو

www.akhbarbadr.in

29 رجب 1446 ہجری قمری ● 30 صلح 1404 ہجری شمسی ● 30 جنوری 2025ء


## ارشاد باری تعالیٰ

یٰۤاَیُّہَا النَّاسُ اعۡبُدُوۡا رَبَّکُمُ الَّذِیۡ خَلَقَکُمۡ وَالَّذِیۡنَ مِنۡ قَبۡلِکُمۡ لَعَلَّکُمۡ تَتَّقُوۡنَ

(سورۃ البقرۃ:22)

ترجمہ: اَے لوگو! تم عبادت کرو اپنے ربّ کی جس نے تمہیں پیدا کیا اور اُن کو بھی جو تم سے پہلے تھے تاکہ تم تقویٰ اختیار کرو

## اخبار احمدیہ

الحمد للہ سیّدنا حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز بخیر و عافیت ہیں۔

سیّدنا حضرت امیر المومنین خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے مورخہ 24 جنوری 2025 کو مسجد مبارک (اسلام آباد) یو.کے سے بصیرت افروز خطبہ جمعہ ارشاد فرمایا۔ اس خطبہ جمعہ کا خلاصہ اسی شمارہ کے صفحہ 20 پر ملاحظہ فرمائیں۔

احباب کرام حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کی صحت و تندرستی، فعال درازیٔ عمر، مقاصد عالیہ میں کامیابی اور خصوصی حفاظت کیلئے دُعائیں جاری رکھیں، اللہ تعالیٰ حضور انور کا ہر آن حافظ و ناصر ہو اور تائید و نصرت فرمائے۔ آمین۔

# مرکز احمدیت قادیان دار الامان میں 129 ویں جلسہ سالانہ کا، کامیاب و بابرکت انعقاد

ہم جب انصاف کی نظر سے دیکھتے ہیں تو تمام سلسلہ نبوت میں سے اعلیٰ درجہ کا جوانمرد نبی اور زندہ نبی اور خدا کا اعلیٰ درجہ کا پیارا نبی صرف ایک مرد کو جانتے ہیں یعنی وہی نبیوں کا سردار، رسولوں کا فخر تمام مرسلوں کا سرتاج جس کا نام محمد مصطفیٰ و احمد مجتبیٰ صلی اللہ علیہ وسلم ہے جس کے زیر سایہ دس دن چلنے سے وہ روشنی ملتی ہے جو پہلے اس سے ہزار برس تک نہیں مل سکتی تھی

## (ارشادات عالیہ سیّدنا حضرت مسیح موعود و مہدی معہود علیہ السلام)

حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کا دعویٰ ہے کہ مَیں ہی وہ مسیح موعود ہوں اور مہدی معہود ہوں جس کے آنے کی آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے پیشگوئی فرمائی تھی اور اب کوئی مسیح آسمان سے نہیں آئے گا، کوئی مہدی نہیں آئے گا

وہ تمام پیشگوئیاں پوری ہوئیں جو آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے مسیح موعودؑ کی نشانی کے طور پر بتائی تھیں، آپؑ نے دنیا کو دعوت دی اور خاص طور پر مسلمانوں کو دعوت دی کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی پیشگوئیوں کو دیکھو، غور کرو اور سمجھو کہ اسی میں سعادت ہے، اسی میں اللہ تعالیٰ اور اس کے رسول صلی اللہ علیہ وسلم کے حکموں کی تعمیل ہے

اللہ تعالیٰ مسلمان امت کو عقل اور شعور دے اور وہ بلاوجہ کی مخالفت سے باز آئیں، سوچیں کہ کیا اللہ تعالیٰ ان سے پوچھے گا نہیں کہ تم نے بغیر تحقیق کے مخالفت کی کیونکہ اکثر صرف بغیر تحقیق کئے مولوی کے کہنے پر مخالفت کرتے ہیں، کچھ تو غور کرو، اللہ تعالیٰ مسلمانوں کو عقل دے

اللہ تعالیٰ کی توحید کو دنیا میں قائم کرنے کیلئے وہ کوشش کریں جنکا ہم سے مطالبہ کیا گیا ہے اور جو اسکا حق ہے اور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کا جھنڈا دنیا میں لہرانے کیلئے ہر قربانی کیلئے تیار رہیں، اللہ تعالیٰ کی توحید دنیا میں قائم کرنے کیلئے ہر قربانی کیلئے ہر وقت تیار رہیں اور اُس وقت تک چین سے نہ بیٹھیں جبتک اس مقصد کو حاصل نہ کرلیں، جسکو پورا کرنے کیلئے ہم حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی جماعت میں شامل ہوئے ہیں

اللہ تعالیٰ قادیان میں جلسہ میں شامل ہونے والے ہر فرد کو اپنی حفظ و امان میں رکھے اور حقیقی طور پر اسلام کی تعلیم پر عمل کرنے کی اور آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے عشق و محبت کا اظہار کرنے کی توفیق عطا فرمائے اور اپنی بیعت کا حق ادا کرنے والے ہوں اور وہ سب برکات لے کر جلسے سے جائیں جن برکات کے لینے کے لیے اس جلسے میں شامل ہوئے ہیں

## mta انٹرنیشنل کے ذریعہ سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ کا اسلام آباد یوکے سے بصیرت افروز اختتامی خطاب

★ 129 واں جلسہ سالانہ قادیان 27، 28، 29 دسمبر 2024 کی تاریخوں میں منعقد ہوکر بخیر و خوبی اختتام پذیر ★ تینوں دن جلسہ کے پروگراموں کی لائیو اسٹریمنگ، اور اسکے ذریعہ اندرون و بیرون ملک جلسہ سے استفادہ ★ لائیو اسٹریمنگ کے ذریعہ تریسٹھ ہزار چھ سو چھیاسٹھ افراد نے جلسہ کی کارروائی دیکھی اور سنی ★ سولہ ہزار سے زائد عشاق احمدیت کی جلسہ میں شمولیت ★ 42 ممالک سے مختلف اقوام کے احباب و مستورات کی نمائندگی ★ mta انٹرنیشنل کے ذریعہ سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ کا بصیرت افروز اختتامی خطاب ★ اختتامی خطاب میں اسلام آباد یوکے میں احباب جماعت کا اجتماع ★ بعض افریقین ممالک کے جلسے اور اختتامی خطاب میں انکی شمولیت ★ نماز تہجد ★ درس القرآن اور ذکر الٰہی سے معمور ماحول ★ علماء کرام کی پُرمغز تقاریر ★ 9 زبانوں میں پروگراموں کا رواں ترجمہ ★ احباب جماعت کی معلومات میں اضافہ کیلئے تربیتی امور پر مشتمل ڈاکیومنٹری اور مختلف معلوماتی نمائشوں کا انعقاد ★ نکاحوں کے اعلانات ★ پرنٹ اور الیکٹرانک میڈیا میں جلسہ کی کوریج ★ پرسکون و خوشگوار ماحول میں جلسہ کی تمام کارروائی کی تکمیل ☆

## جلسہ مستورات مورخہ 28 دسمبر 2024ء

(آخری)

مورخہ 28 دسمبر 2024ء کو جلسہ سالانہ قادیان کے دوسرے روز کے پروگرام سننے کا انتظام مسجد دار الانوار میں کیا گیا تھا۔ سرائے طاہر کی بیسمنٹ میں بھی مستورات کیلئے جلسہ سننے کا انتظام تھا۔ دوسرے سیشن میں مستورات کا اپنا جلسہ منعقد کیا گیا جو دوپہر ڈھائی بجے محترمہ نصرت بیگم بدر صاحبہ اہلیہ محترم منیر احمد صاحب حافظ آبادی سابق صدر لجنہ اماء اللہ قادیان کی زیر صدارت شروع ہوا۔ محترمہ امۃ الہادی شیریں صاحبہ نے تلاوت کی۔ محترمہ وجیہہ بشارت


جمیل احمد ناصر، پرنٹر و پبلشر نے فضل عمر پرنٹنگ پریس قادیان میں چھپوا کر دفتر اخبار بدر قادیان سے شائع کیا: پروپرائٹر، نگران بدر بورڈ قادیان

صاحبہ نے سیدنا حضرت اقدس مسیح موعود علیہ السلام کا منظوم کلام

’’مرے مولیٰ مری یہ اک دعا ہے
تری درگاہ میں عجز و بکا ہے‘‘

خوش الحانی سے پیش کیا۔ پہلی تقریر ’’اولاد کی تربیت میں ماؤں کا کردار سیدنا حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کے ارشادات کی روشنی میں‘‘ کے عنوان پر محترمہ نعیمہ عارف صاحبہ سابقہ صدر لجنہ اماء اللہ سکندر آباد نے کی۔ بعدہ محترمہ نسیفہ احمد صاحبہ آف بنگال نے کلام سیدنا حضرت مصلح موعود رضی اللہ عنہ

’’ذکر خدا پہ زور دے ظلمت دل مٹائے جا
گوہر شب چراغ بن دنیا میں جگمگائے جا‘‘

خوش الحانی سے پیش کیا۔ دوسری تقریر ’’اسلامی پردہ کی اہمیت اور برکات سیدنا حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کے ارشادات کی روشنی میں‘‘ کے عنوان پر مکرمہ صدر صاحبہ لجنہ اماء اللہ بھارت نے کی۔ دعا کے ساتھ پروگرام کا اختتام ہوا۔

## قادیان کیساتھ افریقن ممالک کے جلسے

جلسہ کے تیسرے روز حضرت خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کے اختتامی خطاب اور دُعا کے ساتھ جلسہ سالانہ قادیان کا اختتام ہوتا ہے۔ حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ کے خطاب کا شاملین جلسہ کو بڑی صبری سے انتظار رہتا ہے۔ اللہ تعالیٰ کے فضل و کرم سے دو دن بارش کے بعد تیسرے روز سورج نے اپنا چہرہ اچھی طرح چمک کر اور آب و تاب کے ساتھ دکھایا جس کے باعث تیسرے روز جلسہ سالانہ کا پروگرام بستان احمد یعنی جلسہ گاہ میں ہوا اور حاضرین جلسہ کی پیاس بجھی الحمد للہ۔ حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ کا خطاب لوگوں نے پورے ذوق و شوق کے ساتھ سنا، جلسہ گاہ پوری طرح بھرا ہوا تھا۔ حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ کے خطاب کے دوران افریقہ کے 8 ممالک ٹوگو، مالی، گنی کناکری، نائیجر، گنی بساؤ، سینیگال، برکینا فاسو کے جلسہ گاہ بھی دکھائے جا رہے تھے۔ ان ممالک کے جلسے بھی قادیان کے جلسہ کے ساتھ اختتام پذیر ہو رہے تھے اور وہ اپنے اپنے جلسہ گاہ میں حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کا خطاب سن رہے تھے۔ یہ نظارہ بہت ہی شاندار اور ایمان افروز تھا۔ حضور پُرنُور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے اپنے خطاب کے آخر میں فرمایا: اس وقت ہمارے قادیان کے جلسے کے ساتھ دنیا کے مختلف ممالک میں جلسے ہو رہے ہیں۔ یہ سب اس لیے یہاں جمع ہیں کہ حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کے پیغام کو سمجھیں اور دنیا میں پہنچانے کی کوشش کریں اور اپنی اصلاح کرنے کی بھی کوشش کریں اللہ تعالیٰ ان سب کو اس کی توفیق عطا فرمائے اور وہ سب برکات لے کر جائیں جن برکات کے لینے کے لیے اس جلسے میں شامل ہوئے ہیں۔

## شعبہ تربیت

مورخہ 24 دسمبر 2024 تا یکم جنوری 2025 مسجد اقصیٰ اور مسجد انوار میں نماز تہجد باجماعت ادا کی گئی۔ اور جلسہ کے تین دن قادیان کی تمام مساجد میں باجماعت نماز تہجد کا اہتمام کیا گیا۔ نیز نئے سال میں داخل ہونے کی مناسبت سے یکم جنوری کو قادیان کی تمام مساجد میں نماز تہجد ادا کی گئی جس سے جلسہ میں تشریف لائے ہونے مہمانوں نے بھی خاص طور پر فائدہ اُٹھایا۔ تہجد کی نماز کیلئے شعبہ تربیت کی طرف سے جگانے کا انتظام تھا۔ درود شریف اور پاکیزہ اشعار پڑھ کر نماز تہجد کیلئے احباب کو بیدار کیا گیا۔ نماز فجر کے بعد تفسیر کبیر سے قرآن مجید کا درس دیا گیا۔ قادیان کے تمام محلہ جات اور جلسہ گاہ میں تربیتی بینرز لگائے گئے۔

## نکاحوں کے اعلانات

جلسہ کے موقع پر احباب کرام کی خواہش ہوتی ہے کہ قادیان کی مقدس بستی میں ان کے بچوں کے نکاحوں کے اعلانات ہوں۔ چنانچہ جلسہ کے دوسرے دن بعد نماز مغرب و عشاء مسجد اقصیٰ میں نکاحوں کے اعلانات ہوئے۔

## شعبہ ترجمانی

چونکہ اچانک بارش کی وجہ سے فوری طور پر انتظامات جلسہ گاہ سے مسجد اقصیٰ منتقل کرنے پڑے لہٰذا پہلے روز 27 دسمبر کو صرف تین زبانوں ملیالم، تامل اور بنگلہ میں ترجمہ ہوا۔ دوسرے روز 28 دسمبر کو چار زبانوں ملیالم، تامل اور بنگلہ کے علاوہ رشین زبان میں بھی ترجمہ ہوا۔ تیسرے روز درج ذیل 9 زبانوں میں رواں ترجمہ کا انتظام تھا۔ عربی، رشین، انڈونیشن، انگریزی، ملیالم، تامل، تیلگو، بنگلہ، کنڑا۔ 1250 سے زائد مرد و زن نے ترجمانی سے استفادہ کیا۔ جلسہ کے تمام پروگرام اور خصوصاً حضور انور کے اختتامی خطاب کا مذکورہ زبانوں میں ترجمہ کیا گیا۔ مستورات بھی مردانہ جلسہ گاہ کے پروگرام کی 9 زبانوں میں ہونے والی ترجمانی سے استفادہ کرتی رہیں۔ امسال ملیالم، تامل، بنگلہ کے علاوہ رشین زبان میں بھی پہلی مرتبہ میں لائیو سٹریمنگ نشر کی گئی۔ الحمد للہ۔

## لائیو اسٹریمنگ

جلسہ سالانہ کی کارروائی لائیو اسٹریمنگ کے ذریعہ دکھائی جاتی رہی جس سے نہ صرف ہندوستان کی جماعتوں نے بھرپور استفادہ کیا بلکہ بیرون ملک بھی جلسہ کا پروگرام دیکھا گیا۔ لائیو اسٹریمنگ کے ذریعہ اُردو سے باون ہزار، ملیالم سے پانچ ہزار سات سو، تامل سے تین ہزار پانچ سو بنگلہ سے سترہ سو اور رشین زبان سے سات سو چھیاسٹھ افراد نے استفادہ کیا۔

## شعبہ خدمت خلق

جلسہ سالانہ قادیان کا ایک اہم شعبہ ’’شعبہ خدمت خلق‘‘ بھی ہے، جس کے تحت بنیادی طور پر نظم و ضبط اور حفاظتی ڈیوٹیاں سرانجام دی جاتی ہیں۔ امسال ہندوستان کے مختلف صوبہ جات کی مجالس سے 460 خدام رضا کاران شعبہ خدمت خلق کے تحت خدمات سرانجام دینے کے لئے قادیان تشریف لائے۔ اور قادیان کے کم و بیش 230 خدام نے اس شعبہ کے تحت ڈیوٹیاں سرانجام دیں۔ اس کے علاوہ انصار صف دوم کی ایک ٹیم اور لجنہ اماء اللہ کی ایک ٹیم بھی شعبہ خدمت خلق کے تحت خدمات بجا لا رہی تھی۔ شعبہ رجسٹریشن کے تحت اندرون و بیرون ملک سے آنے والے جملہ مہمانان کرام کی رجسٹریشن کی گئی اور انہیں جلسہ رجسٹریشن کارڈز فراہم کئے گئے۔

دار المسیح، بہشتی مقبرہ اور جلسہ گاہ میں شعبہ ھذا کے تحت ہر داخل ہونے والے کی چیکنگ کا انتظام کیا گیا۔ اسی طرح مساجد میں صف بندی، سڑکوں اور گلیوں میں ٹریفک اور پارکنگ کے انتظامات، جلسہ گاہ میں مہمانان کرام کو پانی پلانے کا انتظام، قیام گاہوں اور قادیان کے داخلی راستوں میں 24 گھنٹے کی حفاظتی ڈیوٹیاں شعبہ ھذا کے تحت خدام نے سرانجام دی ہیں۔ اسی طرح ہیلپ ڈیسک، لاسٹ اینڈ فاؤنڈ، اطلاعات و اعلانات، فرسٹ ایڈ وغیرہ ذیلی شعبہ جات کے تحت بھی خدام نے ڈیوٹیاں سرانجام دیں۔ لوائے احمدیت کو پُروقار طریق پر مقررہ ہدایات اور روایات کی پابندی کے ساتھ خدام کی حفاظتی ڈیوٹیوں کے ساتھ جلسہ سالانہ کے تینوں روز جلسہ گاہ لے جایا گیا اور واپس لایا گیا۔ یہ خدمات بھی شعبہ خدمت خلق کے تحت سرانجام دیئے گئے۔

## mta قادیان اسٹوڈیو سے لائیو عربی پروگرام بعنوان ”اِسْمَعُوْا صَوْتَ السَّمَآءِ جَآءَ الْمَسِيْحُ جَآءَ الْمَسِيْحُ“

جلسہ سالانہ قادیان سے فائدہ اُٹھاتے ہوئے قادیان دار الامان سے لائیو عربی پروگرام ’’اِسْمَعُوْا صَوْتَ السَّمَآءِ جَآءَ الْمَسِيْحُ جَآءَ الْمَسِيْحُ‘‘ کی نشریات مورخہ 19 تا 21 دسمبر 2024 بروز جمعرات، جمعہ اور ہفتہ نشر ہوا۔ یہ پروگرام ہندوستانی وقت کے مطابق رات 10:30 تا 12:30 ہوتا رہا۔ درج ذیل احباب نے اس پروگرام میں حصہ لیا۔ مکرم محمد شریف عودہ صاحب امیر جماعت احمدیہ کبابیر بطور میزبان۔ مکرم محمد طاہر ندیم صاحب عربی ڈیسک لندن۔ مکرم عبد القادر مدلل صاحب، صدر جماعت فلسطین۔ اس سہ روزہ پروگرام میں ’’ہمدردیٔ خلق‘‘ کے عنوان پر گفتگو ہوئی۔ حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے ہمدردیٔ خلائق کے حوالہ سے جو تعلیم پیش کی اور حضور علیہ السلام کا اس سلسلہ میں جو نمونہ تھا اس کو احسن رنگ میں پیش کیا گیا۔

......☆......☆......☆......

## اخبار بدر خود بھی پڑھیں اور اپنے دوست احباب کو بھی اسکے پڑھنے کی ترغیب دیں

سیّدنا حضرت خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے اخبار بدر کے خصوصی شمارہ دسمبر 2014 کے لئے اپنا پیغام ارسال کرتے ہوئے فرمایا :

’’یہ بات بدر کے ادارہ اور قارئین کو ہمیشہ یاد رکھنی چاہئے کہ یہ اخبار احباب جماعت کی روحانی اصلاح اور ترقی کیلئے جاری کیا گیا تھا اور ہمارے بزرگوں نے باوجود نامساعد حالات کے پوری جانفشانی سے اسے ہمیشہ جاری رکھنے کی سعی کی اور ان کی دعاؤں اور پاک کوششوں کی برکت سے ہی آج تک یہ جاری ہے اور یہ چیز اس بات کا تقاضا کرتی ہے کہ زیادہ سے زیادہ احمدی اسے پڑھیں اور اس سے استفادہ کریں۔ اللہ تعالیٰ اپنے فضل سے ہندوستان کے احمدیوں کو بالخصوص اور باقی دُنیا میں بسنے والے احمدیوں کو بالعموم اس کے مطالعہ کی اور اس سے وابستہ برکتوں کو سمیٹنے کی توفیق عطا فرمائے۔ آمین۔‘‘

سیّدنا حضرت اقدس امیر المومنین خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کے اس نہایت اہم اور بصیرت افروز ارشاد کے پیش نظر احباب جماعت احمدیہ کی خدمت میں گزارش کی جاتی ہے کہ ہر گھر میں اخبار بدر کے مطالعہ کو یقینی بنایا جانا بہت ضروری ہے۔ اخبار بدر میں قرآن و حدیث اور حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے ارشادات عالیہ کے علاوہ حضور انور کے خطبات جمعہ، خطابات، نیز حضور انور کے مختلف ممالک کے بابرکت دوروں کی نہایت دلچسپ اور ایمان افروز رپورٹیں باقاعدگی سے شائع ہوتی ہیں جس کا مطالعہ ہر احمدی کیلئے ضروری ہے۔ اللہ تعالیٰ کے فضل اور سیّدنا حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کی شفقت سے اب یہ اخبار اردو کے علاوہ ہندی، بنگلہ، تامل، تیلگو، ملیالم، اُڑیہ، کنڑ زبانوں میں بھی شائع ہو رہا ہے۔ جن احمدی دوستوں نے اب تک اخبار بدر اپنے نام جاری نہیں کروایا ہے، ان سے درخواست ہے کہ اخبار بدر اپنے نام جاری کروا کر خود بھی اس کا مطالعہ کریں اور اپنے بچوں اور گھر کے دیگر افراد کو بھی اس کے مطالعہ کا موقع فراہم کریں۔ اللہ تعالیٰ ہمیں سیّدنا حضرت امیر المومنین کے ارشادات پر من و عن ان کی حقیقی روح کے مطابق عمل کرنے کی توفیق عطا فرمائے۔ آمین۔ اخبار بدر کے وقت پر نہ پہنچنے نیز چندہ جات کی ادائیگی یا کسی بھی طرح کی معلومات کیلئے دفتر مینیجر ہفت روزہ اخبار بدر سے رابطہ کریں۔ جزاکم اللہ (مینیجر ہفت روزہ اخبار بدر قادیان)

# خطبہ جمعہ

**ایک عورت کو جس پر قتل کا الزام نہیں ہے قید کر کے ٹھنڈے لحات میں قتل کرنا اور پھر قتل بھی اس طریق پر کرنا جو اس روایت میں بیان کیا گیا ہے یہ تو ایک بہت دور کی بات ہے۔**

**اسلام تو عین جنگ کے میدان میں بھی عورت کے قتل کو سختی کے ساتھ روکتا ہے (سیرت خاتم النبیینؐ)**

---

**سوال یہ ہے کہ جب صحابہ نے اُمِّ قِرفہ سے سخت اور زیادہ خونی دشمنوں اور پھر مرد دشمنوں کو بھی کبھی اس طرح قتل نہیں کیا تو یہ خیال کرنا کہ زید بن حارثہ جیسے واقف کار صحابی کی کمان میں ایک بوڑھی عورت کے ساتھ یہ سلوک کیا گیا ہوگا ہرگز قابل تسلیم نہیں ہوسکتا**

---

**اس بات میں ہرگز کوئی شبہ نہیں رہتا کہ اُمِّ قِرفہ کے ”ظالمانہ قتل“ کا واقعہ ایک بالکل جھوٹا اور بے بنیاد واقعہ ہے جو کسی مخفی دشمن اسلام اور منافق کی مہربانی سے بعض تاریخی روایتوں میں راہ پا گیا ہے اور حق یہ ہے کہ اس سریّہ کی حقیقت اس سے بڑھ کر اور کچھ نہیں جو مسلم اور ابوداؤد نے بیان کی ہے**

---

**اسلام کے متعلق ہمیں اعتراف ہے کہ وہ ان جھوٹے جذبات کا مذہب نہیں ہے۔ وہ مجرم کو مجرم قرار دیتا ہے اور اس کی سزا کو ملک اور سوسائٹی کے لیے رحمت سمجھتا ہے۔ وہ ایک سڑے ہوئے عضو کو جسم سے کاٹ دینے کی تعلیم دیتا ہے اور اس بات کا اظہار نہیں کرتا کہ ایک متعفن عضو اچھے اور تندرست اعضاء کو خراب کردے**

---

**غزوہ بنوفزارہ اور غزوہ عبداللہ بن عتیک نیز مدینہ میں فساد پھیلانے والے یہودی ابورافع کے قتل کے حالات وواقعات کا تفصیلی بیان**

---

خطبہ جمعہ سیّدنا امیر المومنین حضرت مرزا مسرور احمد خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز فرمودہ 10 جنوری 2025ء بمطابق 10 صلح 1404 ہجری شمسی بمقام مسجد مبارک، اسلام آباد، ٹلفورڈ (سرے)، یوکے

(خطبہ کا یہ متن ادارہ بدر ادارہ الفضل انٹرنیشنل لندن کے شکریہ کے ساتھ شائع کر رہا ہے)

اَشْھَدُ اَنْ لَّآ اِلٰہَ اِلَّا اللّٰہُ وَحْدَہٗ لَا شَرِیْکَ لَہٗ وَاَشْھَدُ اَنَّ مُحَمَّدًا عَبْدُہٗ وَرَسُوْلُہٗ

اَمَّا بَعْدُ فَاَعُوْذُ بِاللّٰہِ مِنَ الشَّیْطٰنِ الرَّجِیْمِ۔ بِسْمِ اللّٰہِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ۔

اَلْحَمْدُ لِلّٰہِ رَبِّ الْعٰلَمِیْنَ ○ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ ○ مٰلِکِ یَوْمِ الدِّیْنِ ○ اِیَّاکَ نَعْبُدُ وَاِیَّاکَ نَسْتَعِیْنُ ○ اِھْدِنَا الصِّرَاطَ الْمُسْتَقِیْمَ ○ صِرَاطَ الَّذِیْنَ اَنْعَمْتَ عَلَیْھِمْ غَیْرِ الْمَغْضُوْبِ عَلَیْھِمْ وَلَا الضَّآلِّیْنَ ○

آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے زمانے کے سریّات اور غزوات کا ذکر گذشتہ خطبہ سے پہلے چل رہا تھا۔ اس میں بنو فَزَارَہ کے سریّہ کا ذکر ہوا تھا۔ تاریخ میں بنوفزارہ کے خلاف سریہ میں ایک واقعہ کا ذکر ملتا ہے جو اُمِّ قِرفہ کے قتل کا ہے۔ بعض تاریخ دانوں نے اس کو جس طرح لکھا ہے وہ صاف ظاہر ہوتا ہے کہ حقیقت کے خلاف واقعہ ہے۔ خدمت میں حاضر ہوئے اور آپ صلی اللہ علیہ وسلم کو واقعہ کی خبر دی۔ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ان کو حملہ کرنے والوں کی طرف بھیجا۔ یہ لوگ جو مسلمان تھے دن کو چھپتے اور رات کو چلتے لیکن بنو بدر کو ان کی خبر ہو گئی۔ پھر حضرت زیدؓ اور آپؓ کے ساتھی صبح کے وقت ان لوگوں کے پاس پہنچے۔ اللہ اکبر کا نعرہ بلند کیا اور جو وہاں موجود تھے انہیں گھیر لیا۔ اُمِّ قِرفہ کو جس کا اصل نام فَاطِمَہ بنتِ رَبِیعہ بن بدر تھا اور اس کی بیٹی جاریہ بنت مالک بن حذیفہ بن بدر کو گرفتار کر لیا۔ جاریہ کو حضرت سلمہ بن اکوع نے گرفتار کیا اور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو ہبہ کر دیا۔ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے اس کے بعد وہ حَزْن بن ابی وہب کو ہبہ کر دی۔

اس بارے میں تاریخ کی بعض کتب میں اُمِّ قِرفہ کے قتل کا واقعہ جیسا کہ میں نے کہا ہے عجیب طرح پیش کیا گیا ہے جس کو اسلامی تعلیم اور عمل کی روشنی میں ماننا ممکن نہیں۔

بہرحال بعض کتابوں میں یہ لکھا ہے کہ قَیْس بنِ مُحَسِّر نے ام قرفہ کی طرف قصد کیا۔ وہ ایک بوڑھی عورت تھی۔ قیس نے اس کو نہایت سختی سے قتل کیا۔ اس کے دونوں پاؤں میں رسی باندھ کر دو اونٹوں کے ساتھ باندھ دیا۔ پھر اونٹوں کو ہنکایا تو وہ دوڑے اور اس عورت کے ٹکڑے کر دیے۔ قیس نے دو اَور آدمیوں کو بھی قتل کیا۔ حضرت زید بن حارثہؓ اپنی اس مہم سے واپس آئے اور نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کا دروازہ کھٹکھٹایا۔ آپؐ اپنا کپڑا کھینچتے ہوئے زیدؓ کی طرف اٹھ کھڑے ہوئے یہاں تک کہ زیدؓ کو گلے لگا لیا اور بوسہ دیا اور زیدؓ سے حال دریافت کیا تو زیدؓ نے آپ صلی اللہ علیہ وسلم کو اس کی خبر دی جو اللہ تعالیٰ نے انہیں فتح عطا فرمائی تھی۔ (الطبقات الکبریٰ جزء 2 صفحہ 69 دارالکتب العلمیۃ بیروت) (کتاب المغازی واقدی جلد 2 صفحہ 61 دارالکتب العلمیۃ بیروت) تو یہ اس طرح کا واقعہ بیان کیا کہ اس طرح اس کو دو ٹکڑوں میں چیر دیا لیکن اس واقعہ کا ذکر حضرت مرزا بشیر احمد صاحبؓ نے بڑی دلیل کے ساتھ بڑے احسن رنگ میں کیا ہے۔

آپؓ نے یہ لکھا کہ ”سریہ حضرت ابوبکرؓ کی جگہ جس کا ذکر“ ابھی بیان ہوا ہے ”......ابن سعد نے ایک ایسے سریہ کا ذکر کیا ہے جس میں زید بن حارثہ امیر تھے۔ یعنی ابن سعد اس سریہ میں حضرت ابوبکر کی بجائے زید بن حارثہ کو امیر بیان کرتا ہے اور تفاصیل میں بھی کسی قدر اختلاف کرتے ہوئے لکھتا ہے کہ یہ مہم بنوفزارہ کی گوشمالی کے لیے تھی جو وَادِی الْقُرٰی کے پاس آباد تھے اور جنہوں نے مسلمانوں کے ایک تجارتی قافلہ پر چھاپہ مار کر اس کا سارا مال واسباب چھین لیا تھا۔ اس مفسد گروہ کی روح رواں ایک بوڑھی عورت تھی جس کا نام اِمِّ قِرفہ تھا جو اسلام کی سخت دشمن تھی۔ جب یہ عورت اس لڑائی میں پکڑی گئی تو زید کی پارٹی کے ایک شخص قیس نامی نے اس عورت کو قتل کر دیا۔ اور ابن سعد اس قتل کا قصہ یوں بیان کرتا ہے“ یہ لکھنے والا تاریخ کا ”کہ اس کے دونوں پاؤں دو مختلف اونٹوں کے ساتھ باندھے گئے اور پھر ان اونٹوں کو مختلف جہات میں ہنکایا گیا جس کے نتیجہ میں یہ عورت درمیان میں سے چر کر دو ٹکڑے ہو گئی اور اس کے بعد اس بوڑھی عورت کی لڑکی سلمہ بن اکوع کے سپرد کر دی گئی۔ یہی قصہ کسی قدر اختصار اور اجمال اور اختلاف کے ساتھ ابنِ اسحاق نے بھی بیان کیا ہے۔

اس روایت کی بنا پر سر ولیم میور نے“ جو orientalist ہے ”جو دوسرے یورپین مؤرخین کی نسبت زیادہ تفصیل دینے کا عادی ہے اس واقعہ کو مسلمانوں کی“ وحشیانہ روح ”کی مثال میں بڑے شوق سے اپنی کتاب کی زینت بنایا ہے بلکہ سر ولیم میور نے اسے اپنی کتاب میں درج کرنے کی وجہ ہی یہ لکھی ہے کہ اس مہم میں مسلمان ایک ظالمانہ فعل کے مرتکب ہوئے تھے۔ چنانچہ میور صاحب لکھتے ہیں:۔

”اس سال مسلمانوں کو بہت سی مہموں میں مدینہ سے نکلنا پڑا مگر یہ سب قابل ذکر نہیں ہیں البتہ“ یہ کہتے ہیں کہ ”البتہ ان میں سے ایک مہم کے ذکر سے رک نہیں سکتا کیونکہ اس کا انجام مسلمانوں کی طرف سے ایک نہایت ظالمانہ فعل پر ہوا تھا“۔ یہ میور صاحب کا بیان ہے۔

اس کے تجزیے میں حضرت مرزا بشیر احمد صاحبؓ لکھتے ہیں کہ جو مؤرخ ایک واقعہ کو دوسرے واقعات پر محض اس وجہ سے ترجیح دے کر اسے اپنی کتاب کی زینت بناتا ہے کہ اس میں کسی قوم کے ظلم وستم کا ثبوت ملتا ہے وہ درحقیقت ایک غیر جانبدار محقق کہلانے کا حقدار نہیں ہے۔“ اس نے خود لکھا ہے کہ باقی واقعات میں چھوڑتا ہوں صرف یہ واقعہ لیتا ہوں۔ اس کا مطلب ہے کہ وہ جانبدار تھا غیر جانبدار تحقیق کرنے والا نہیں تھا ”کیونکہ اس سے کبھی بھی یہ توقع نہیں ہوسکتی“ جو غیر جانبدار ہو ”کہ وہ اس بات کی تحقیق کی طرف توجہ کریگا کہ آیا یہ ظلم وستم کا واقعہ کوئی اصلیت بھی رکھتا ہے یا نہیں کیونکہ ایسا کرنے سے اس کے ہاتھ سے اس کی ایک دلیل نکل جاتی ہے۔ بہرحال میور صاحب نے اس واقعہ کو خاص شوق کے ساتھ اپنی کتاب میں درج کیا ہے مگر جیسا کہ“ کہتے ہیں میں ”ابھی“ ثابت کروں گا یہ ”ظاہر ہوجائے گا

کہ یہ واقعہ بالکل غلط اور قطعاً بے بنیاد ہے اور نقل و عقل ہر دو طرح سے اس کا بناوٹی ہونا ثابت ہے۔

عقلی طریق پر تو یہ جاننا چاہیے کہ ایک عورت کو جس پر قتل کا الزام نہیں ہے قید کر کے ٹھنڈے لمحات میں قتل کرنا اور پھر قتل بھی اس طریق پر کرنا جو اس روایت میں بیان کیا گیا ہے یہ تو ایک بہت دور کی بات ہے۔ اسلام تو عین جنگ کے میدان میں بھی عورت کے قتل کو سختی کے ساتھ روکتا ہے۔''

اس بارے میں آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے متعدد مرتبہ واضح فرمایا کہ جو عورتیں ہیں ان کو قتل نہیں کرنا۔

''......چنانچہ حدیث میں آتا ہے کہ ایک موقع پر میدانِ جنگ میں کسی دشمن قبیلہ کی ایک عورت مقتول پائی گئی تو باوجود اس کے کہ یہ معلوم نہیں تھا کہ یہ عورت کن حالات میں اور کس کے ہاتھ سے قتل ہوئی ہے آپؐ اسے دیکھ کر بہت ناراض ہوئے اور صحابہؓ سے یہ تاکیداً فرمایا کہ ایسا کام آئندہ نہیں ہونا چاہیے۔'' کسی عورت کو قتل نہیں کرنا۔

''......اسی طرح جب کبھی آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کوئی دستہ روانہ فرماتے تھے تو منجملہ اَور نصیحتوں کے صحابہؓ سے ایک اَور نصیحت یہ بھی فرمایا کرتے تھے کہ کسی عورت اور بچے کو قتل نہ کرنا۔

ان اصولی ہدایات کے ہوتے ہوئے صحابہؓ کے متعلق اور صحابہؓ میں سے زید بن حارثہؓ کے متعلق جو گویا آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے گھر کے آدمی تھے یہ خیال کرنا کہ انہوں نے کسی عورت کو اس طریق پر قتل کیا یا کروایا تھا جو ابن سعد نے بیان کیا ہے ہرگز قابل قبول نہیں ہوسکتا۔ بیشک روایت میں قتل کرنے کا فعل زید کی طرف منسوب نہیں کیا گیا بلکہ ایک دوسرے مسلمان کی طرف کیا گیا ہے لیکن جبکہ یہ واقعہ زید کی کمان میں ہوا تو بہرحال اس کی آخری ذمہ داری زید پر ہی سمجھی جائے گی اور زید کے متعلق یہ خیال کرنا کہ انہوں نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی تعلیم کو جانتے ہوئے اس قسم کے کام کی اجازت دی ہوگی ہرگز قابل قبول نہیں ہوسکتا۔ بیشک اگر کوئی عورت کسی جرم کی مرتکب ہوتی ہے تو وہ اس جرم کی سزا پائے گی اور کسی مذہب کی شریعت اور کسی ملک کے قانون نے عورت کو جرم کی سزا سے مستثنیٰ نہیں رکھا اور آئے دن عورتوں کی سزا بلکہ قتل کے جرم میں پھانسی تک کے واقعات چھپتے رہتے ہیں مگر محض مذہبی عداوت کی وجہ سے یا شرکت جنگ کی وجہ سے کسی عورت کو قتل کرنا اور قتل بھی اس طریق پر کرنا جو اس روایت میں بیان ہوا ہے ایک ایسا فعل ہے جسے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی اصولی ہدایت اور ساری اسلامی تاریخ صریح طور پر ردّ کرتی ہے اور اگر یہ کہا جائے کہ یہ عورت مجرم تھی اور جیسا کہ بعض روایتوں میں بیان ہوا ہے اس نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے قتل کا منصوبہ کیا تھا۔ اس لیے اس کے خلاف جائز طور پر قتل کی سزا جاری کی جاسکتی تھی تو یہ درست ہے۔ مگر سوال یہ ہے کہ جب صحابہ نے اُمِ قِرفہ سے سخت اور زیادہ خونی دشمنوں اور پھر مرد دشمنوں کو بھی کبھی اس طرح قتل نہیں کیا تو یہ خیال کرنا کہ زید بن حارثہ جیسے واقف کار صحابی کی کمان میں ایک بوڑھی عورت کے ساتھ یہ سلوک کیا گیا ہوگا ہرگز قابل تسلیم نہیں ہوسکتا۔

پس معقولی رنگ میں اس قصہ کا جھوٹا اور بناوٹی ہونا ظاہر وعیاں ہے اور کوئی غیر متعصب شخص اس میں شبہ کی گنجائش نہیں دیکھ سکتا۔

اب رہا منقولی طریقہ سو اول تو ابن سعد یا ابن اسحاق نے اس روایت کی کوئی سند نہیں دی اور بغیر کسی معتبر سند کے اس قسم کی روایت جو آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی صریح ہدایت اور صحابہ کے عام اور معروف طریق کے خلاف ہو ہرگز قبول نہیں کی جاسکتی۔ دوسرے یہ کہ یہی واقعہ حدیث کی نہایت معتبر کتب صحیح مسلم اور سنن ابوداؤد میں بیان ہوا ہے مگر اس میں اُمِ قِرفہ کے قتل کئے جانے کا قطعاً کوئی ذکر نہیں ہے اور بعض دوسری تفصیلات میں بھی اس بیان کو ابن سعد وغیرہ کے بیان سے اختلاف ہے۔ اور چونکہ صحیح احادیث عام تاریخی روایات سے یقیناً اور مسلمہ طور پر بہت زیادہ مضبوط اور قابل ترجیح ہوتی ہیں۔ اس لیے صحیح مسلم اور سنن ابوداؤد کی روایت کے سامنے ابن سعد وغیرہ کی روایت کوئی وزن نہیں رکھتی۔ یہ امتیاز اور بھی نمایاں ہوجاتا ہے جب ہم اس بات کو مدنظر رکھیں کہ جہاں ابن سعد اور ابن اسحاق نے اپنی روایتوں کو یونہی بلا سند بیان کیا ہے وہاں امام مسلم اور ابوداؤد نے اپنی روایتوں کو پوری پوری سند دی ہے اور ویسے بھی محدثین کی احتیاط کے مقابلہ میں جنہوں نے انتہائی احتیاط سے کام لیا ہے مؤرخین کی عام روایت کوئی حقیقت نہیں رکھتی۔

صحیح مسلم اور سنن ابوداؤد میں یہ واقعہ جس طرح بیان ہوا ہے......اس میں اُمِ قِرفہ کے قتل کا ذکر تک نہیں ہے۔ بیشک مسلم اور ابوداؤد کی روایت میں اُمِ قِرفہ کا نام مذکور نہیں ہے اور امیر کا نام بھی زید کی بجائے ابوبکر درج ہے مگر اس کی وجہ سے یہ شبہ نہیں کیا جاسکتا کہ یہ مہم اور ہے کیونکہ باقی جملہ اہم تفصیلات ایک ہیں مثلاً:

1۔ دونوں روایتوں میں یہ تصریح ہے کہ یہ مہم بنوفزارہ کے خلاف تھی۔

2۔ دونوں میں یہ ذکر موجود ہے کہ بنوفزارہ کی رئیس ایک بوڑھی عورت تھی۔

3۔ دونوں میں اس عورت کے قید کئے جانے کا ذکر ہے۔

4۔ دونوں میں یہ ذکر ہے کہ اس عورت کی ایک لڑکی بھی تھی جو ماں کے ساتھ قید ہوئی۔''

پھر یہ بھی کہ

''5۔ دونوں میں یہ ذکر ہے کہ یہ لڑکی سلمہ بن اکوع کے حصہ میں آئی تھی۔

اس کے علاوہ اور بھی بعض باتوں میں اشتراک ہے۔ اب غور کرو کہ کیا ان اہم اور بنیادی اشتراکات کے ہوتے ہوئے کوئی شخص شبہ کرسکتا ہے کہ یہ دو الگ الگ واقعات ہیں۔

مگر ہم صرف اس عقلی استدلال پر ہی اکتفا نہیں کرتے بلکہ گذشتہ محققین نے بھی صراحت کے ساتھ لکھا ہے کہ صحیح مسلم اور سنن ابوداؤد میں وہی واقعہ بیان ہوا ہے جو ابن سعد نے دوسرے رنگ میں درج کیا ہے۔ چنانچہ علامہ زَرْقَانِی اور امام سُہَیْلِی اور علامہ حَلَبِی نے صراحت کے ساتھ لکھا ہے کہ یہ وہی واقعہ ہے جو ابن سعد اور ابن اسحاق نے اُمِ قِرفہ والے قصہ میں غلط طور پر بیان کیا ہے مگر اس سے بھی بڑھ کر اس بات کا ثبوت کہ یہ وہی واقعہ ہے یہ ہے کہ طبری نے ان دونوں روایتوں کو پہلو بہ پہلو بیان کر کے'' ساتھ ساتھ رکھا ان کو،'' اس بات کی صراحت کی ہے کہ یہ دونوں ایک ہی واقعہ ہیں۔

الغرض یہ بات بالکل یقینی ہے کہ مسلم اور ابوداؤد کی سلمہ بن اکوع والی روایت میں وہی واقعہ بیان کیا گیا ہے جسے ابن سعد اور ابن ہشام نے اُمِ قِرفہ کے سریہ کے نام سے غلط طور پر درج کیا ہے اور چونکہ صحاح کی روایت'' یعنی یہ جو چھ حدیثوں کی کتابیں ہیں ان میں سے جو مستند حدیثوں کی کتابیں ہیں ان کی روایت'' جو سند کے ساتھ بیان کی گئی ہے اور ایک شریکِ واقعہ کی زبان سے مروی ہے بہرحال ابن سعد اور ابن ہشام کی غیر مستند روایت سے قابل ترجیح ہے اس لیے اس بات میں ہرگز کوئی شبہ نہیں رہتا کہ اُمِ قِرفہ کے'' ظالمانہ قتل'' کا واقعہ ایک بالکل جھوٹا اور بے بنیاد واقعہ ہے جو کسی مخفی دشمن اسلام اور منافق کی مہربانی سے بعض تاریخی روایتوں میں راہ پا گیا ہے اور حق یہ ہے کہ اس سریہ کی حقیقت اس سے بڑھ کر اور کچھ نہیں جو مسلم اور ابوداؤد نے بیان کی ہے۔

کسی غلط واقعہ کا تاریخ میں درج ہوجانا کوئی تعجب کی بات نہیں کیونکہ اس قسم کی مثالیں ہر قوم اور ہر ملک کی تاریخ میں ملتی ہیں۔ لیکن یہ ضرور ایک تعجب کی بات ہے کہ سرولیم جیسا انسان اس غلط واقعہ کو بغیر کسی تحقیق کے اپنی کتاب میں جگہ دے اور اس بات کا برملا اعتراف کرے کہ اس کے اندراج کی وجہ محض یہ ہے کہ اس سے مسلمانوں کے ایک ظالمانہ فعل کی مثال ملتی ہے۔

(ماخوذ از سیرت خاتم النبیینؐ از حضرت صاحبزادہ مرزا بشیر احمد صاحبؓ ایم اے صفحہ 717 تا 721)

تو بہرحال یہ واقعہ ہی غلط ہے جو اس طرح نہیں ہوا۔

ایک سریہ عبداللہ بن عتیکؓ ہے۔ اس کا ذکر تاریخ میں آتا ہے جو ابورافع کی طرف تھا۔ ابن سعد نے بیان کیا ہے یہ سریہ رمضان چھ ہجری میں ہوا۔

(طبقات الکبریٰ جلد 2 صفحہ 70 دارالکتب العلمیة بیروت)

حضرت مرزا بشیر احمد صاحبؓ نے اپنی تحقیق جو تاریخ کی مختلف کتابوں سے لی ہے اس میں آپؓ نے یہ اس طرح لکھا ہے کہ'' ابورافع کے قتل کے زمانہ کے متعلق روایات میں اختلاف ہے۔ بخاری نے زہری کی اتباع میں اسے معین تاریخ دینے کے بغیر مطلقاً کعب بن اشرف کے قتل کے بعد بیان کیا ہے جو بہرحال درست ہے اور غالباً ان واقعات کو متصل کر کے اس لیے بیان کیا ہے۔'' دو کو آپس میں جوڑ کے بیان کیا گیا ہے'' کہ ان کی نوعیت ایک سی ہے۔ طبری نے اسے 3ھ میں کعب بن اشرف کے واقعہ کے بعد رکھا ہے۔ واقدی نے 4ھ میں بیان کیا ہے۔ ابن ہشام نے بروایت ابن اسحاق اسے مطلقاً غزوہ بنوقریظہ کے بعد رکھا ہے جو اواخر 5ھ میں ہوا تھا اور اس طرح اسے اوائل 6ھ میں سمجھا جاسکتا ہے۔ مگر ابن سعد نے صراحتاً 6ھ میں بیان کیا ہے اور عام مؤرخین نے ابن سعد کی اتباع کی ہے۔ واللہ اعلم''

(سیرت خاتم النبیینؐ از حضرت صاحبزادہ مرزا بشیر احمد صاحبؓ ایم اے صفحہ 726)

ابن اسحاق نے بیان کیا ہے کہ جب غزوہ خندق اور بنوقریظہ کا معاملہ ختم ہوا اور سلّام بن ابی حُقَیْق یعنی ابورافع ان لوگوں میں سے تھا جنہوں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے خلاف لشکر جمع کیا تھا اور قبیلہ اوس غزوہ احد سے پہلے کعب بن اشرف یہودی کو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی دشمنی اور آپ کے خلاف بھڑکانے کی وجہ سے قتل کر چکا تھا تو قبیلہ خزرج نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے سلام بن ابی حقیق کے قتل کی اجازت چاہی۔ اس وقت وہ خیبر میں تھا۔ آپؐ نے ان کو اجازت دے دی۔ یہ دونوں قبیلے یعنی اوس اور خزرج آپ صلی اللہ علیہ وسلم کے ہمراہ دونر

**ارشاد باری تعالیٰ**

اِتَّقُوا اللّٰہَ وَذَرُوۡا مَا بَقِیَ مِنَ الرِّبٰۤوا اِنۡ کُنۡتُمۡ مُّؤۡمِنِیۡنَ

(سورة البقرہ:279)

اللہ سے ڈرو اور چھوڑ دو جو سود میں سے باقی رہ گیا ہے، اگر تم (فی الواقعہ) مومن ہو

**ارشاد باری تعالیٰ**

وَاِذَا سَاَلَکَ عِبَادِیۡ عَنِّیۡ فَاِنِّیۡ قَرِیۡبٌ (سورة البقرہ:187)

ترجمہ: اور جب میرے بندے تجھ سے میرے متعلق سوال کریں تو یقیناً میں قریب ہوں

طالب دعا : سید عارف احمد، والد و والدہ مرحومہ اور فیملی و مرحومین (ننگل باغبانہ، قادیان)

DAR FRUIT CO. KULGAM
B.O AHMED FRUITS
Prop. Khawaja Masood Ahmad Dar Asnoor (Kashmir)
Contact: 9622584733, 7006066375 (Saqib)

اونٹوں کی مانند مقابلے کرتے تھے۔ قبیلہ اوس جب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے لیے کوئی کام سرانجام دیتا تو قبیلہ خزرج والے کہتے یہ تو اس کام کی وجہ سے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے نزدیک اور اسلام میں ہم سے فضیلت لے جائے گا۔ پس وہ نہیں رکتے تھے یہاں تک کہ وہ اس جیسا کوئی کام سرانجام دیتے۔ اور خزرج نے کوئی ایسا کام کر دیا تو قبیلہ اوس بھی اس کی مثل کرتا تھا۔ جب اوس والوں نے کعب بن اشرف کو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے عداوت کی وجہ سے قتل کیا تو خزرج والوں نے کہا اللہ کی قسم! قبیلہ اوس اس کی وجہ سے کبھی بھی ہم سے فضیلت نہیں لے سکتا اور وہ ان کاموں میں مقابلے کرتے تھے جو ان کو اللہ تعالیٰ اور اس کے رسول صلی اللہ علیہ وسلم کے قریب کر دیں۔ پس انہوں نے غور و فکر کی کہ کون سا آدمی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی دشمنی میں کعب بن اشرف کے برابر ہے تو انہوں نے ابن ابی حُقَیق کو یاد کیا جو خیبر یا حجاز کی زمین میں تھا۔ ابن سعد کہتے ہیں کہ خزرج نے کہا ابورافع بن ابی حُقَیق نے قبیلہ غطفان اور اس کے اردگرد کے مشرکین عرب کو جمع کیا اور ان کے لیے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے لڑائی کے لیے بہت بڑا وظیفہ مقرر کر دیا۔ پس خزرج نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے اس کے قتل کی اجازت طلب کی۔ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے ان کو اجازت دے دی۔ اس طرح خزرج میں سے بنوسلمہ کے پانچ آدمی عبداللہ بن عتیک، مسعود بن سِنَان، عبداللہ بن اُنیس جُھَنِی جو کہ انصار کے حلیف تھے، ابوقتادہ حَرْث بن رِبْعِی، خُزَاعِی بن اَسْوَد، یہ سب لوگ نکلے۔ محمد بن عمر اور ابن سعد کے نزدیک یہ اسود بن خُزاعی تھا جو قبیلہ اسلم میں سے انصار کا حلیف تھا اور بَرَاء بن عازِب نے عبداللہ بن عُتْبَہ کا اضافہ کیا جیسا کہ صحیح بخاری میں ہے پس وہ چھ افراد ہو گئے اور ابن عقبہ اور سُھَیلی نے اَسْعَد بن حَرَام کا اضافہ کیا اس طرح یہ سات آدمی ہو گئے اور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ان پر حضرت عبداللہ بن عتیک کو امیر مقرر فرمایا اور ان کو بچوں اور عورتوں کو قتل کرنے سے منع فرمایا۔ (سبل الہدیٰ والرشاد جلد 6 صفحہ 102 دار الکتب العلمیۃ بیروت) تو دیکھیں یہاں بھی بڑا واضح طور پر فرمایا عورت کو قتل نہیں کرنا۔

صحیح بخاری میں ابورافع کے قتل کی تفصیل یوں بیان ہوئی ہے۔

حضرت براء بن عازبؓ نے بیان کیا ہے کہ ابورافع رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو بہت ایذا دیا کرتا تھا اور آپ کے خلاف دشمنوں کی مدد کرتا تھا وہ اپنے قلعہ میں جو حجاز کی سرزمین میں تھا رہتا تھا۔ جب وہ لوگ اس کے قریب پہنچے تو سورج غروب ہو چکا تھا اور لوگ اپنے جانوروں کے ریوڑ لے کر واپس ہو چکے تھے۔ عبداللہ بن عتیک نے اپنے ساتھیوں سے کہا تم اپنی جگہ پر بیٹھے رہو۔ میں جاتا ہوں اور دربان سے کوئی حیلہ کرتا ہوں تا کہ میں اندر چلا جاؤں۔ وہ گئے اور دروازے کے قریب پہنچ گئے۔ پھر اپنے آپ کو کپڑے میں لپیٹ لیا جیسا کہ وہ قضائے حاجت کر رہے ہیں اور سب لوگ اندر جا چکے تھے۔ ایک روایت میں ہے کہ عبداللہ بن عتیک نے بیان کیا میں حیلہ کرنے لگا کہ کوئی بہانہ تلاش کروں اور قلعہ میں داخل ہو جاؤں۔ اسی اثنا میں قلعہ والوں نے اپنا ایک گدھا گم پایا۔ انہوں نے کہا کہ وہ روشنی لے کر اس کی تلاش میں نکلے۔ کہتے تھے کہ میں ڈرا کہ کہیں وہ مجھے پہچان نہ جائیں۔ انہوں نے کہا میں نے اپنا سر ڈھانک لیا۔ یہ صحابی جو تھے انہوں نے کہا کہ میں نے سر ڈھانک لیا گویا کہ میں قضائے حاجت کر رہا ہوں۔ بخاری کی روایت ہے۔ تو دربان نے ان کو آواز دی کہ اے اللہ کے بندے! اگر تم داخل ہونا چاہتے ہو تو داخل ہو جاؤ۔ میں دروازہ بند کرنا چاہتا ہوں۔ میں داخل ہو گیا اور اس کے بعد میں اندر جا کے چھپ گیا۔ ایک روایت میں ہے کہ میں بھی اندر چلا گیا۔ پھر میں گدھوں کے باڑے میں قلعے کے اندر دروازے کے پاس چھپ گیا۔ جب لوگ داخل ہو گئے تو اس نے دروازہ بند کیا۔ پھر کنجیاں ایک کیل پر لٹکا دیں۔ وہ کہتے تھے میں اٹھ کر کنجیوں کی طرف گیا، چابیوں کی طرف گیا میں نے ان کو لیا اور دروازہ کھول دیا۔ ایک روایت میں ہے کہ جب آوازیں تھم گئیں اور میں نے کوئی حرکت نہ سنی تو میں باہر نکلا۔ انہوں نے کہا کہ میں نے دربان کو دیکھ لیا تھا کہ جہاں اس نے ایک طاقچے میں قلعہ کی چابی رکھی تھی یہ بھی بخاری کی روایت ہے اور لوگ ابورافع کے پاس رات کو باتیں کیا کرتے تھے۔ وہ مجلس لگایا کرتا تھا۔ وہ اپنے بالا خانے میں تھا۔ جب باتیں کرنے والے اس کے پاس سے چلے گئے۔ یہ کہتے ہیں میں دیکھتا رہا کہ مجلس لگی ہوئی ہے۔ ایک روایت میں یہ بھی ہے کہ لوگوں نے ابورافع کے پاس شام کا کھانا کھایا اور وہ باتیں کرتے رہے یہاں تک کہ رات کی ایک گھڑی گزر گئی۔ پھر جب باتیں کرنے والے چلے گئے۔ وہ اپنی کوٹھڑیوں کو لوٹ گئے۔ یہ بھی صحیح بخاری کی روایت ہے تو میں اس کی طرف چڑھا اور ہر دروازہ جو میں کھولتا اس کو اندر سے بند کرتا جاتا تھا۔ میں نے اپنے دل میں کہا کہ اگر لوگ میری آہٹ پا بھی لیں تو جب تک میں اسے مار نہ لوں مجھ تک نہیں پہنچ سکیں گے۔ میں اس کے پاس پہنچا۔ دوسری روایت میں ہے کہ پھر میں ان کی کوٹھڑیوں کے دروازے کی طرف گیا اور ان کو باہر سے بند کر دیا۔ اس کے بعد ایک سیڑھی پر سے چڑھ کر میں ابورافع کے پاس گیا۔ یہ بھی بخاری کی روایت ہے۔ تو کہتے ہیں کیا دیکھتا ہوں کہ وہ ایک اندھیرے کمرے میں اپنے کنبے کے درمیان لیٹا ہوا ہے۔ مجھے پتہ نہ چلا کہ وہ کمرے میں کہاں ہے۔ میں نے کہا اے ابورافع! کہنے لگا کون ہے؟ میں آواز کی طرف لپکا اندازہ کر کے۔ میں نے تلوار سے اس کو ایک ضرب لگائی اور میں دہشت زدہ تھا، گھبرایا ہوا تھا۔ وہ وار کچھ کام نہ آیا۔ وہ چلّایا۔ صحیح طرح اس پر وار نہیں پڑا۔ اس نے شور مچایا تب میں کمرے سے باہر آ گیا۔ تھوڑی دیر ہی ٹھہرا تھا کہ پھر میں اس کے پاس گیا گویا کہ میں اس کی مدد کو پہنچا ہوں اور کہا ابو رافع یہ کیا آواز ہے؟ اور میں نے اپنی آواز بدلی۔ کہنے لگا تیری ماں ہلاک ہو! ابورافع کہنے لگا کوئی آدمی کمرے میں ہے جس نے کچھ دیر پہلے مجھ پر اپنی تلوار سے وار کیا ہے تو حضرت عبداللہ بن عتیکؓ کہتے ہیں کہ پھر میں نے اسے ایک ضرب لگائی۔ آواز سن کے پھر میں نے ضرب لگائی جس نے اس کو لہولہان کر دیا۔ میں اس کو مار نہ سکا۔ پھر میں نے تلوار کی نوک اس کے پیٹ میں رکھی یہاں تک کہ وہ اس کی پشت تک پہنچ گئی۔ دوسری روایت میں دوبارہ حملہ کرنے کا ذکر یوں ہے کہ پھر میں دوبارہ اس کی طرف لپکا اور اسے ایک اَور ضرب لگائی مگر اس نے کچھ فائدہ نہ دیا۔ وہ چلّایا اور اس کے گھر والے اٹھ کھڑے ہوئے۔ انہوں نے کہا پھر میں آیا اور میں نے اپنی آواز بدلی فریاد رسی کرنے والے کی طرح۔ یعنی دوسری دفعہ آواز بدل کر آئے۔ کیا دیکھتا ہوں کہ وہ اپنی پیٹھ کے بل چت لیٹا ہے۔ میں نے تلوار اس کے پیٹ میں رکھی اور اس پر جھک گیا یہاں تک کہ میں نے ہڈی کے ٹوٹنے کی آواز سنی۔ یہ بھی بخاری کی روایات ہیں۔ میں نے جان لیا کہ میں نے اس کو مار ڈالا ہے پھر میں نے ایک ایک کر کے دروازے کھولے یہاں تک کہ میں آخری سیڑھی تک پہنچ گیا۔ میں نے اپنا پاؤں رکھا اور سمجھا کہ زمین پر پہنچ گیا ہوں لیکن میں گر پڑا اور وہ آخری سیڑھی نہیں تھی بلکہ دو تین سیڑھیاں تھیں تو سیڑھی سے گر گئے۔ اور چاندنی رات میں میری پنڈلی ٹوٹ گئی۔ دوسری روایت میں ہے کہ میرے پاؤں کا جوڑ نکل گیا۔ میں نے اسے پگڑی سے باندھا۔ پھر میں چل پڑا اور آ کر دروازے پر بیٹھ گیا اور سوچنے لگا کہ آج رات باہر نہیں نکلوں گا جب تک یہ نہ جان لوں کہ کیا میں نے اسے مار ڈالا ہے۔ جب مرغ نے بانگ دی۔ صبح مرغوں نے اذانیں دینی شروع کیں جس طرح کی مرغے دیتے ہیں، بولنا شروع کیا تو موت کی خبر دینے والا فصیل پر کھڑا ہوا اور کہنے لگا حجاز والوں کے تاجر کی موت کی خبر دیتا ہوں۔ تو میں اپنے ساتھیوں کی طرف چلا۔ میں نے کہا نجات، اللہ نے ابورافع کو مار ڈالا ہے۔ پھر نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس پہنچا اور آپ کو بتایا۔ آپ نے مجھے فرمایا اپنا پاؤں آگے کرو۔ میں نے اپنا پاؤں آگے کیا۔ آپؐ نے اس پر ہاتھ پھیرا گویا مجھے اس میں کبھی کوئی تکلیف ہی نہ ہوئی۔ آپؐ کے ہاتھ پھیرنے کے بعد۔ دوسری روایت میں ہے کہ عبداللہ بن عتیکؓ نے بیان کیا کہ میں اپنے ساتھیوں کے پاس لڑکھڑاتا ہوا آیا۔ میں نے کہا جاؤ اور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو بشارت دو۔ کیونکہ میں نہیں جا سکوں گا جب تک کہ موت کی خبر دینے والے کی آواز نہ سن لوں۔ جب صبح قریب ہوئی موت کی خبر دینے والا چڑھا تو اس نے کہا ابورافع کے مرنے کی خبر دیتا ہوں۔ عبداللہ بن عتیکؓ کہتے تھے کہ میں اٹھ کر چلنے لگا تو مجھے کوئی تکلیف نہ تھی۔ میں نے اپنے ساتھیوں کو پا لیا قبل اس کے کہ وہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس پہنچتے۔ ایک روایت یہ بھی ہے کہ پہلے ہی ان کی تکلیف دور ہو گئی تھی، موچ تھی۔

(صحیح بخاری کتاب المغازی باب قتل ابی رافع حدیث 4039، 4040)

یہ واقعہ امام بخاری نے حضرت براء بن عازب سے روایت کیا ہے اور اس میں یہ بیان ہے کہ عبداللہ بن عتیکؓ نے اکیلے ابورافع کا قتل کیا لیکن ابنِ عُقْبہ، ابن اسحاق، محمد بن عُمَر اور ابن سعد وغیرہ نے بیان کیا ہے کہ عبداللہ بن عتیکؓ کے ساتھ تمام ساتھیوں نے مل کر قتل کیا تھا۔

(ماخوذ از سبل الہدیٰ والرشاد جلد 6 صفحہ 104-105 دار الکتب العلمیۃ بیروت)

اس کا تجزیہ حضرت مرزا بشیر احمد صاحبؓ نے بھی کیا ہے اور اس کو بیان کیا ہے۔ اس کو آپؓ لکھتے ہیں کہ

”جن یہودی رؤساء کی مفسدانہ انگیخت اور اشتعال انگیزی سے 5ھ کے آخر میں مسلمانوں کے خلاف جنگ احزاب کا خطرناک فتنہ برپا ہوا تھا ان میں سے حُیَیّ بن اَخْطَب تو بنوقریظہ کے ساتھ اپنے کیفر کردار کو پہنچ چکا تھا لیکن سَلَّامْ بن ابی الحُقَیق جس کی کنیت ابورافع تھی ابھی تک خیبر کے علاقہ میں اسی طرح آزاد اور اپنی فتنہ انگیزی میں مصروف تھا۔ بلکہ احزاب کی ذلت بھری ناکامی اور بنوقریظہ کے ہولناک انجام نے اس کی عداوت کو اور بھی زیادہ کر دیا تھا۔ اور چونکہ قبائل غطفان کا مسکن خیبر کے قریب تھا اور خیبر کے یہودی اور نجد کے قبائل آپس میں گویا ہمسائے تھے اس لیے اب ابورافع نے جو ایک بہت بڑا تاجر اور امیر کبیر انسان تھا دستور بنا لیا تھا کہ نجد کے وحشی اور جنگجو قبائل کو مسلمانوں کے خلاف اکساتا رہتا تھا اور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی عداوت میں وہ کعب بن اشرف کا پورا پورا مثیل تھا۔ چنانچہ اس زمانہ میں جس کا ذکر کر رہے ہیں اس نے غطفانیوں کو آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے خلاف حملہ آور ہونے کے لیے اموال کثیر سے امداد دی تھی۔“ بہت زیادہ مال دیا ان کو ”اور تاریخ سے ثابت ہے کہ ماہ شعبان میں بنوسعد کی طرف سے جو خطرہ مسلمانوں کو پیدا ہوا تھا اور اس کے سدباب کے لیے حضرت علیؓ کی کمان میں ایک فوجی دستہ مدینہ سے روانہ کیا گیا تھا اس کی تہ میں بھی خیبر کے یہودیوں کا ہاتھ تھا جو ابورافع کی قیادت میں یہ سب شرارتیں کر رہے تھے۔ مگر ابورافع نے اسی پر بس نہیں کی۔ اس کی عداوت کی آگ مسلمانوں کے خون کی پیاسی تھی اور آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کا وجود اس کی آنکھوں میں خار کی طرح کھٹکتا تھا۔ چنانچہ بالآخر اس نے یہ تدبیر اختیار کی کہ جنگ احزاب کی طرح نجد کے قبائل غطفان اور دوسرے قبیلوں کا پھر


ارشاد نبوی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم

آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:

”ہر وہ کام جو بِسۡمِ اللّٰہِ الرَّحۡمٰنِ الرَّحِیۡمِ کے بغیر شروع کیا جائے وہ ناقص اور برکت سے خالی ہوتا ہے۔“ (الجامع الصغیر للسیوطی حرف کاف)

طالب دُعا: نور الہدیٰ اینڈ فیملی (جماعت احمدیہ سملیہ، صوبہ جھارکھنڈ)



ارشاد نبوی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم

آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:

”جو شخص لوگوں کا شکر ادا نہیں کرتا وہ خدا کا بھی شکر ادا نہیں کرتا“

(ترمذی، باب ماجاء فی الشکر لمن احسن الیک)

طالب دُعا: نصیر احمد، جماعت احمدیہ بنگلور (صوبہ کرناٹک)

ایک دورہ کرنا شروع کیا اور انہیں مسلمانوں کے تباہ کرنے کے لیے ایک لشکرِ عظیم کی صورت میں جمع کرنا شروع کر دیا۔‘‘ جنگ احزاب کے بعد پھر اس نے دوبارہ حملہ کرنے کے لیے ایک اور گروہ بنانا شروع کیا۔

’’جب نوبت یہاں تک پہنچ گئی اور مسلمانوں کی آنکھوں کے سامنے پھر وہی احزاب والے منظر پھرنے لگ گئے تو آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں قبیلہ خزرج کے بعض انصاری حاضر ہوئے اور عرض کیا کہ اب اس فتنہ کا علاج سوائے اس کے کچھ نہیں کہ کسی طرح اس فتنہ کے بانی مبانی ابورافع کا خاتمہ کر دیا جائے۔‘‘ یہی ایک علاج ہے۔’’آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے اس بات کو سوچتے وقت کہ ملک میں وسیع کشت وخون کی بجائے ایک مفسد اور فتنہ انگیز آدمی کا مارا جانا بہت بہتر ہے ان صحابیوں کو اجازت مرحمت فرمائی اور عبداللہ بن عتیک انصاری کی سرداری میں چار خزرجی صحابیوں کو ابورافع کی طرف روانہ فرمایا مگر چلتے ہوئے تاکید فرمائی کہ دیکھنا کسی عورت یا بچے کو ہرگز قتل نہ کرنا۔‘‘ دوبارہ تاکید فرمائی تو یہ کس طرح ہوسکتا تھا کہ وہاں عورت کو قتل کر دیا۔’’چنانچہ 6ھ کے ماہ رمضان میں یہ پارٹی روانہ ہوئی اور نہایت ہوشیاری کے ساتھ اپنا کام کر کے واپس آ گئی اور اس طرح اس مصیبت کے بادل مدینہ کی فضا سے ٹل گئے۔ اس واقعہ کی تفصیل بخاری میں جس کی روایت اس معاملہ میں صحیح ترین روایت ہے مندرجہ ذیل صورت میں بیان ہوئی ہے۔‘‘ جیسا کہ میں نے پہلے بیان کیا ہے انہوں نے اس کو یہاں اپنے انداز میں بیان کیا ہے کہ’’براء بن عازب روایت کرتے ہیں کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے اپنے صحابہ کی ایک پارٹی ابورافع یہودی کی طرف روانہ فرمائی ان پر عبداللہ بن عتیک انصاری کو امیر مقرر فرمایا۔ ابورافع کا یہ قصہ تھا کہ وہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کو سخت دکھ دیا کرتا تھا اور آپؐ کے خلاف لوگوں کو ابھارتا تھا اور ان کی مدد کیا کرتا تھا۔ جب عبداللہ بن عتیک اور ان کے ساتھی ابورافع کے قلعہ کے قریب پہنچے اور سورج غروب ہو گیا تو عبداللہ بن عتیک نے اپنے ساتھیوں کو پیچھے چھوڑا اور خود قلعہ کے دروازے کے پاس پہنچے اور اس کے قریب اس طرح چادر لپیٹ کر بیٹھ گئے جیسے کوئی شخص کسی حاجت کے لیے بیٹھا ہو۔ جب قلعہ کا دروازہ بند کرنے والا شخص دروازہ پر آیا تو اس نے عبداللہ کی طرف دیکھ کر آواز دی کہ اے شخص میں قلعہ کا دروازہ بند کرنے لگا ہوں تم نے اندر آنا ہو تو جلدی آ جاؤ۔ عبداللہ چادر میں لپٹے لپٹائے جلدی سے دروازہ کے اندر داخل ہو کر ایک طرف کو چھپ گئے۔ اور دروازہ بند کرنے والا شخص دروازہ بند کر کے اور اس کی کنجی ایک قریب کی کھونٹی سے لٹکا کر چلا گیا۔

اس کے بعد عبداللہ بن عتیک کا اپنا بیان ہے کہ میں اپنی جگہ سے نکلا اور سب سے پہلے میں نے قلعہ کے دروازے کا قفل کھول دیا تاکہ ضرورت کے وقت جلدی اور آسانی کے ساتھ باہر نکلا جا سکے۔ اس وقت ابورافع ایک چوبارے میں تھا۔‘‘ اوپر اپنے گھر کے ٹیرس پر تھا، کمرے میں تھا’’ اور اس کے پاس بہت سے لوگ مجلس جمائے بیٹھے تھے اور آپس میں باتیں کر رہے تھے۔ جب یہ لوگ اٹھ کر چلے گئے اور خاموشی ہو گئی تو میں ابورافع کے مکان کی سیڑھیاں چڑھ کر اوپر چلا گیا اور میں نے یہ احتیاط کی کہ جو دروازہ میرے راستے میں آتا تھا اسے میں آگے گزر کر اندر سے بند کر لیتا تھا۔ جب میں ابورافع کے کمرے میں پہنچا تو اس وقت وہ چراغ بجھا کر سونے کی تیاری میں تھا اور کمرہ بالکل تاریک تھا۔ میں نے آواز دے کر ابورافع کو پکارا۔ جس کے جواب میں اس نے کہا۔ کون ہے؟ بس میں اس آواز کی سمت کا اندازہ کر کے اس کی طرف لپکا اور تلوار کا ایک زوردار وار کیا مگر اندھیرا بہت تھا اور میں اس وقت گھبرایا ہوا تھا اس لیے تلوار کا وار غلط پڑا اور ابورافع چیخ مار کر چلایا جس پر میں کمرہ سے باہر نکل گیا۔ تھوڑی دیر بعد میں نے پھر کمرہ کے اندر جا کر اپنی آواز کو بدلتے ہوئے پوچھا۔ ابورافع یہ شور کیسا ہوا تھا؟ اس نے میری بدلی ہوئی آواز کو نہ پہچانا اور کہا۔ تیری ماں تجھے کھوئے مجھ پر ابھی کسی شخص نے تلوار کا وار کیا ہے۔ میں یہ آواز سن کر پھر اس کی طرف لپکا اور تلوار کا وار کیا۔ اس دفعہ وار کاری پڑا مگر وہ مرا پھر بھی نہیں جس پر میں نے اس پر ایک تیسرا وار کر کے اسے قتل کر دیا۔ اس کے بعد میں جلدی جلدی دروازے کھولتا ہوا مکان سے باہر نکل آیا، لیکن جب میں سیڑھیوں سے نیچے اتر رہا تھا تو ابھی چند قدم باقی تھے کہ میں سمجھا کہ میں سب قدم اتر آیا ہوں جس پر میں اندھیرے میں گر گیا۔‘‘ غلط پاؤں پڑا’’ اور میری پنڈلی ٹوٹ گئی (اور ایک روایت میں یوں ہے کہ پنڈلی کا جوڑ اتر گیا) مگر میں اسے اپنی پگڑی سے باندھ کر گھسٹتا ہوا باہر نکل گیا، لیکن میں نے اپنے جی میں کہا کہ جب تک ابورافع کے مرنے کا اطمینان نہ ہو جائے میں یہاں سے نہیں جاؤں گا۔ چنانچہ میں قلعہ کے پاس ہی ایک جگہ چھپ کر بیٹھ گیا۔ جب صبح ہوئی تو قلعہ کے اندر سے کسی کی آواز میرے کان میں آئی کہ ابورافع تاجر حجاز وفات پا گیا ہے۔

اس کے بعد میں اٹھا اور آہستہ آہستہ اپنے ساتھیوں میں آملا اور پھر ہم نے مدینہ میں آ کر آنحضرتؐ کو ابورافع کے قتل کی اطلاع دی۔ آپؐ نے سارا واقعہ سن کر مجھے ارشاد فرمایا کہ اپنا پاؤں آگے کرو۔ میں نے پاؤں آگے کیا تو آپ نے دعا مانگتے ہوئے اس پر اپنا دست مبارک پھیرا جس کے بعد میں نے یوں محسوس کیا کہ گویا مجھے کوئی تکلیف پہنچی ہی نہیں تھی۔‘‘

**سیّدنا حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام فرماتے ہیں:**

**’’شہادت کا ابتدائی درجہ**
**خدا کی راہ میں استقلال اور ثباتِ قدم ہے۔‘‘**

(ملفوظات، جلد 4، صفحہ 423)

طالب دعا: میر موسیٰ حسین ولد مکرم جے میر عطاء الرحمن صاحب امیر جماعت احمدیہ شموگہ (کرناٹک)

ایک دوسری روایت میں ہے کہ جب عبداللہ بن عتیک نے ابورافع پر حملہ کیا تو اس کی بیوی نے نہایت زور سے چلانا شروع کیا جس پر مجھے فکر ہوا کہ اس کی چیخ و پکار سن کر کہیں دوسرے لوگ نہ ہوشیار ہو جائیں۔ اس پر میں نے اس کی بیوی پر تلوار اٹھائی مگر پھر یہ یاد کر کے کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے عورتوں کے قتل کرنے سے منع فرمایا ہے میں اس ارادہ سے باز آ گیا۔‘‘ یہاں پھر وہی بات کہ عورتوں کو قتل کرنا منع تھا اس لیے میں نے تلوار نہیں اٹھائی حالانکہ بڑی خطرناک حالت میں تھے۔

’’ابورافع کے قتل کے جواز کے متعلق ہمیں اس جگہ کسی بحث میں پڑنے کی ضرورت نہیں۔

ابورافع کی خون آشام کارروائیاں تاریخ کا ایک کھلا ہوا ورق ہیں......

اصولاً اس قدر یاد رکھنا چاہیے کہ:۔

1۔ اس وقت مسلمان نہایت کمزوری کی حالت میں چاروں طرف سے مصیبت میں مبتلا تھے اور ہر طرف مخالفت کی آگ شعلہ زن تھی۔ اور گویا سارا ملک مسلمانوں کو مٹانے کے لیے متحد ہو رہا تھا۔

2۔ ایسے نازک وقت میں ابورافع اس آگ پر تیل ڈال رہا تھا جو مسلمانوں کے خلاف مشتعل تھی اور اپنے اثر اور رسوخ اور دولت سے عرب کے مختلف قبائل کو اسلام کے خلاف ابھار رہا تھا اور اس بات کی تیاری کر رہا تھا کہ غزوہ احزاب کی طرح عرب کے وحشی قبائل پھر متحد ہو کر مدینہ پر دھاوا بول دیں۔

3۔ عرب میں اس وقت کوئی حکومت نہیں تھی کہ جس کے ذریعہ دادرسی چاہی جاتی بلکہ ہر قبیلہ اپنی جگہ آزاد اور خودمختار تھا۔ پس سوائے اس کے کہ اپنی حفاظت کے لیے خود کوئی تدبیر کی جاتی اور کوئی صورت نہیں تھی۔

4۔ یہودی لوگ پہلے سے اسلام کے خلاف برسرپیکار تھے اور مسلمانوں اور یہودیوں کے درمیان جنگ کی حالت قائم تھی۔

5۔ اس وقت ایسے حالات تھے کہ اگر کھلے طور پر یہود کے خلاف فوج کشی کی جاتی تو اس سے جان اور مال کا بہت نقصان ہوتا اور اس بات کا اندیشہ تھا کہ جنگ کی آگ وسیع ہو کر ملک میں عالمگیر تباہی کا رنگ نہ پیدا کر دے۔

ان حالات میں صحابہؓ نے جو کچھ کیا وہ بالکل درست اور بجا تھا اور حالت جنگ میں جبکہ ایک قوم موت وحیات کے ماحول میں سے گزر رہی ہو اس قسم کی تدابیر بالکل جائز سمجھی جاتی ہیں اور ہر قوم اور ہر ملت انہیں حسبِ ضرورت ہر زمانہ میں اختیار کرتی رہی ہے مگر افسوس ہے کہ موجودہ اخلاقی پستی کے زمانے میں مجرم کے ساتھ ہمدردی کا جذبہ اس ناجائز حد تک پہنچ گیا ہے کہ ایک ظالم بھی ہیرو بن جاتا ہے۔‘‘ آج کل بھی ہم دیکھتے ہیں ظالم بھی ہیرو بنا ہوا ہے’’ اور وہ سزا جو وہ اپنے جرموں کی وجہ سے پاتا ہے عوام کی ہمدردی کی جاذب ہونے لگتی ہے۔‘‘ ظالم کو بھی اگر سزا دی جائے یا سزا کے لیے کہا جائے تو اس سے عوام کی ہمدردی اس کے ساتھ ہو جاتی ہے یا خودغرض لوگوں کی ہمدردی اس کے ساتھ ہو جاتی ہے۔’’ اور اس کے جرم لوگوں کو بھول جاتے ہیں مگر اسلام کے متعلق ہمیں اعتراف ہے کہ وہ ان جھوٹے جذبات کا مذہب نہیں ہے۔ وہ مجرم کو مجرم قرار دیتا ہے اور اس کی سزا کو ملک اور سوسائٹی کے لیے رحمت سمجھتا ہے۔ وہ ایک سڑے ہوئے عضو کو جسم سے کاٹ دینے کی تعلیم دیتا ہے اور اس بات کا اظہار نہیں کرتا کہ ایک متعفن عضو اچھے اور تندرست اعضا کو خراب کر دے۔

باقی رہا طریق سزا کا سوال سو اس کے متعلق بتایا جا چکا ہے کہ عرب کے اس وقت کے حالات کے ماتحت اور اس حالتِ جنگ کے پیش نظر جو اس وقت مسلمانوں اور یہودیوں کے درمیان قائم تھی جو طریق اختیار کیا گیا امن عامہ کے لحاظ سے وہی بہتر اور مناسب تھا......

عبداللہ بن عتیک کی پنڈلی کے شفا پانے کے متعلق بخاری کی روایت میں یہ تصریح نہیں ہے کہ آیا یہ شفا خارق عادت رنگ میں فوری طور پر وقوع میں آ گئی تھی یا یہ کہ آہستہ آہستہ اپنے طبعی کورس کو پورا کر کے ظاہر ہوئی۔ مؤخر الذکر صورت میں یہ ایک عام واقعہ سمجھا جائے گا اور آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی دعا کا اثر صرف اس قدر متصور ہو گا کہ آپؐ کی دعا کی برکت سے اس چوٹ نے کوئی مستقل اثر نہیں چھوڑا اور کوئی خراب نتیجہ نہیں نکلا بلکہ عبداللہ کی پنڈلی نے بالآخر اپنی اصلی اور پوری طاقت حاصل کر لی اور چوٹ کا اثر کلیۃً زائل ہو گیا لیکن اگر یہ شفا خارق عادت رنگ میں فوری طور پر وقوع میں آئی تھی تو یقیناً یہ واقعہ خدا تعالیٰ کی تقدیر خاص کا کرشمہ تھا جو اس نے اپنے رسولؐ کی دعا اور برکت کے نتیجہ میں ظاہر فرمایا۔‘‘

(سیرت خاتم النبیینؐ از حضرت صاحبزادہ مرزا بشیر احمد صاحبؓ ایم اے صفحہ 721 تا 725)

بہرحال یہ اس کے واقعات تھے۔ اس کے اَور واقعات بھی ہیں جو ان شاءاللہ آئندہ۔

(الفضل انٹرنیشنل ۳۱؍جنوری ۲۰۲۵ء، صفحہ ۲ تا ۶)

☆......☆......☆

**حضرت مسیح موعود علیہ السلام اپنے منظوم کلام میں فرماتے ہیں:**

قرآں خدا نُما ہے خدا کا کلام ہے! ✿ بے اِس کے معرفت کا چمن ناتمام ہے

جو لوگ شک کی سردیوں سے تھرتھراتے ہیں ✿ اِس آفتاب سے وہ عجب دُھوپ پاتے ہیں

طالبِ دُعا: زبیر احمد اینڈ فیملی، جماعت احمدیہ دارجلنگ (صوبہ مغربی بنگال)

# خطاب

نجات یافتہ کون ہے؟ وہ جو یقین رکھتا ہے جو خدا سچ ہے اور محمد صلی اللہ علیہ وسلم اس میں اور تمام مخلوق میں درمیانی شفیع ہے اور آسمان کے نیچے نہ اس کے ہم مرتبہ کوئی اور رسول ہے اور نہ قرآن کے ہم رتبہ کوئی اور کتاب ہے۔ اور کسی کے لیے خدا نے نہ چاہا کہ وہ ہمیشہ زندہ رہے مگر یہ برگزیدہ نبی ہمیشہ کے لیے زندہ ہے۔'' (حضرت مسیح موعودؑ)

حضرت مسیح موعود علیہ السلام آپ صلی اللہ علیہ وسلم کے عشق و محبت میں فنا ہو کر پھر اس کی حقیقت بتا کر ہمیں اس عشق و محبت کے حصول کے راستے بتاتے ہیں، ہمیں مقام محمدی صلی اللہ علیہ وسلم کی حقیقت کا پتہ دیتے ہیں

عوام الناس اپنی کم علمی اور ان علماء پر اعتماد کرتے ہوئے اس بات کو سچ سمجھتے ہیں کہ نعوذ باللہ حضرت مرزا غلام احمد قادیانی علیہ السلام آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی توہین کے مرتکب ہوئے ہیں جبکہ حقیقت اس کے بالکل برعکس ہے۔ حضرت مسیح موعود علیہ السلام کا تو دعویٰ ہی یہی ہے کہ میں نے جو کچھ پایا محمد صلی اللہ علیہ وسلم کے وسیلے سے پایا، آپؐ کے عشق اور محبت سے پایا اور واضح فرمایا کہ اس کے بغیر میں کچھ بھی نہیں ہوں۔

آپؑ کی ابتدائی کتب اور مجالس سے لے کر آخری زندگی تک آپؑ کی باتوں اور کتب میں سوائے عشق محمد صلی اللہ علیہ وسلم کے کچھ اَور نظر ہی نہیں آتا

بے شمار موقعوں پر آپ صلی اللہ علیہ وسلم کے عشق و محبت میں ڈوب کر آپؑ نے ارشادات فرمائے اور خود عملی طور پر اس کے نمونے پیش فرمائے۔ پس یہ کس طرح ہو سکتا ہے کہ آپ علیہ السلام نے کبھی توہین رسالت کی ہو

''میں سچ کہتا ہوں اور اپنے تجربہ سے کہتا ہوں کہ کوئی شخص حقیقی نیکی کرنے والا اور خدا تعالیٰ کی رضا کو پانے والا نہیں ٹھہر سکتا اور ان انعام و برکات اور معارف اور حقائق اور کشوف سے بہرہ ور نہیں ہو سکتا جو اعلیٰ درجہ کے تزکیہ نفس پر ملتے ہیں جب تک کہ وہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی اتباع میں کھویا نہ جائے'' (حضرت مسیح موعودؑ)

''ہم کیا چیز ہیں اور ہماری کیا حقیقت ہے۔ ہم کافرِ نعمت ہوں گے اگر اس بات کا اقرار نہ کریں کہ توحیدِ حقیقی ہم نے اِسی نبیؐ کے ذریعہ سے پائی اور زندہ خدا کی شناخت ہمیں اِسی کامل نبیؐ کے ذریعہ سے اور اس کے نور سے ملی'' (حضرت مسیح موعودؑ)

''خدا کی قسم! اگر میری ساری اولاد اور اولاد کی اولاد اور میرے سارے دوست اور میرے سارے معاون و مددگار میری آنکھوں کے سامنے قتل کر دیئے جائیں اور خود میرے اپنے ہاتھ اور پاؤں کاٹ دیئے جائیں اور میری آنکھ کی پتلی نکال پھینکی جائے اور میں اپنی تمام مرادوں سے محروم کر دیا جاؤں اور اپنی تمام خوشیوں اور تمام آسائشوں کو کھو بیٹھوں تو ان ساری باتوں کے مقابل پر بھی میرے لیے یہ صدمہ زیادہ بھاری ہے کہ رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم پر ایسے ناپاک حملے کئے جائیں'' (حضرت مسیح موعودؑ)

''میں سچ سچ کہتا ہوں کہ ہم شورہ زمین کے سانپوں اور بیابانوں کے بھیڑیوں سے صلح کر سکتے ہیں لیکن ان لوگوں سے ہم صلح نہیں کر سکتے جو ہمارے پیارے نبی پر جو ہمیں اپنی جان اور ماں باپ سے بھی پیارا ہے ناپاک حملے کرتے ہیں۔'' (حضرت مسیح موعودؑ)

## حضرت محمد مصطفیٰ احمدِ مجتبیٰ خاتم الانبیاء صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم کے عشق و محبت اور غیرت میں سرشار حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کے ارشاداتِ عالیہ کا بیان

## امیر المومنین سیّدنا حضرت خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کا جلسہ سالانہ جماعت احمدیہ برطانیہ 2024ء کے موقعہ پر اختتامی اجلاس میں بصیرت افروز خطاب

(خطاب سیّدنا امیر المومنین حضرت مرزا مسرور احمد خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز فرمودہ مورخہ 28؍جولائی 2024ء بروز اتوار بمقام حدیقۃ المہدی (جلسہ گاہ) آلٹن ہمپشئر، یوکے)

(خطبہ کا یہ متن ادارہ بدر ادارہ الفضل انٹرنیشنل لندن کے شکریہ کے ساتھ شائع کر رہا ہے)

اَشْھَدُ اَنْ لَّا اِلٰہَ اِلَّا اللّٰہُ وَحْدَہٗ لَا شَرِیْکَ لَہٗ وَاَشْھَدُ اَنَّ مُحَمَّدًا عَبْدُہٗ وَرَسُوْلُہٗ

اَمَّا بَعْدُ فَاَعُوْذُ بِاللّٰہِ مِنَ الشَّیْطٰنِ الرَّجِیْمِ۔ بِسْمِ اللّٰہِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ۔

اَلْحَمْدُ لِلّٰہِ رَبِّ الْعٰلَمِیْنَ ○ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ ○ مٰلِکِ یَوْمِ الدِّیْنِ ○ اِیَّاکَ نَعْبُدُ وَاِیَّاکَ نَسْتَعِیْنُ ○ اِھْدِنَا الصِّرَاطَ الْمُسْتَقِیْمَ ○ صِرَاطَ الَّذِیْنَ اَنْعَمْتَ عَلَیْھِمْ ۙ غَیْرِ الْمَغْضُوْبِ عَلَیْھِمْ وَلَا الضَّآلِّیْنَ ○

حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے عشق و محبت کے حوالے سے آج کچھ کہوں گا۔ یہ سب باتیں جو میں بیان کروں گا حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے اپنی کتب اور اپنی مجالس میں بیان فرمائی ہیں۔ یہ اتنی تفصیل ہے اور اس قدر ہیں کہ ایک تقریر میں ان کا احاطہ ممکن نہیں۔ لیکن جو بھی چند حوالے پیش کروں گا وہ حقیقت میں آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے مقام و مرتبہ کا ہمیں صحیح فہم و ادراک دیتے ہیں۔

حضرت مسیح موعود علیہ السلام آپ صلی اللہ علیہ وسلم کے عشق و محبت میں فنا ہو کر پھر اس کی حقیقت بتا کر ہمیں اس عشق و محبت کے حصول کے راستے بتاتے ہیں، ہمیں مقام محمدی صلی اللہ علیہ وسلم کی حقیقت کا پتہ دیتے ہیں۔

اللہ کرے کہ ہمارے مخالفین بھی اس پر غور کریں اور غور سے سنیں۔ حضرت مسیح موعود علیہ السلام پر آپؑ کے دعوے کے بعد سے ہی مخالفینِ احمدیت یہ الزام لگاتے آرہے ہیں کہ نعوذ باللہ آپ علیہ السلام نے مسیح و مہدی کا دعویٰ کر کے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی توہین کی ہے اور یہ توہین کسی صورت برداشت نہیں ہو سکتی اور آج تک جماعت احمدیہ کی مخالفت اس بات کو بہانہ بنا کر کی جاتی ہے کہ نعوذ باللہ آپ علیہ السلام آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی توہین اور ہتک کرنے والے ہیں۔ اصل میں تو یہ ان نام نہاد مذہبی علماء کے اپنے مفادات ہیں جن کو مذہب کا لبادہ اوڑھا کر یہ اپنے منبروں کو مضبوط کرنا چاہتے ہیں اور آج تک یہی الزام لگا کر یہ احمدیوں کے خلاف ہر ظلم روا رکھنے کی بھرپور کوشش کر رہے ہیں تا کہ ان کو ذاتی اور سیاسی مفادات ملیں نہ یہ آپ علیہ السلام کی باتوں پر غور کرنا چاہتے ہیں اور نہ ہی آپ کے اقوال و تحریرات پر غور کر کے اصل حقیقت کو جاننا چاہتے ہیں کیونکہ اس سے ان کے ذاتی مفادات متاثر ہوتے ہیں اور اپنے منبر اور عوام الناس میں اپنی حیثیت کا فائدہ اٹھا کر انہوں نے لوگوں کے ذہنوں کو بھی زہر آلود کر دیا ہے۔ اب اگر یہ لوگ اس کے خلاف کریں تو ان کے مقاصد پورے نہیں ہوتے۔ ان کے ذاتی مفادات حاصل کرنے کی آرزو پوری نہیں ہوتی۔

عوام الناس اپنی کم علمی اوران علماء پر اعتماد کرتے ہوئے اس بات کو سچ سمجھتے ہیں کہ نعوذ باللہ حضرت مرزا غلام احمد قادیانی علیہ السلام آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی توہین کے مرتکب ہوئے ہیں جبکہ حقیقت اس کے بالکل برعکس ہے۔ حضرت مسیح موعود علیہ السلام کا تو دعویٰ ہی یہی ہے کہ میں نے جو کچھ پایا محمد صلی اللہ علیہ وسلم کے وسیلے سے پایا، آپؐ کے عشق اور محبت سے پایا اور واضح فرمایا کہ اس کے بغیر میں کچھ بھی نہیں ہوں۔

آپؑ کی ابتدائی کتب اور مجالس سے لے کر آخری زندگی تک آپؑ کی باتوں اور کتب میں سوائے عشق محمد صلی اللہ علیہ وسلم کے کچھ اَور نظر ہی نہیں آتا۔

کہیں آپ دنیا کو بتا رہے ہیں کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم ہی سب سے افضل نبی اور مربی اعظم ہیں۔ کہیں اس بات کی وضاحت ہے کہ جس طرح ہمارا خدا یکتا ہے اسی طرح ہمارا نبی صلی اللہ علیہ وسلم بھی یکتا مطاع ہے یعنی وہ ذات ہے جس کی اطاعت اور پیروی کرنے سے انسان دنیا و آخرت سنوار سکتا ہے۔ کہیں آپؑ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی سچی محبت اور پیروی کی برکات کا ذکر فرماتے ہیں، کہیں اس بات کا پرزور اعلان فرما رہے ہیں کہ حقیقی مُنَجِّی صرف آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم ہیں، کہیں قرآن کریم اور آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی اتباع کی برکات کا ذکر کر رہے ہیں۔ کہیں آپؑ نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے افاضہ روحانی کی عظمت کا ذکر فرمایا ہے۔ کہیں آپؑ نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی قبول انوار الٰہیہ میں اکملیت کو اجاگر فرمایا ہے یعنی اللہ تعالیٰ کے انوار کی قبولیت کی جو انتہا ہے یا وہ کامل ہو سکتے ہیں تو وہ صرف اور صرف آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی ذات میں ہی کامل ہیں۔

پھر اپنی کتب اور مجالس میں آپ صلی اللہ علیہ وسلم کی قوتِ قدسی کا ذکر فرماتے ہیں کہ اس سے کس طرح انقلاب پیدا ہوگا۔ کہیں اس بات کا اعلان فرما رہے ہیں کہ مجھے جو کچھ ملا وہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے طفیل ملا۔ کہیں اس بات کا ذکر فرمایا کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی پیروی انسان کو خدا کا پیارا بنا دیتی ہے۔ یہ اللہ تعالیٰ کا اعلان ہے کہ اگر اللہ تعالیٰ کا محبوب بننا ہے تو آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی پیروی کرو اور اس کے بغیر کوئی راستہ ہی نہیں۔ آپ صلی اللہ علیہ وسلم کی پیروی کرو گے تو اللہ تعالیٰ کے پیارے بنو گے۔ خدا تعالیٰ کا پیارا بننے کے لیے یہی ایک راستہ ہے۔

پھر اس بات کا اعلان فرمایا کہ ہر ایک فیض کا چشمہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی ذات ہے۔ پھر یہ کہ پاکیزگی اور تزکیہ کے لیے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم پر ایمان لانا ضروری ہے۔ پھر اس بات کا اعلان فرمایا کہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم ہی رسول کاملؐ ہیں اور کوئی اور نبی کاملیت کے اس مرتبہ تک نہیں پہنچا جہاں آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم پہنچے ہیں۔ پھر یہ اعلان آپؑ نے فرمایا کہ تمام گذشتہ انبیاء آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی امت میں شامل ہیں۔ پھر یہ اعلان کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کا مقام فنافی اللہ کا وہ مقام ہے جس تک کوئی اور پہنچ ہی نہیں سکتا چاہے وہ جو بھی ہو۔ پھر آپؑ نے یہ اعلان فرمایا اس بات پر بھی زور دیا اور اس بات کی وضاحت بھی فرمائی کہ جو نُور آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کو ملا وہ کسی اَور کو نہیں ملا۔ پھر یہ اعلان کہ مسیح نے، حضرت عیسیٰ علیہ السلام نے یا کسی بھی نبی نے مردوں کو زندہ کرنے کا وہ معیار نہیں پایا جو کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کا ہے۔ یہ کہنا بالکل غلط ہے کہ مسیح نے مردوں کو زندہ کیا بلکہ اس کا اعلیٰ وارفع مقام صرف اور صرف آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کو ملا اور اس سے روحانی مردے مراد ہیں اور آپؐ کے اس مقام کی وجہ سے ہی آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے برسوں کے روحانی مردوں کو زندہ فرمایا۔ پھر یہ اعلان فرمایا کہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم کے عشقِ الٰہی کا اثر صحابہ پر بھی اس قدر پڑا کہ وہ عشقِ الٰہی میں ڈوب گئے اور اس مقام کی قوتِ قدسی کسی اور کو نہیں ملی۔ اس بات کو بار بار دہرایا کہ مجھے جو کچھ ملا ہے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے طفیل ہی ملا ہے اور آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی دس روزہ پیروی سے وہ روشنی ملتی ہے جو اس سے پہلے دس ہزار برس کے مجاہدے سے بھی ممکن نہیں۔ پھر آپؑ اس بات کا اعلان فرماتے ہیں کہ آپ اللہ تعالیٰ کی توحید کی عظمت قائم کرنے والے، اس اعلیٰ معیار کی عظمت قائم کرنے والے ہیں جس کا مقابلہ ہی نہیں۔ صرف اور صرف یہ عظمت آپ صلی اللہ علیہ وسلم کا ہی مقام ہے جنہوں نے قائم کی۔

پھر واضح فرمایا کہ انسانی کمالات کا اپنی زندگی کے ذریعہ سے نمونہ دکھانے والے صرف آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم ہی ہیں۔ آپؐ کی زندگی کی مثال ہی وہ کامل مثال ہے جس کا کوئی مقابلہ نہیں جس کے ہر پہلو سے انسانی کمالات کا اظہار ہوتا ہے۔ پھر یہ اعلان فرمایا کہ عیسائیوں کا یہ دعویٰ کہ حضرت عیسیٰ مَسِّ شیطان سے پاک ہیں ان کی ناسمجھی ہے۔ تمام انبیاء مَسِّ شیطان سے پاک ہیں اور سب سے بڑھ کر ہمارے نبی صلی اللہ علیہ وسلم مَسِّ شیطان سے پاک ہیں اور آپؐ سے بڑھ کر کوئی اور نہیں۔ پھر یہ اعلان آپؑ نے فرمایا اور اس بات کی وضاحت فرمائی کہ اب شفیع صرف اور صرف آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی ہی ذات ہے۔ آپؐ ہی کی سفارش سے نجات کے سامان ہیں۔ آپؐ ہی کو حق دیا گیا ہے کہ اللہ تعالیٰ کے حضور شفاعت کریں۔ آپؐ کو شفیع کا مقام ملا ہے۔ پھر یہ اعلان کیا کہ ہر ایک فیضان آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی پیروی پر موقوف ہے کوئی فیض آپؐ کی اتباع کے بغیر نہیں مل سکتا۔ اپنے بارے میں حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے یہ اعلان فرمایا کہ میں نے خدا تعالیٰ کو آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے ذریعہ سے ہی پایا۔

پھر آپؑ یہ بیان فرماتے ہیں اور اس کا واضح اعلان فرماتے ہیں کہ ہمارے نبی صلی اللہ علیہ وسلم معصوم اور خاتم الانبیاء تھے اور اس مقام تک کوئی اور نہیں۔ مخالفین پر بھی ثابت فرمایا کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے اخلاقِ فاضلہ کا مقام بہت بلند تھا۔ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے نور اور جلال کے مقام کو دنیا پر ثابت کیا۔ آپ صلی اللہ علیہ وسلم کے خاتم النبیین ہونے کے مقام کو دنیا پر واضح کیا کہ اب کوئی شریعت نہیں آ سکتی، کوئی نبی نہیں جو شریعت لے کر آ سکے۔ شریعت آپؐ پر ختم ہوگئی اور جو اعلیٰ ارفع مقام آپؐ کو ملا ہے وہ کسی کو بھی نہیں ملا۔ یہ اعلان حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام نے بڑے دوٹوک الفاظ میں فرمایا کہ آپ رحمۃ للعالمین ہیں اور اللہ تعالیٰ کی تمام مخلوق کے لیے آپؐ کے قلبِ مطہر سے بڑھ کر کسی کے دل میں رحمت کے جذبات نہیں۔ یہ واضح فرمایا کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی اطاعت میں ہی دین و دنیا کی حسنات اور برکات ہیں۔ بڑے خوبصورت انداز میں یہ بیان فرمایا کہ اللہ تعالیٰ کی صفات کے مظہرِ کامل آپ صلی اللہ علیہ وسلم ہیں۔ اس بات کا اعلان فرمایا کہ ختمِ نبوت کا انکار کفر ہے۔ یہ آپ پر الزام ہے کہ آپ نے ختم نبوت کا انکار کیا۔ آپؑ فرماتے ہیں یہ ایک بہت بڑا کفر ہے۔ پھر آپؑ نے اپنے ماننے والوں کو خاص طور پر آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم پر درود بھیجنے کی تاکید فرمائی کہ درود شریف پڑھنے کا صحیح طریق کیا ہے۔ آپؑ نے اس بات کو بڑا واضح طور پر فرمایا اور یہ طریق سکھایا کہ کس طرح درود پڑھنا چاہیے اور کس غرض سے درود پڑھنا چاہیے اور درود شریف کی برکات کیا ہیں۔

پھر خاص طور پر یہ بات بیان فرمائی کہ اللہ تعالیٰ کی رضا حاصل کرنے کے لیے درود شریف پڑھنے کی ضرورت ہے اور اس کی خاص تاکید جماعت کو فرمائی کہ تم لوگ اللہ تعالیٰ کی برکات اس کے بغیر حاصل کر ہی نہیں سکتے جب تک آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم پر درود نہیں بھیجو گے، سلام نہیں بھیجو گے۔ نیز بے شمار موقعوں پر آپ صلی اللہ علیہ وسلم کے عشق و محبت میں ڈوب کر آپؑ نے ارشادات فرمائے اور خود عملی طور پر اس کے نمونے پیش فرمائے۔

پس یہ کس طرح ہو سکتا ہے کہ آپ علیہ السلام نے کبھی توہین رسالت کی ہو۔

یہ نام نہاد علماء کی الزام تراشی ہے جو یہ ابتدائے احمدیت سے کرتے چلے آرہے ہیں اور عامۃ المسلمین کے جذبات ختم نبوت کے نام پر بھڑکا کر احمدیوں کے خلاف کرنے کی کوشش کرتے چلے آرہے ہیں۔ جو باتیں میں نے بیان کی ہیں یہ تو چند باتیں ہیں جو آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے آپؑ کے عشق و محبت کے اظہار کا ثبوت ہیں۔ جماعت کے لٹریچر میں آپ علیہ السلام کی کتب میں یہ سب باتیں موجود ہیں۔

بہرحال اس وقت میں آپ علیہ السلام کے چند اقتباسات بھی پیش کروں گا جو واضح کرتے ہیں کہ کس طرح، کس قدر عشق اور محبت آپؑ کو آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے تھا اور کس قدر اس عشق و محبت کا اظہار جو آپؑ نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے کیا اور کس قدر غیرت عشق و محبت آپؑ کے دل میں آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے لیے بھڑکی ہوئی تھی اور کبھی یہ برداشت نہیں کر سکتے تھے کہ کسی بھی طرح، کسی بھی صورت میں کوئی مخالف بھی کبھی آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے بارے میں کوئی ایسی بات بھی کرے جہاں سے ہلکا سا شائبہ یا اظہار بھی ہو سکے کہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم کے مقام میں کسی طرح کی کمی واقع ہو رہی ہے۔

پس یہ وہ سوچ ہے جس کا اظہار آپؑ نے اپنے ہر قول و فعل سے کیا۔ یہ وہ سوچ ہے جس کا اظہار آپؑ نے اپنے کلام میں ہر جگہ کیا۔ اور یہی وہ سوچ ہے جو آپؑ نے اپنی جماعت کے دلوں اور دماغ میں بھرنے کی کوشش کی۔ پس جیسا کہ میں نے کہا اب چند اقتباسات پیش کرتا ہوں۔

یہ بات بیان فرماتے ہوئے کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کا مقام کیا ہے اور میری کیا حیثیت ہے اور آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے ذریعہ سے ہی جاری فیض ہے جسے اللہ تعالیٰ کا قرب ملتا ہے اور مجھے جو کچھ بھی ملا آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے طفیل ہی ملا ہے آپ ایک فارسی شعر میں اپنے اس عشق و محبت کا اظہار اس طرح فرماتے ہیں کہ

”بعد از خدا بعشق محمد مخمرم

گر کفر ایں بود بخدا سخت کافرم“

(لیکچر سیالکوٹ، روحانی خزائن جلد 20 صفحہ 248)

کہ خدا کے بعد میں محمد صلی اللہ علیہ وسلم کے عشق میں سرشار ہوں۔ اگر یہ کفر ہے تو خدا کی قسم میں سب سے بڑا کافر ہوں۔ اور اس طرح کے بہت سارے اشعار، بے شمار، بیسیوں اشعار ہیں جو اپنے شعری کلام میں حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی مدح میں کہے۔ تو یہ تو آپؑ کے عشق و محبت کی حالت ہے۔ بہرحال اس کے اب بعض اقتباسات بھی پیش کرتا ہوں۔ شعر سنانے لگوں تو بے شمار شعر سنائے جائیں گے۔

آپؑ فرماتے ہیں: ”یہ تمام شرف مجھے صرف ایک نبی کی پیروی سے ملا ہے جس کے مدارج اور مراتب سے دنیا بے خبر ہے۔ یعنی سیدنا حضرت محمد مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم۔ یہ عجیب ظلم ہے کہ جاہل اور نادان لوگ کہتے ہیں کہ


**حضرت مسیح موعود علیہ السلام اپنے منظوم کلام میں فرماتے ہیں:**

جتنے درخت زندہ تھے وہ سب ہوئے ہرے ✡ پھل اِس قدر پڑا کہ وہ میووں سے لَد گئے

موجوں سے اُس کی پردے وساوس کے پھٹ گئے ✡ جو کُفر اور فسق کے ٹِیلے تھے کٹ گئے

طالبِ دُعا: سیّد زمرود احمد ولد سیّد شعیب احمد اینڈ فیملی، جماعت احمدیہ بھونیشور (صوبہ اڈیشہ)

عیسیٰ آسمان پر زندہ ہے حالانکہ زندہ ہونے کی علامات آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے وجود میں پاتا ہوں۔ وہ خدا جس کو دنیا نہیں جانتی ہم نے اس خدا کو اس کے نبی کے ذریعہ سے دیکھ لیا اور وہ وحیٔ الٰہی کا دروازہ جو دوسری قوموں پر بند ہے ہمارے پر محض اسی نبی کی برکت سے کھولا گیا۔ اور وہ معجزات جو غیر قومیں صرف قصوں اور کہانیوں کے طور پر بیان کرتی ہیں ہم نے اس نبی کے ذریعہ سے وہ معجزات بھی دیکھ لیے۔ اور ہم نے اس نبی کا وہ مرتبہ پایا جس کے آگے کوئی مرتبہ نہیں۔ مگر تعجب کہ دنیا اس سے بے خبر ہے۔'' (مکتوبات احمد جلد 1 صفحہ 287) جس بات کو مخالفین آپؑ کے خلاف بیان کرتے آئے ہیں آپؑ فرماتے ہیں یہی تو میرے نبی کی شان ہے کہ اس سے محبت کرنے والے سے خدا کلام کرتا ہے اور یہ بات آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی شان میں اضافہ کرتی ہے نہ کہ کمی۔

پھر ایک مجلس میں آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے مقام کی حقیقت بیان کرتے ہوئے فرمایا:

''میں سچ کہتا ہوں اور اپنے تجربہ سے کہتا ہوں کہ کوئی شخص حقیقی نیکی کرنے والا اور خدا تعالیٰ کی رضا کو پانے والا نہیں ٹھہر سکتا اور ان انعام و برکات اور معارف اور حقائق اور کشوف سے بہرہ ور نہیں ہوسکتا جو اعلیٰ درجہ کے تزکیہ نفس پر ملتے ہیں جب تک کہ وہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی اتباع میں کھویا نہ جائے اور اس کا ثبوت خود خدا تعالیٰ کے کلام سے ملتا ہے۔'' اللہ تعالیٰ فرماتا ہے ''قُلْ اِنْ كُنْتُمْ تُحِبُّوْنَ اللّٰهَ فَاتَّبِعُوْنِيْ يُحْبِبْكُمُ اللّٰهُ (ال عمران:32)۔ اور خدا تعالیٰ کے اس دعویٰ کی عملی اور زندہ دلیل میں ہوں۔''

(الحکم مؤرخہ 17 ستمبر 1901ء جلد 5 نمبر 34 صفحہ 1-2)

پس آپؑ یہ اعلان فرما رہے ہیں کہ خدا تعالیٰ ملتا ہے اس کی محبت چاہیے تو آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی پیروی اور محبت ضروری ہے۔ پس آپؑ تو اس طرح آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی محبت میں کھوئے ہوئے ہیں۔

پھر حقیقۃ الوحی میں جو آپؑ کی زندگی کی آخری کتب میں سے ایک کتاب ہے آپؑ فرماتے ہیں۔ ''میں ہمیشہ تعجب کی نگہ سے دیکھتا ہوں۔'' بعض مخالفین کہہ دیتے ہیں کہ شروع میں آپؑ نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی تعریف کی بعد میں نہیں، بعد میں آپؑ کے نظریات بدل گئے اور نبوت کا دعویٰ کر دیا۔ تو یہ کتاب جو آخری دنوں کی ہے اس میں بھی آپؑ فرماتے ہیں کہ ''میں ہمیشہ تعجب کی نگہ سے دیکھتا ہوں کہ یہ عربی نبی جس کا نام محمد ہے۔ (ہزار ہزار درود اور سلام اس پر) یہ کس عالی مرتبہ کا نبی ہے۔ اس کے عالی مقام کا انتہا معلوم نہیں ہوسکتا اور اس کی تاثیر قدسی کا اندازہ کرنا انسان کا کام نہیں۔ افسوس کہ جیسا حق شناخت کا ہے اس کے مرتبہ کو شناخت نہیں کیا گیا۔ وہ توحید جو دنیا سے گم ہو چکی تھی وہی ایک پہلوان ہے جو دوبارہ اس کو دنیا میں لایا۔ اس نے خدا سے انتہائی درجہ پر محبت کی اور انتہائی درجہ پر بنی نوع کی ہمدردی میں اس کی جان گداز ہوئی اِس لیے خدا نے جو اس کے دل کے راز کا واقف تھا اس کو تمام انبیاء اور تمام اولین و آخرین پر فضیلت بخشی اور اس کی مرادیں اس کی زندگی میں اس کو دیں۔ وہی ہے جو سرچشمہ ہر ایک فیض کا ہے اور وہ شخص جو بغیر اقرار و افاضہ اس کے کسی فضیلت کا دعویٰ کرتا ہے وہ انسان نہیں ہے بلکہ ذریتِ شیطان ہے کیونکہ ہر ایک فضیلت کی کنجی اس کو دی گئی ہے اور ہر ایک معرفت کا خزانہ اس کو عطا کیا گیا ہے۔'' یعنی آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کو۔ ''جو اس کے ذریعہ سے نہیں پاتا وہ محروم ازلی ہے۔ ہم کیا چیز ہیں اور ہماری حقیقت کیا ہے۔'' فرماتے ہیں ''ہم کیا چیز ہیں اور ہماری کیا حقیقت ہے ہم کافرِ نعمت ہوں گے اگر اس بات کا اقرار نہ کریں کہ توحیدِ حقیقی ہم نے اِسی نبی کے ذریعہ سے پائی اور زندہ خدا کی شناخت ہمیں اِسی کامل نبی کے ذریعہ سے اور اس کے نور سے ملی اور خدا کے مکالمات اور مخاطبات کا شرف بھی جس سے ہم اس کا چہرہ دیکھتے ہیں اِسی بزرگ نبی کے ذریعہ سے ہمیں میسر آیا ہے۔ اس آفتاب ہدایت کی شعاع دھوپ کی طرح ہم پر پڑتی ہے اور اسی وقت تک ہم منوّر رہ سکتے ہیں جب تک کہ ہم اس کے مقابل پر کھڑے ہیں۔''

(حقیقۃ الوحی، روحانی خزائن جلد 22 صفحہ 118-119)

کیا یہ الفاظ کسرِ شان کرنے والے ہیں یا عقیدت و محبت کا اظہار ہیں۔ بعض مخالفین اعتراض کرتے ہیں کہ نعوذ باللہ حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے مسیح موعود اور مہدی معہود کا دعویٰ کر کے ختم نبوت کی مہر کو توڑا ہے اور آپ صلی اللہ علیہ وسلم کی توہین کی ہے۔ آپؑ فرماتے ہیں کہ یہ اعتراض تو ان مخالفین پر آتا ہے جو غیر قوموں کا نبی لا کر آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی امت کی اصلاح کروانا چاہتے ہیں۔ کہتے ہیں کہ عیسیٰ علیہ السلام آئیں گے تو اصلاح کریں گے۔ چنانچہ آپؑ فرماتے ہیں ''میں بڑے یقین اور دعویٰ سے کہتا ہوں کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم پر کمالات نبوت ختم ہو گئے۔ وہ شخص جھوٹا اور مفتری ہے جو آپؐ کے خلاف کسی سلسلہ کو قائم کرتا ہے اور آپؐ کی نبوت سے الگ ہو کر کوئی صداقت پیش کرتا ہے اور چشمہ نبوت کو چھوڑتا ہے۔ میں کھول کر کہتا ہوں کہ وہ شخص لعنتی ہے جو آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے سوا آپؐ کے بعد کسی اَور کو نبی یقین کرتا ہے اور آپ کی ختمِ نبوت کو توڑتا ہے۔ یہی وجہ ہے کہ کوئی ایسا نبی آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے بعد نہیں آسکتا جس کے پاس وہی مہر نبوت محمدیؐ نہ ہو۔ ہمارے مخالف الرائے مسلمانوں نے یہی غلطی کھائی ہے کہ وہ ختم نبوت کی مہر کو توڑ کر اسرائیلی نبی کو آسمان سے اتارتے ہیں اور میں یہ کہتا ہوں کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی قوتِ قدسی اور آپؐ کی ابدی نبوت کا یہ ادنیٰ کرشمہ ہے کہ تیرہ سو سال کے بعد بھی آپؐ ہی کی تربیت اور تعلیم سے مسیح موعود آپؐ کی امت میں وہی مہر نبوت لے کر آتا ہے۔ اگر یہ عقیدہ کفر ہے تو پھر میں اس کفر کو عزیز رکھتا ہوں لیکن یہ لوگ جن کی عقلیں تاریک ہوگئی ہیں، جن کو نورِ نبوت سے حصہ نہیں دیا گیا اس کو سمجھ نہیں سکتے اور اس کو کفر قرار دیتے ہیں حالانکہ یہ وہ بات ہے جس سے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کا کمال اور آپؐ کی زندگی کا ثبوت ہوتا ہے۔''

(الحکم جلد 9 نمبر 20 مورخہ 10 جون 1905ء صفحہ 2)

پھر اللہ تعالیٰ کے آپؑ یعنی مسیح موعود علیہ السلام سے کلام کرنے اور یہ مقام ملنے کا ذکر کرتے ہوئے فرماتے ہیں کہ میں نے جو کچھ پایا آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی پیروی میں پایا، اس کے بغیر میں کچھ بھی نہیں تھا۔

چنانچہ فرمایا ''میرے نادان مخالفوں کو خدا روز بروز انواع واقسام کے نشان دکھلانے سے ذلیل کرتا جاتا ہے اور میں اسی کی قسم کھا کر کہتا ہوں کہ جیسا کہ اس نے ابراہیمؑ سے مکالمہ مخاطبہ کیا اور پھر اسحٰقؑ سے اور اسمٰعیلؑ سے اور یعقوبؑ سے اور یوسفؑ سے اور موسیٰؑ سے اور مسیحؑ ابن مریم سے اور سب کے بعد ہمارے نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے ایسا ہمکلام ہوا کہ آپ پر سب سے زیادہ روشن اور پاک وحی نازل کی ایسا ہی اس نے مجھے بھی اپنے مکالمہ مخاطبہ کا شرف بخشا۔ مگر یہ شرف مجھے محض آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی پیروی سے حاصل ہوا۔ اگر میں آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی امت نہ ہوتا اور آپ کی پیروی نہ کرتا تو اگر دنیا کے تمام پہاڑوں کے برابر میرے اعمال ہوتے تو پھر بھی میں کبھی یہ شرف مکالمہ مخاطبہ ہرگز نہ پاتا کیونکہ اب بجز محمدی نبوت کے سب نبوتیں بند ہیں۔ شریعت والا نبی کوئی نہیں آسکتا اور بغیر شریعت کے نبی ہوسکتا ہے مگر وہی جو پہلے امتی ہو۔ پس اِسی بنا پر میں امتی بھی ہوں اور نبی بھی۔ اور میری نبوت یعنی مکالمہ مخاطبہ الٰہیہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی نبوت کا ایک ظِل ہے اور بجز اس کے میری نبوت کچھ بھی نہیں وہی نبوت محمدیہؐ ہے جو مجھ میں ظاہر ہوئی۔'' یعنی اس طفیل سے مجھے امتی نبی ہونے کا اعزاز ملا۔ ''اور چونکہ میں محض ظل ہوں اور امتی ہوں اس لیے آنجنابؐ کی اِس سے کچھ کسرِ شان نہیں۔ اور یہ مکالمہ الٰہیہ جو مجھ سے ہوتا ہے یقینی ہے۔ اگر میں ایک دم کے لیے بھی اِس میں شک کروں تو کافر ہو جاؤں اور میری آخرت تباہ ہو جائے۔''

(تجلیات الٰہیہ، روحانی خزائن جلد 20 صفحہ 411-412)

اب یہ دعویٰ ہے اللہ تعالیٰ کو گواہ بنا رہے ہیں کہ میں نے جو کچھ پایا اس طرح پایا۔ اگر میں اس کو نہ مانوں تو اللہ تعالیٰ مجھے تباہ کر سکتا ہے۔

آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے مقام اور آپؐ کے لیے غیرت کے جذبات کا اظہار کرتے ہوئے فرماتے ہیں:

''وہ اعلیٰ درجہ کا نور جو انسان کو دیا گیا یعنی انسان کامل کو وہ ملایک میں نہیں تھا نجوم میں نہیں تھا قمر میں نہیں تھا آفتاب میں بھی نہیں تھا وہ زمین کے سمندروں اور دریاؤں میں بھی نہیں تھا۔ وہ لعل اور یاقوت اور زمرد اور الماس اور موتی میں بھی نہیں تھا غرض وہ کسی چیز ارضی اور سماوی میں نہیں تھا صرف انسان میں تھا یعنی انسانِ کامل میں جس کا اتم اور اکمل اور اعلیٰ اور ارفع فرد ہمارے سید و مولیٰ سید الانبیاء سید الاحیا محمد مصطفی صلی اللہ علیہ وسلم ہیں۔ سو وہ نور اس انسان کو دیا گیا اور حسب مراتب اس کے تمام ہم رنگوں کو بھی یعنی ان لوگوں کو بھی جو کسی قدر وہی رنگ رکھتے ہیں۔'' آپ کی پیروی کرنے والے ہیں۔ ''......اور یہ شان اعلیٰ اور اکمل اور اتم طور پر ہمارے سید ہمارے مولیٰ ہمارے ہادی نبی امی صادق مصدوق محمد مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم میں پائی جاتی تھی۔''

(آئینہ کمالاتِ اسلام، روحانی خزائن جلد 5 صفحہ 160 تا 162)

آپؑ کے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے عشق و محبت کا اظہار آپؑ کے ایک خط سے ہوتا ہے جو آپؑ نے عرب کے بزرگوں اور صلحاء کے نام عربی زبان میں لکھا تھا۔ اس کا آغاز ان الفاظ میں کیا اس کے ایک ایک حرف سے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی ذات بابرکات سے عشق و محبت شہد کی طرح ٹپکتا ہوا نظر آتا ہے۔ آپؑ فرماتے ہیں: السلام علیکم۔ اے خالص عرب کے نیک اور بزرگ لوگو! سلام۔ اے نبی کریمؐ کی زمین اور بیت اللہ عظیم کے پڑوس میں رہنے والو! تم اسلام کی بہترین امت ہو اور اس بلند خدا کا سب سے بہتر گروہ ہو۔ کوئی قوم تمہاری شان کو نہیں پہنچ سکتی۔ یقیناً تم شرف بزرگی اور منزلت میں بڑھ کر ہو۔ تمہارے لیے یہی فخر کافی ہے کہ اللہ نے حضرت آدم سے جو وحی شروع کی اس کو اس نبی پر ختم کیا جو تم میں سے تھے اور تمہاری زمین ان کا وطن ان کی پناہ اور جائے پیدائش تھی۔ اور تمہیں کیا معلوم کہ وہ نبی کون ہے۔ وہ محمد مصطفی برگزیدوں کا سردار انبیاء کا فخر خاتم الرسل اور سب مخلوق کا امام ہے۔ ان کا احسان زمین پر چلنے والے ہر انسان پر ثابت ہے۔ آپ کی وحی نے رموز معانی اور بلند نکات جو گمشدہ تھے ان سب کو پا لیا۔ یقیناً آپ صلی اللہ علیہ وسلم کے دین نے معارف حقائق کے راستے اور ہدایت کے طریقے جو ناپید ہو گئے تھے ان کو از سر نو زندہ کیا۔ اے اللہ! تُو ان پر اپنا اتنا درود و سلام اور برکات نازل فرما جتنے کہ زمین کے قطرے زمین کے ذرے جتنے اس میں رہنے والے زندہ اجسام اور جتنے اس میں مدفون ہیں۔ آپ کو اتنی برکتیں عطا کر جتنے آسمانوں میں ذرے جو ظاہر اور جو مخفی ہیں۔ ان کو ہماری طرف سے اتنا سلام

ارشاد حضرت امیر المومنین خلیفۃ المسیح الخامس

''وفا کو بھی بڑھائیں، اپنے تقویٰ کو بھی بڑھائیں اور خلافت کے ساتھ اپنے تعلق کو بھی بڑھائیں۔''

(خطبہ جمعہ فرمودہ 29 مئی 2015)

طالبِ دعا : افراد خاندان مکرم شیخ رحمۃ اللہ صاحب (جماعت احمدیہ سورو، صوبہ اڈیشہ)

پہنچا جس سے آسمان کے کنارے گھر جائیں۔

خوش قسمت ہے وہ قوم جس نے محمد صلی اللہ علیہ وسلم کا جوا اپنے کندھے پر رکھ لیا۔ مبارک ہے وہ دل جو ان تک پہنچا اور ان سے مل گیا اور ان کی محبت میں فنا ہو گیا۔

اے اس سرزمین کے باسیو جس کو محمد مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم کے قدموں نے رونق بخشی! اللہ تم پر رحم کرے اور تم سے راضی ہو اور تم کو راضی رکھے۔ میں تمہارے بارے میں اچھا ظن رکھتا ہوں۔ اے اللہ کے بندو میری روح میں تمہاری ملاقات کے لیے بڑی تشنگی ہے۔ میں تمہارے ملکوں کی اور تمہاری جمعیت کی برکات دیکھنے کا مشتاق ہوں تا اس زمین کو دیکھیں جس کو مخلوق کے سردار کے قدموں نے چھوا اور اس مٹی کا سرمہ اپنی آنکھوں میں لگاؤں۔ اس زمین کی صلاحیتوں اور صلحاء کو ملوں۔ (آئینہ کمالات اسلام، روحانی خزائن جلد 5 صفحہ 419 تا 421)

پس کیسا عربوں کو یہ پیغام دیا اور عربوں کو بھی اس پر غور کرنا چاہیے کیا کوئی عقلمند کہہ سکتا ہے کہ یہ شخص آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی توہین کر سکتا ہے جو عشق و محبت آپ علیہ السلام کے دل میں آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے لیے تھا اس کے تو قریب بھی یہ نام نہاد علماء اور آپ کی محبت کو یہ ظاہری دعویدار نہیں پہنچ سکتے۔

آجکل غیر اسلامی دنیا میں آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی توہین اور قرآن کریم کی ہتک اور توہین کے واقعات ہوتے رہتے ہیں۔ حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کے زمانے میں بھی یہ اس طرح ہوا کرتا تھا اور اس زمانے کے عیسائی پادری اس میں بہت آگے آگے تھے۔ اس پر آپؑ نے ایک جگہ بیان فرمایا۔ لوگ کہتے ہیں انگریزوں کا خود کاشتہ پودا ہے، عیسائیوں کا خود کاشتہ پودا ہے۔ تو ان کے خلاف بھی جو آپؑ کہہ رہے ہیں اور آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے عشق میں جو فرما رہے ہیں وہ سنیں۔ فرماتے ہیں: ’’عیسائی مشنریوں نے ہمارے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے خلاف بیشمار بہتان گھڑے ہیں اور اپنے اس دجل کے ذریعہ ایک خلقِ کثیر کو گمراہ کر کے رکھ دیا ہے۔ میرے دل کو کسی چیز نے کبھی اتنا دکھ نہیں پہنچایا جتنا کہ ان لوگوں کے اس ہنسی ٹھٹھا نے پہنچایا ہے جو وہ ہمارے رسول پاکؐ کی شان میں کرتے رہتے ہیں۔ ان کے دل آزار طعن و تشنیع نے جو وہ حضرت خیر البشرؐ کی ذات والا صفات کے خلاف کرتے ہیں میرے دل کو سخت زخمی کر رکھا ہے۔

خدا کی قسم! اگر میری ساری اولاد اور اولاد کی اولاد اور میرے سارے دوست اور میرے سارے معاون و مددگار میری آنکھوں کے سامنے قتل کر دیئے جائیں اور خود میرے اپنے ہاتھ اور پاؤں کاٹ دیئے جائیں اور میری آنکھ کی پتلی نکال پھینکی جائے اور میں اپنی تمام مرادوں سے محروم کر دیا جاؤں اور اپنی تمام خوشیوں اور تمام آسائشوں کو کھو بیٹھوں تو ان ساری باتوں کے مقابل پر بھی میرے لیے یہ صدمہ زیادہ بھاری ہے کہ رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم پر ایسے ناپاک حملے کئے جائیں۔

پس اے میرے آسمانی آقا تو ہم پر اپنی رحمت اور نصرت کی نظر فرما اور ہمیں اس ابتلائے عظیم سے نجات بخش۔‘‘

(ترجمہ عربی عبارت آئینہ کمالات اسلام روحانی خزائن جلد 5 صفحہ 15 از سیرت طیبہ صفحہ 36-37)

یہ ہے وہ درد جو آپؑ کے دل میں آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے عشق و محبت کی وجہ سے تھا۔

ہمارے مخالفین یہ الزام لگاتے ہیں کہ نعوذ باللہ حضرت مسیح موعود علیہ السلام توہینِ رسالت کے مرتکب ہو رہے ہیں اور جماعت احمدیہ بھی اس توہین کی مرتکب ہو رہی ہے۔ کیا ان مخالفین نے ہم پر الزام لگانے کے سوا آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی عظمت قائم کرنے کے لیے اس طرح کبھی درد کا اظہار کیا ہے یا کوشش کی ہے۔ آج جماعت احمدیہ ہی ہے جو مخالفین کے ان اعتراضوں کے جواب دے رہی ہے۔

پھر ایک جگہ اسلام مخالفین کے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم پر حملوں اور دریدہ دہنی کو دیکھ کر آپؑ درد کا اظہار اس طرح فرماتے ہیں: ’’اس زمانہ میں جو کچھ دین اسلام اور رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی توہین کی گئی اور جس قدر شریعت ربانی پر حملے ہوئے اور جس طور سے ارتداد اور الحاد کا دروازہ کھلا کیا اس کی نظیر کسی دوسرے زمانہ میں بھی مل سکتی ہے؟ کیا یہ سچ نہیں کہ تھوڑے ہی عرصہ میں اس ملک ہند میں ایک لاکھ کے قریب لوگوں نے عیسائی مذہب اختیار کر لیا۔ اور چھ کروڑ اور کسی قدر زیادہ اسلام کے مخالف کتابیں تالیف ہوئیں۔‘‘ اس زمانے میں بھی اتنا زیادہ لٹریچر لکھا گیا تھا اب تو بہت زیادہ ہے۔ ’’اور بڑے بڑے شریف خاندانوں کے لوگ اپنے پاک مذہب کو کھو بیٹھے یہاں تک کہ وہ جو آلِ رسول کہلاتے تھے وہ عیسائیت کا جامہ پہن کر دشمنِ رسول بن گئے اور اس قدر بدگوئی اور اہانت اور دشنام دہی کی کتابیں نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے حق میں چھاپی گئیں اور شائع کی گئیں کہ جن کے سننے سے بدن پر لرزہ پڑتا اور دل رو رو کر یہ گواہی دیتا ہے کہ اگر یہ لوگ ہمارے بچوں کو ہماری آنکھوں کے سامنے قتل کرتے اور ہمارے جانی اور دلی عزیزوں کو جو دنیا کے عزیز ہیں ٹکڑے ٹکڑے کر ڈالتے اور ہمیں بڑی ذلت سے جان سے مارتے اور ہمارے تمام اموال پر قبضہ کر لیتے تو واللہ ثم واللہ ہمیں رنج نہ ہوتا اور اس قدر کبھی دل نہ دکھتا جو ان گالیوں اور اس توہین سے جو ہمارے رسول صلی اللہ علیہ وسلم کی کی گئی دُکھا۔‘‘

(آئینہ کمالات اسلام، روحانی خزائن جلد 5 صفحہ 51-52)

پھر آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے عشق و محبت اور آپؐ کے لیے غیرت کا اظہار ایک جگہ آپؑ نے یوں فرمایا:

’’جو لوگ ناحق خدا سے بے خوف ہو کر ہمارے بزرگ نبی حضرت محمد مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم کو برے الفاظ سے یاد کرتے اور آنجناب پر ناپاک تہمتیں لگاتے اور بدزبانی سے باز نہیں آتے ہیں۔ ان سے ہم کیونکر صلح کریں۔ میں سچ سچ کہتا ہوں کہ ہم شورہ زمین کے سانپوں اور بیابانوں کے بھیڑیوں سے صلح کر سکتے ہیں لیکن ان لوگوں سے ہم صلح نہیں کر سکتے جو ہمارے پیارے نبیؐ پر جو ہمیں اپنی جان اور ماں باپ سے بھی پیارا ہے ناپاک حملے کرتے ہیں۔ خدا ہمیں اسلام پر موت دے۔ ہم ایسا کام کرنا نہیں چاہتے جس میں ایمان جاتا رہے۔‘‘

(پیغام صلح، روحانی خزائن جلد 23 صفحہ 459)

آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی عظمت کا ذکر کرتے ہوئے حضرت مسیح موعود علیہ السلام فرماتے ہیں:

’’ہمارے نبی صلی اللہ علیہ وسلم اظہار سچائی کے لیے ایک مجدد اعظم تھے جو گم گشتہ سچائی کو دوبارہ دنیا میں لائے۔ اِس فخر میں ہمارے نبی صلعم کے ساتھ کوئی بھی نبی شریک نہیں کہ آپ نے تمام دنیا کو ایک تاریکی میں پایا اور پھر آپ کے ظہور سے وہ تاریکی نور سے بدل گئی۔

جس قوم میں آپؐ ظاہر ہوئے آپؐ فوت نہ ہوئے جب تک کہ اس تمام قوم نے شرک کا چولہ اتار کر توحید کا جامہ نہ پہن لیا اور نہ صرف اس قدر بلکہ وہ لوگ اعلیٰ مراتب ایمان کو پہنچ گئے اور وہ کام صدق اور وفا اور یقین کے ان سے ظاہر ہوئے کہ جس کی نظیر دنیا کے کسی حصہ میں پائی نہیں جاتی۔ یہ کامیابی اور اس قدر کامیابی کسی نبی کو بجز آنحضرت صلعم کے نصیب نہیں ہوئی۔

یہی ایک بڑی دلیل آنحضرتؐ کی نبوت پر ہے کہ آپؐ ایک ایسے زمانہ میں مبعوث اور تشریف فرما ہوئے جب کہ زمانہ نہایت درجہ کی ظلمت میں پڑا ہوا تھا اور طبعاً ایک عظیم الشان مصلح کا خواستگار تھا اور پھر آپؐ نے ایسے وقت میں دنیا سے انتقال فرمایا جب کہ لاکھوں انسان شرک اور بت پرستی کو چھوڑ کر توحید اور راہ راست اختیار کر چکے تھے اور درحقیقت یہ کامل اصلاح آپ ہی سے مخصوص تھی کہ آپ نے ایک قوم وحشی سیرت اور بہائم خصلت کو انسانی عادات سکھلائے یا دوسرے لفظوں میں یوں کہیں کہ بہائم کو انسان بنایا اور پھر انسانوں سے تعلیم یافتہ انسان بنایا اور پھر تعلیم یافتہ انسانوں سے باخدا انسان بنایا اور روحانیت کی کیفیت ان میں پھونک دی اور سچے خدا کے ساتھ ان کا تعلق پیدا کر دیا۔ وہ خدا کی راہ میں بکریوں کی طرح ذبح کئے گئے اور چیونٹیوں کی طرح پیروں میں کچلے گئے مگر ایمان کو ہاتھ سے نہ دیا۔‘‘ ایمان ضائع نہیں ہونے دیا۔ ’’بلکہ ہر ایک مصیبت میں آگے قدم بڑھایا۔ پس بلاشبہ ہمارے نبی صلی اللہ علیہ وسلم روحانیت قائم کرنے کے لحاظ سے آدمِ ثانی تھے بلکہ حقیقی آدم وہی تھے جن کے ذریعہ اور طفیل سے تمام انسانی فضائل کمال کو پہنچے اور تمام نیک قوتیں اپنے اپنے کام میں لگ گئیں اور کوئی شاخ فطرت انسانی کی بے بار و بر نہ رہی اور ختم نبوت آپؐ پر نہ صرف آپؐ پر زمانہ کے تأخر کی وجہ سے ہوا بلکہ اس وجہ سے بھی کہ تمام کمالات نبوت آپ پر ختم ہو گئے اور چونکہ آپ صفاتِ الٰہیہ کے مظہر اتم تھے اس لیے آپ کی شریعت صفاتِ جلالیہ و جمالیہ دونوں کی حامل تھی اور آپ کے دو نام محمد اور احمد صلی اللہ علیہ وسلم اِسی غرض سے ہیں اور آپ کی نبوت عامہ میں کوئی حصہ بخل کا نہیں بلکہ وہ ابتدا سے تمام دنیا کے لیے ہے۔‘‘

(لیکچر سیالکوٹ، روحانی خزائن جلد 20 صفحہ 206، 207)

اب ہمارے مخالفین بتائیں کہ کیا آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی توہین کرنے والے کے منہ سے ایسے الفاظ نکل سکتے ہیں؟

ہاں یہ نام نہاد مذہب کے ٹھیکیدار ہیں جو آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے نام کو بدنام کرنے کی کوشش کر رہے ہیں لیکن کبھی کامیاب نہیں ہو سکتے۔ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے تو جانور صفت لوگوں کو انسان اور تعلیم یافتہ انسان اور باخدا انسان بنایا اور یہ اپنی حرکتوں سے آپؐ کی لائی ہوئی خوبصورت تعلیم کو بدنام کرتے ہوئے آپؐ کے نام پر جانوروں کی طرح انسانیت کا خون کر رہے ہیں اور پھر کہتے ہیں کہ ہم اسلام کے حقیقی علمبردار ہیں۔ اللہ تعالیٰ ان کے شر سے ہر ایک کو بچائے۔ آریوں کے ایک جلسہ کے لیے آپؑ نے ایک مضمون لکھا جو وہاں پڑھا گیا۔

آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے مقام و مرتبہ کو بیان کرتے ہوئے اور اپنے عشق و محبت کا اظہار کرتے ہوئے آپؑ نے اس میں فرمایا:

’’دنیا میں کروڑہا ایسے پاک فطرت گذرے ہیں اور آگے بھی ہوں گے لیکن ہم نے سب سے بہتر اور سب سے اعلیٰ اور سب سے خوب تر اس مرد خدا کو پایا ہے جس کا نام ہے محمد صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم۔

اِنَّ اللّٰهَ وَ مَلٰٓئِكَتَهٗ يُصَلُّوْنَ عَلَى النَّبِيِّ يٰٓاَيُّهَا الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا صَلُّوْا عَلَيْهِ وَ سَلِّمُوْا تَسْلِيْمًا

(الاحزاب آیت 57) ان قوموں کے بزرگوں کا ذکر تو جانے دو جن کا حال قرآن شریف میں تفصیل سے بیان نہیں کیا گیا صرف ہم ان نبیوں کی نسبت اپنی رائے ظاہر کرتے ہیں جن کا ذکر قرآن شریف میں ہے۔ جیسے حضرت موسیٰ، حضرت داؤد، حضرت عیسیٰ علیہم السلام اور دوسرے انبیاء۔ سو ہم خدا کی قسم کھا کر کہتے ہیں کہ اگر آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم دنیا میں نہ آتے اور قرآن شریف نازل نہ ہوتا اور وہ برکات ہم بچشم خود نہ دیکھتے جو ہم نے دیکھ لیے تو ان تمام گذشتہ انبیاء کا صدق ہم پر مشتبہ رہ جاتا کیونکہ صرف قصوں سے کوئی حقیقت حاصل نہیں ہو سکتی۔‘‘

آپؑ نے فرمایا ’’......لیکن آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے ظہور سے یہ سب قصے حقیقت کے رنگ میں آ گئے۔

اب ہم نہ قال کے طور پر بلکہ حال کے طور پر اس بات کو خوب سمجھتے ہیں کہ مکالمہ الٰہیہ کیا چیز ہوتا ہے اور خدا کے نشان کس طرح ظاہر ہوتے ہیں اور کس طرح دعائیں قبول ہو جاتی ہیں اور یہ سب کچھ ہم نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی پیروی سے پایا اور جو کچھ قصوں کے طور پر غیر قومیں بیان کرتی ہیں وہ سب کچھ ہم نے دیکھ لیا۔ پس ہم نے ایک ایسے نبی کا دامن پکڑا ہے جو خدا نما ہے......ہم کس زبان سے خدا کا شکر کریں جس نے ایسے نبی کی پیروی ہمیں نصیب کی جو سعیدوں کی ارواح کے لیے آفتاب ہے جیسے اجسام کے لیے سورج۔ وہ اندھیرے کے وقت ظاہر ہوا اور دنیا کو اپنی روشنی سے روشن کر دیا وہ نہ تھکا نہ ماندہ ہوا جب تک کہ عرب کے تمام حصہ کو شرک سے پاک نہ کر دیا۔ وہ اپنی سچائی کی آپ دلیل ہے کیونکہ اس کا نور ہر ایک زمانہ میں موجود ہے اور اس کی سچی پیروی انسان کو یوں پاک کرتی ہے کہ جیسا ایک صاف اور شفاف دریا کا پانی میلے کپڑے کو۔

کون صدقِ دل سے ہمارے پاس آیا جس نے اس نور کا مشاہدہ نہ کیا اور کس نے صحت نیت سے اس دروازہ کو کھٹکھٹایا جو اس کے لیے کھولا نہ گیا لیکن افسوس کہ اکثر انسانوں کی یہی عادت ہے کہ وہ سفلی زندگی کو پسند کر لیتے ہیں اور نہیں چاہتے کہ نور ان کے اندر داخل ہو۔'' (چشمہ معرفت، روحانی خزائن جلد 23 صفحہ 301 تا 303) آپؑ نے فرمایا کہ میرے پاس آؤ میں تمہیں آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے نور سے بھی آگاہی دوں گا۔

اب ہمارے مخالفین بتائیں کہ کیا آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے عشق میں فنا ہونے والی ہیں یہ باتیں یا نعوذ باللہ توہین کرنے والے کی؟ اپنی جماعت کو آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے مقام و مرتبہ کی طرف تلقین جو آپؑ نے فرمائی، فرماتے ہیں: ''نوعِ انسان کے لیے روئے زمین پر اب کوئی کتاب نہیں مگر قرآن اور تمام آدم زادوں کے لیے اب کوئی رسول اور شفیع نہیں مگر محمد مصطفی صلی اللہ علیہ وسلم۔ سو تم کوشش کرو کہ سچی محبت اس جاہ و جلال کے نبی کے ساتھ رکھو اور اس کے غیر کو اس پر کسی نوع کی بڑائی مت دو تا آسمان پر تم نجات یافتہ لکھے جاؤ اور یاد رکھو کہ نجات وہ چیز نہیں جو مرنے کے بعد ظاہر ہوگی بلکہ حقیقی نجات وہ ہے کہ اسی دنیا میں اپنی روشنی دکھلاتی ہے۔

نجات یافتہ کون ہے؟ وہ جو یقین رکھتا ہے جو خدا سچ ہے اور محمد صلی اللہ علیہ وسلم اس میں اور تمام مخلوق میں درمیانی شفیع ہے اور آسمان کے نیچے نہ اس کے ہم مرتبہ کوئی اَور رسول ہے اور نہ قرآن کے ہم رتبہ کوئی اور کتاب ہے۔ اور کسی کے لیے خدا نے نہ چاہا کہ وہ ہمیشہ زندہ رہے مگر یہ برگزیدہ نبی ہمیشہ کے لیے زندہ ہے۔''

(کشتی نوح، روحانی خزائن جلد 19 صفحہ 13-14)

کاش کہ یہ باتیں سن کر ہمارے مخالفین کی آنکھیں بھی کھلیں۔

حضرت مسیح موعود علیہ السلام اپنے دین و اعتقاد کا اعلان فرماتے ہوئے ایک جگہ فرماتے ہیں کہ ''ہماری کوئی کتاب بجز قرآن شریف نہیں ہے اور ہمارا کوئی رسول بجز محمد مصطفی صلی اللہ علیہ وسلم کے نہیں ہے۔'' یہ ہمارا اعتقاد ہے ہمارا ایمان ہے ''اور ہمارا کوئی دین بجز اسلام کے نہیں ہے اور ہم اس بات پر ایمان رکھتے ہیں کہ ہمارا نبی صلی اللہ علیہ وسلم خاتم الانبیاء اور قرآن شریف خاتم الکتب ہے۔ سو دین کو بچوں کا کھیل نہیں بنانا چاہیے اور یاد رکھنا چاہیے کہ ہمیں بجز خادمِ اسلام ہونے کے اور کوئی دعویٰ بالمقابل نہیں ہے۔'' ہم تو صرف دعویٰ کر رہے ہیں کہ ہم خادم الاسلام ہیں ''اور جو شخص ہماری طرف یہ منسوب کرے'' کہ ہم یہ نہیں کر رہے ''وہ ہم پر افترا کرتا ہے۔ ہم اپنے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے ذریعہ فیض برکات پاتے ہیں اور قرآن کریم کے ذریعہ سے ہمیں فیض معارف ملتا ہے۔ سو مناسب ہے کہ کوئی شخص اس ہدایت کے خلاف کچھ بھی دل میں نہ رکھے ورنہ خدا تعالیٰ کے نزدیک اس کا جواب دہ ہوگا۔ اگر ہم اسلام کے خادم نہیں ہیں تو ہمارا سب کاروبار عبث اور مردود اور قابل مواخذہ ہے۔''

(مکتوبات احمد جلد 2 صفحہ 249)

پس یہ ہر احمدی کا دین اور اعتقاد ہے۔ اگر ہمارے مخالفین یہ بات سن کر بھی ہماری مخالفت اور ظلم و تعدّی سے باز نہیں آئیں گے تو پھر اللہ تعالیٰ کی پکڑ سے بھی بچ نہیں سکیں گے۔ اللہ تعالیٰ ظالم کو ضرور پکڑتا ہے اور آج نہیں تو کل یہ اپنے انجام کو پہنچیں گے۔

آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے مقام و مرتبہ کے بارے میں ایک جگہ آپؑ نے فرمایا: ''وہ انسان جس نے اپنی ذات سے اپنی صفات سے اپنے افعال سے اپنے اعمال سے اور اپنے روحانی اور پاک قویٰ کے پُرزور دریا سے کمال تام کا نمونہ علماً و عملاً و صدقاً و ثباتاً دکھلایا اور انسان کامل کہلایا......مگر وہ انسان جو سب سے زیادہ کامل اور انسان کامل تھا اور کامل نبی تھا اور کامل برکتوں کے ساتھ آیا جس سے روحانی بعث اور حشر کی وجہ سے دنیا کی پہلی قیامت ظاہر ہوئی اور ایک عالم کا عالم مرا ہوا اس کے آنے سے زندہ ہو گیا وہ مبارک نبی حضرت خاتم الانبیاء امام الاصفیاء ختم المرسلین فخر النبیین جناب محمد مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم ہیں۔ اے پیارے خدا! اس پیارے نبی پر وہ رحمت اور درود بھیج جو ابتداء دنیا سے تو نے کسی پر نہ بھیجا ہو۔ اگر یہ عظیم الشان نبی دنیا میں نہ آتا تو پھر جس قدر چھوٹے چھوٹے نبی دنیا میں آئے جیسا کہ یونس اور ایوب اور مسیح بن مریم اور ملاکی اور یحییٰ اور زکریا وغیرہ وغیرہ۔ ان کی سچائی پر ہمارے پاس کوئی بھی دلیل نہیں تھی اگرچہ سب مقرب اور وجیہ اور خدا تعالیٰ کے پیارے تھے۔ یہ اس نبی کا احسان ہے کہ یہ لوگ بھی دنیا میں سچے سمجھے گئے۔ اَللّٰھُمَّ صَلِّ وَسَلِّمْ وَ بَارِكْ عَلَيْهِ وَاٰلِهٖ وَ اَصْحَابِهٖ اَجْمَعِيْنَ وَ اٰخِرُ دَعْوَانَا اَنِ الْحَمْدُ لِلّٰهِ رَبِّ الْعٰلَمِيْنَ۔''

(اتمام الحجۃ، روحانی خزائن جلد 8 صفحہ 308)

یہ چند حوالے ہیں جو میں نے پیش کیے ہیں۔ آپؑ کی ہر کتاب اور ہر مجلس کی باتیں اس عشق و محبت سے بھری پڑی ہیں۔ ہمیں کسی مخالف کی سند کی ضرورت نہیں۔

ہمارے دل میں آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے عشق و محبت کا ادراک حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے پیدا فرمایا ہے۔ پس اس محبت کے اظہار کے لیے اپنی زبانوں کو ہمیشہ درود سے تر رکھیں۔ یہاں سے اس عزم کے ساتھ جائیں کہ ہم عشق رسول صلی اللہ علیہ وسلم میں پہلے سے بڑھ کر نمونے قائم کریں گے اور درود شریف کی حقیقت اور اس کے پڑھنے کے طریق کے بارے میں پہلے سے زیادہ توجہ دیں گے اور توجہ سے پڑھیں گے اور غور سے پڑھیں گے۔

حضرت مسیح موعود علیہ السلام کا ایک اقتباس درود شریف کے بارے میں پیش کر دیتا ہوں۔ آپؑ نے فرمایا: ''درود شریف وہی بہتر ہے کہ جو آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی زبان مبارک سے نکلا ہے اور وہ یہ ہے اَللّٰھُمَّ صَلِّ عَلٰی مُحَمَّدٍ وَّ عَلٰی اٰلِ مُحَمَّدٍ کَمَا صَلَّیْتَ عَلٰی اِبْرَاهِیْمَ وَعَلٰی اٰلِ اِبْرَاهِیْمَ اِنَّكَ حَمِیْدٌ مَّجِیْدٌ۔ اَللّٰھُمَّ بَارِكْ عَلٰی مُحَمَّدٍ وَّ عَلٰی اٰلِ مُحَمَّدٍ کَمَا بَارَکْتَ عَلٰی اِبْرَاهِیْمَ وَعَلٰی اٰلِ اِبْرَاهِیْمَ اِنَّكَ حَمِیْدٌ مَّجِیْدٌ۔''

فرمایا کہ ''جو الفاظ ایک پرہیزگار کے منہ سے نکلتے ہیں ان میں ضرور کسی قدر برکت ہوتی ہے۔ پس خیال کر لینا چاہیے کہ جو پرہیزگاروں کا سردار اور نبیوں کا سپہ سالار ہے اس کے منہ سے جو لفظ نکلے ہیں وہ کس قدر متبرک ہوں گے۔ غرض سب اقسام درود شریف سے یہی درود شریف زیادہ مبارک ہے۔ یہی اس عاجز کا ورد ہے اور کسی تعداد کی پابندی ضرورت نہیں۔ اخلاص اور محبت اور حضور اور تضرع سے پڑھنا چاہیے اور اس وقت تک ضرور پڑھتے رہیں کہ جب تک ایک حالت رقت اور بےخودی اور تاثر کی پیدا ہو جائے اور سینے میں انشراح اور ذوق پایا جائے۔''

(مکتوبات احمد جلد اول صفحہ 526)

پس درود شریف بھی غور سے پڑھیں اور درد سے پڑھیں جس طرح آپ علیہ السلام نے فرمایا تضرع سے پڑھیں۔ ہم اس سے حقیقت میں اسی وقت فیضیاب ہو سکتے ہیں جب ہم اس طرح پڑھیں گے۔ اللہ تعالیٰ ہمیں اس چیز کی توفیق عطا فرمائے۔

اب ہم دعا بھی کریں گے۔ اللہ تعالیٰ آپ لوگوں کو بھی سب کو خیریت سے اپنے اپنے گھروں میں لے کر جائے۔ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی عظمت قائم کرنے کے لیے ہمیشہ آپ کے دلوں میں ایک جوش بھی ہو اور اس کے لیے ایک کوشش بھی کرتے رہیں اور آپؐ کے فیض سے فیض پانے کے لیے بھی حقیقتاً ہم سب کوشش کرنے والے ہوں اور یہ کوشش کریں کہ جلد سے جلد ہم آپؐ کے جھنڈے تلے دنیا کو لانے والے بنیں گے۔ اس کے لیے کوشش بھی ہو اور دعا بھی ہو۔ اللہ تعالیٰ ہمیں اس کی توفیق عطا فرمائے۔

اب دعا کر لیں۔ دعا (دعا کے بعد حضورِ انور ایدہ اللہ نے فرمایا:) حاضری کی رپورٹ بھی سن لیں۔ اس دفعہ اللہ تعالیٰ کے فضل سے شاملین کی تعداد تینتالیس ہزار چار سو ساٹھ ہے اور ایک سو اکیس ممالک کی نمائندگی ہے اور جو مَردوں کی سکیننگ ہے اس میں اکیس ہزار سے اوپر ہے اور عورتوں کی انیس ہزار ہے۔ اس طرح جو ورکر ہیں جو سکین نہیں ہوئے چودہ سو پچاس ہیں۔ دس سال سے کم عمر کے بچے ہیں وہ بھی سولہ سو سے اوپر ہیں۔ تو بہرحال تینتالیس ہزار کی تعداد ہے جو پچھلے سال سے زیادہ ہے۔

اسی طرح ایم ٹی اے کی رپورٹ یہ ہے کہ اس دفعہ لائیو سٹریمنگ انہوں نے کی تھی۔ ہم ایک دوسرے کو دیکھ بھی رہے تھے دوسرے ملکوں میں بیٹھے ہوئے ہمارا جلسہ سن رہے ہیں۔ باون ممالک میں اٹھانوے سینٹرز پر لائیو سٹریم کے ذریعہ سے لوگ شامل ہوئے ہیں۔ (الفضل انٹرنیشنل 23 نومبر 2024ء)

☆......☆......☆

ارشاد حضرت امیر المومنین خلیفۃ المسیح الخامس

''قوم بننے کیلئے یگانگت
اور فرمانبرداری انتہائی ضروری ہے۔''
(خطبہ جمعہ فرمودہ 05 دسمبر 2014ء)

طالب دعا: شیخ غلام احمد، نائب امیر جماعت احمدیہ بھدرک (اڈیشہ)

سیّدنا حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام فرماتے ہیں:

''علم سے مراد منطق یا فلسفہ نہیں ہے
بلکہ حقیقی علم وہ ہے جو اللہ تعالیٰ محض اپنے فضل سے عطا کرتا ہے۔''
(ملفوظات، جلد 1، صفحہ 195)

طالب دعا: سید جہانگیر علی صاحب مرحوم اینڈ فیملی (جماعت احمدیہ احمدیہ فلک نما، حیدر آباد، صوبہ تلنگانہ)

# سیرت خاتم النّبیین صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم

(از حضرت مرزا بشیر احمد صاحب ایم.اے. رضی اللہ عنہ)

**(بقیہ: اسلامی مساوات کا اُصولی نظریہ)**

دوسری جگہ اللہ تعالیٰ فرماتا ہے:

اِنَّمَا الْمُؤْمِنُوْنَ اِخْوَةٌ ............ يٰٓاَيُّهَا الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا لَا يَسْخَرْ قَوْمٌ مِّنْ قَوْمٍ عَسٰٓى اَنْ يَّكُوْنُوْا خَيْرًا مِّنْهُمْ ............ يٰٓاَيُّهَا النَّاسُ اِنَّا خَلَقْنٰكُمْ مِّنْ ذَكَرٍ وَّ اُنْثٰى وَجَعَلْنٰكُمْ شُعُوْبًا وَّقَبَآئِلَ لِتَعَارَفُوْا ؕ اِنَّ اَكْرَمَكُمْ عِنْدَ اللّٰهِ اَتْقٰكُمْ ؕ اِنَّ اللّٰهَ عَلِيْمٌ خَبِيْرٌ ۔

یعنی ”سب مسلمان آپس میں بھائی بھائی ہیں......سوائے مسلمانو! ایسا نہیں ہونا چاہئے کہ تم میں سے ایک فریق دوسرے فریق پر ہنسی اڑائے اور اسے ذلیل خیال کرے کیونکہ (جب سب لوگ اپنی اصل کے لحاظ سے برابر ہیں اور سب کے لئے ترقی کے رستے یکساں کھلے ہیں تو) ہوسکتا ہے کہ وہ فریق جس پر تم آج ہنسی اڑاتے ہو کل کو تم سے آگے نکل جائے یا ہوسکتا ہے کہ وہ اب بھی اپنے بعض اوصاف حمیدہ کے لحاظ سے تم سے بہتر ہو......اے لوگو! اچھی طرح سن لو کہ ہم نے تم سب کو مرد و عورت کے جوڑے سے پیدا کیا ہے اور بے شک ہم نے تم میں قوموں اور قبیلوں کی تقسیم قائم کی ہے مگر یاد رکھو کہ یہ تقسیم اس غرض سے ہرگز نہیں کہ تم ایک دوسرے کے مقابل پر تفاخر اور بڑائی سے کام لو بلکہ یہ تقسیم صرف اس غرض سے ہے کہ تمہارے درمیان آپس میں شناخت اور تعارف کا ذریعہ قائم رہے ورنہ خدا کے نزدیک تم میں سے بڑا اور معزز وہی ہے جو ذاتی طور پر زیادہ اوصاف حمیدہ کا مالک اور زیادہ متقی اور زیادہ پرہیز گار ہے۔ اللہ تعالیٰ کا یہ قانون جو وہ تمہارے سامنے بیان کر رہا ہے بڑی دور اندیشی اور بڑی حکمت پر مبنی ہے کیونکہ وہ علیم و خبیر خدا ہے۔“

اسی طرح حدیث میں آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم فرماتے ہیں:

يٰٓاَيُّهَا النَّاسُ اَلَا اِنَّ رَبَّكُمْ وَاحِدٌ وَاِنَّ اَبَاكُمْ وَاحِدٌ ـ اَلَا لَا فَضْلَ لِعَرَبِيٍّ عَلٰى عَجَمِيٍّ وَلَا لِعَجَمِيٍّ عَلٰى عَرَبِيٍّ ـ وَلَا لِاَحْمَرَ عَلٰى اَسْوَدَ وَلَا لِاَسْوَدَ عَلٰى اَحْمَرَ اِلَّا بِالتَّقْوٰى ـ اَبَلَّغْتُ؟ قَالُوْا قَدْ بَلَّغَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ـ

یعنی جو خطبہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم نے حجۃ الوداع کے موقع پر حج کے درمیانی دن میں منیٰ کے مقام میں دیا اس میں آپؐ نے لوگوں کو مخاطب کرکے فرمایا ”اے لوگو! تمہارا رب ایک ہے اور تمہارا باپ بھی ایک تھا۔ پس ہوشیار ہو کر سن لو کہ عربوں کو عجمیوں پر کوئی فضیلت نہیں اور نہ عجمیوں کو عربوں پر کوئی فضیلت ہے۔ اسی طرح سرخ و سفید رنگ والے لوگوں کو کالے رنگ والے لوگوں پر کوئی فضیلت نہیں اور نہ کالے لوگوں کو گوروں پر کوئی فضیلت ہے۔ ہاں جو بھی ان میں سے اپنی ذاتی نیکی سے آگے نکل جائے وہی افضل ہے۔ لوگو! بتاؤ کیا میں نے تمہیں خدا کا پیغام پہنچا دیا ہے؟ سب نے عرض کیا۔ بے شک خدا کے رسول نے اپنی رسالت پہنچا دی ہے۔“

پھر فرماتے ہیں:

قَدْ اَذْهَبَ اللّٰهُ عَنْكُمْ عُبِّيَّةَ الْجَاهِلِيَّةِ وَفَخْرَهَا بِالْاٰبَآءِ ـ اِنَّمَا هُوَ مُؤْمِنٌ تَقِيٌّ وَّفَاجِرٌ شَقِيٌّ وَّالنَّاسُ بَنُوْ اٰدَمَ وَاٰدَمُ مِنْ تُرَابٍ ـ

یعنی ”اے مسلمانو! خدا تعالیٰ نے ایمان کے ذریعہ تم میں سے زمانہ جاہلیت کے بیجا کبر و غرور اور آباد اجداد کی وجہ سے بے جا تفاخر کرنے کی مرض کو دور کر دیا ہے۔ کیونکہ اسلامی پیمانہ صرف یہ ہے کہ ایک شخص خدا کو ماننے والا اور نیک عمل بجالانے والا ہوتا ہے اور دوسرا بدعمل ہوتا ہے اور اچھے اوصاف سے محروم۔ اور یاد رکھو کہ سب لوگ آدم کی نسل سے ہیں اور آدم مٹی سے پیدا ہوا تھا۔“

پھر فرماتے ہیں:

النَّاسُ مَعَادِنٌ ـ خِيَارُهُمْ فِي الْجَاهِلِيَّةِ خِيَارُهُمْ فِي الْاِسْلَامِ اِذَا فَقِهُوْا ـ

یعنی ”دنیا میں لوگ بھی معدنیات کی طرح ہیں۔ جو ایک ہی قسم کے عناصر ہوتے ہوئے اور ایک ہی قسم کی مٹی کے نیچے دبے ہوئے آہستہ آہستہ مختلف رنگ اور مختلف اوصاف اختیار کر لیتے ہیں۔ مگر سن لو کہ ترقی اور بڑائی کی جو معروف علامتیں اسلام سے پہلے سمجھی جاتی تھیں۔ (یعنی عقل و دانش، سخاوت و شجاعت، طاقت و اثر وغیرہ) وہی اب بھی قائم ہیں۔ اور جو لوگ ان اوصاف کی وجہ سے زمانہ جاہلیت میں بڑے سمجھے جاتے تھے وہ اب اسلام میں بھی بڑے سمجھے جائیں گے (کیونکہ اسلام کسی شخص کی حاصل شدہ بڑائی کو چھینتا نہیں) مگر شرط یہ ہے کہ وہ علمِ دین اور ذاتی نیکی اختیار کرلیں۔“

اوپر کے حوالوں سے جو اسلامی مساوات کے نظریہ کے متعلق اصولی رنگ رکھتے ہیں۔ مندرجہ ذیل باتیں ثابت ہوتی ہیں:

(1) یہ کہ اپنی اصل کے لحاظ سے سب لوگ ایک باپ کی نسل اور ایک درخت کی شاخیں ہیں اور کسی فرد کو دوسرے فرد پر اور کسی قوم کو دوسری قوم پر محض نسلی فرق کی بنا پر کوئی امتیاز حاصل نہیں۔

(2) یہ کہ مسلمان ایک نبی کی امت اور ایک ایمان کے حامل ہونے کی وجہ سے آپس میں بھائی بھائی ہیں۔

(3) یہ کہ زمین کے اندر کی معدنیات کی طرح مختلف قومیں اور مختلف افراد ایک دوسرے سے مختلف اوصاف اختیار کر سکتے ہیں اور کر لیتے ہیں مگر ان کی وجہ سے کسی فرد کو دوسرے فرد پر اور کسی قوم کو دوسری قوم پر بڑائی اور فخر کرنے کا حق حاصل نہیں ہے۔

(4) یہ کہ اسلام سے قبل جو اوصاف حمیدہ قومی یا انفرادی بڑائی کی بنیاد سمجھے جاتے تھے مثلاً عقل و دانش، سخاوت و شجاعت، طاقت و اثر وغیرہ وہ اسلام میں بھی بدستور قائم ہیں۔ مگر اسلام نے ان پر اس شرط کا اضافہ کر دیا ہے کہ عام معروف اوصاف کے علاوہ دینداری کا وصف پایا جانا بھی ضروری ہے۔

(5) یہ کہ اسلام نے سب سے بڑا وصف دینداری اور تقویٰ اللہ کو قرار دیا ہے۔ کیونکہ یہ وصف خدائے اسلام کو سب سے زیادہ محبوب ہے اور جو شخص اس وصف میں ممتاز ہوگا وہی دوسروں پر ممتاز سمجھا جائے گا۔

### ❁ عام تعلقات میں مراتب کو ملحوظ رکھنے کی تلقین

اسلامی مساوات کے متعلق یہ بنیادی نظریہ بیان کرنے کے بعد اسلام اس سوال کو لیتا ہے کہ جب اصل کے لحاظ سے ایک ہونے کے باوجود مختلف لوگوں کے حالات اور اوصاف مختلف ہوسکتے ہیں تو اس ناگزیر اختلاف کی موجودگی میں مختلف مدارج کے لوگوں کے متعلق عام تمدنی معاملات میں کیا رویہ ہونا چاہئے۔ سو اس کے متعلق آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم فرماتے ہیں:

اَنْزِلُوا النَّاسَ مَنَازِلَهُمْ

یعنی ”اے مسلمانو! تمہارے لئے ضروری ہے کہ آپس کے معاملات میں لوگوں کے معروف مرتبوں کا خیال رکھا کرو اور ان کے حالات اور درجہ کے مطابق ان کے ساتھ معاملہ کیا کرو۔“

اس حدیث کا منشاء یہ ہے کہ جو لوگ کسی دینی یا دنیوی بنا پر کوئی رتبہ یا بڑائی حاصل کرلیں تو عام معاملات میں ان کے مرتبہ کا خیال رکھنا اور ان کے ساتھ واجبی احترام سے پیش آنا اسلامی اخلاق کا حصہ ہے۔ مثلاً آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم کے زمانہ کی بات ہے کہ جب یہودی قبیلہ بنو قریظہؔ کے فیصلہ کے لئے سعد بن معاذ انصاری قبیلہ اوسؔ کے رئیس موقع پر تشریف لے گئے تو آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم نے انہیں آتا دیکھ کر صحابہ سے فرمایا:

قُوْمُوْا اِلٰى سَيِّدِكُمْ

یعنی ”اپنے رئیس کے اکرام اور احترام کے لئے کھڑے ہوجاؤ۔“

اسی طرح قرآن شریف سے پتہ لگتا ہے کہ جب خدا تعالیٰ نے حضرت موسیٰؑ کو پیغام رسالت دے کر فرعون کی طرف بھیجا تو حضرت موسیٰؑ کو تاکید فرمائی کہ (چونکہ فرعون کو اس وقت ملک میں رتبہ حاصل ہے اس لئے) اس کے ساتھ نرمی اور ادب کے طریق پر بات کرنا۔

### ❁ عدالتی امور میں مکمل مساوات

لیکن اس کے مقابل پر عدالتی اور قضائی حقوق کے متعلق آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم فرماتے ہیں اور کن شاندار الفاظ میں فرماتے ہیں کہ:

اِنَّمَا اَهْلَكَ مَنْ كَانَ قَبْلَكُمْ اَنَّهُمْ كَانُوْا يُقِيْمُوْنَ الْحَدَّ عَلَى الْوَضِيْعِ وَيَتْرُكُوْنَ الشَّرِيْفَ ـ وَالَّذِيْ نَفْسِيْ بِيَدِهٖ لَوْ اَنَّ فَاطِمَةَ فَعَلَتْ ذٰلِكَ لَقَطَعْتُ يَدَهَا ـ

یعنی ”تم سے پہلے اس بات نے کئی قوموں کو ہلاک کر دیا کہ جب ان میں سے کوئی چھوٹا آدمی جرم کرتا تھا تو وہ اسے سزا دیتے تھے اور جب کوئی بڑا آدمی جرم کرتا تھا تو وہ اسے چھوڑ دیتے تھے۔ سو اچھی طرح کان کھول کر سن لو کہ مجھے اس پاک ذات کی قسم ہے جس کے ہاتھ میں میری جان ہے کہ اگر میری لڑکی فاطمہ بھی چوری کرے گی تو میں اسلامی طریق پر اس کے بھی ہاتھ کاٹوں گا۔“

اللہ! اللہ! کیسے زوردار الفاظ ہیں اور کس جلال کے ساتھ اسلامی مساوات کو قائم کیا گیا ہے! اور یہ تعلیم وہ تھی جسے آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم کے خلفاء نے بھی بڑی سختی کے ساتھ مدِّنظر رکھا۔ چنانچہ حضرت ابوبکر خلیفہ اول رضی اللہ عنہ اپنی خلافت کے سب سے پہلے خطبہ میں فرماتے ہیں:

اَلضَّعِيْفُ فِيْكُمْ قَوِيٌّ عِنْدِيْ حَتّٰى اُرِيْحَ عَلَيْهِ حَقَّهٗ اِنْ شَآءَ اللّٰهُ وَالْقَوِيُّ فِيْكُمْ ضَعِيْفٌ عِنْدِيْ حَتّٰى اٰخُذَ الْحَقَّ مِنْهُ ـ

یعنی ”اے مسلمانو! سن لو کہ تم میں سے کمزور ترین شخص میرے لئے اس وقت تک قوی ہوگا جب تک کہ میں اسے اس کا حق نہ دلا دوں۔ اور تم میں سے قوی ترین شخص میرے لئے اس وقت تک کمزور ہوگا جب تک کہ میں اس سے وہ حق جو اس نے کسی اور کا دبایا ہوا ہو واپس نہ لے لوں۔“

اسی طرح حضرت عمر خلیفہ ثانی رضی اللہ عنہ کے متعلق روایت آتی ہے کہ ایک دفعہ شمالی عرب کے ایک بڑے رئیس جبلہ بن ایہم نامی نے جو مسلمان ہو چکا تھا کسی غریب مسلمان کو غصہ میں آکر تھپڑ مار دیا۔ جب حضرت عمرؓ کو اس واقعہ کا علم ہوا تو آپؓ نے جبلہ کو بلا کر فرمایا۔ جبلہ! میں سنتا ہوں کہ تم نے ایک غریب مسلمان کو تھپڑ مارا ہے۔ اگر تم نے ایسی حرکت کی ہے تو خدا کی قسم تم سے اس کا بدلہ لیا جائے گا۔“ اس پر جبلہ جس میں غالباً ابھی تک جاہلیت والے تکبر کی رگ باقی تھی مغرور ہو کر مرتد ہو گیا۔

(سیرت خاتم النّبیین، صفحہ 685 تا 689، مطبوعہ قادیان 2006)

❁❁❁

**HOTEL FIRDOUS**
SALANDI BY PASS (BHADRAK)
Nearest to Bus Stand & Railway Station
A/C & Non A/C Rooms, Marriage & Confrence Hall, Laundry Facility
Landline : 06784-240620 Mobile : 9078517843, 7852974737
طالب دعا: شیخ طاہر احمد (جماعت احمدیہ بھدرک، صوبہ اڈیشہ)

**M.F. STEELS & ALUMINIUM**
Deals in All types of
Aluminium chennels, Section &
Steels, Pipes, Tubes, ACP, Sheet etc.
Sk. Muneer Ahmed
7008220172 9437147910
ahmedmuneersk@gmail.com
طالب دعا: شیخ منیر احمد (جماعت احمدیہ بھدرک، صوبہ اڈیشہ)

# سیرت المہدی

(از حضرت مرزا بشیر احمد صاحب ایم. اے. رضی اللہ عنہ)

## سیدنا حضرت اقدس مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کا سفر لاہور اور حضور پُرنور کا وصال

(قسط-6)

الغرض حضور کا قیام لاہور ایسے ہی حالات کا مجموعہ اور اسی قسم کی مصروفیتوں کا مرکز تھا۔ حق وحکمت کے خزائن لٹا کرتے اور علم و معرفت کے موتی بٹا کرتے تھے۔ اور اگرچہ اس سفر کا عرصہ بالکل محدود، زیادہ سے زیادہ صرف ایک ماہ تھا مگر اس سفر کے نقشہ پر بحیثیت مجموعی غور کرنے سے ایک ایسی پر کیف کیفیت نمایاں طور سے نظر آنے لگتی ہے جیسے کوئی یکہ وتنہا مسافر کسی لمبے بے آب و گیاہ اور سنسان ویرانے کے سفر کو جلد جلد طے کر کے منزل مقصود پر پہنچنے کی انتھک اور سرگرم کوشش میں لگ رہا ہو یا کوئی جری و بہادر جانباز جرنیل چاروں طرف سے خونخوار دشمنوں کے گھیرے میں پھنسا ہوا دائیں بائیں اور آگے پیچھے کے واروں کو بچاتا، ان کا حلقہ توڑ کر شیر نر کی طرح حملے کرتا اپنی منزل مقصود تک پہنچنے کی جدوجہد میں مصروف ہو۔ بعینہٖ یہی حال حضور کی تبلیغی کوششوں، سرگرمیوں اور مساعی جمیلہ کا بنظر غائر مطالعہ کرنے سے معلوم ہوتا تھا اور ایسا نظر آتا تھا کہ گویا حضور کی ساری زندگی کا نچوڑ اور سارے مقاصد اور سلسلہ کے اہم مسائل اور خصوصی عقائد کی تکمیل کا یہ سفر ایک مجموعہ اور خلاصہ تھا۔ اور کہ حضور ان ایام کو غنیمت جان کر ان سے زیادہ سے زیادہ فائدہ اٹھانا چاہتے تھے۔ انہماک و مصروفیت کا یہ عالم تھا کہ کوئی لمحہ فارغ نہ جاتا تھا اور حضور کی پوری توجہ اور ساری کوشش وسعی تبلیغ و اشاعت ہی پر مرکوز تھی اور کم از کم پچیس مختلف صحبتوں اور تقاریر کا ذکر تو اخبارات میں موجود ہے۔ کتنی تقاریر اور ڈائریاں میری کوتاہ قلمی یا غیر حاضری کی نذر ہوئیں یا کتنی صحبتوں میں شرکت سے دوسرے ڈائری نویس محروم رہے اس بات کا علم اللہ کو ہے۔ اور اس میں شبہ کی کوئی گنجائش نہیں کہ بہت کچھ لکھنے سے رہ جایا کرتا تھا۔ مجھے خود اپنی کمزوریوں کا اعتراف ہے اور میں اقرار کرتا ہوں کہ بہت سے وہ معارف اور حقائق جو حضور سیر کے وقت بیان فرمایا کرتے، میں اپنی مجبوریوں اور کمزوریوں کی وجہ سے صفحہ قرطاس پر نہ لا سکا۔ حضور کی آخری تصنیف یعنی پیغام صلح اور اخبار عام والے خط کو اگر شامل کر لیا جائے جو حضور نے اپنے دعوئے نبوت کی تشریح فرماتے ہوئے اخبار عام کو لکھا تھا تو حضور کی معلومہ۔ مطبوعہ ومشتہرہ تقاریر کی تعداد ستائیس ہو جاتی ہے۔ کتنے خطوط اس عرصہ میں حضور نے دوستوں کو ہمارے مکرم ومحترم حضرت مفتی محمد صادق صاحب سے لکھوائے اور کتنے خطوط حضور نے بعض خوش نصیب خدام کو خود از راہ شفقت وذرہ نوازی دست مبارک سے لکھے۔ ان کا اندازہ بھی میری طاقت و بساط سے باہر ہے۔ خلاصہ یہ کہ حضور کی ساری ہی حیات طیبہ، انفاس قدسیہ اور توجہات عالیہ جہاں خدا کے نام کے جلال کے اظہار، اس کے رسول ﷺ کی صداقت وعظمت کے اثبات اور اس کی مخلوق کی بہتری وبہبودی کے لئے وقف تھیں وہاں خصوصیت سے حضور کی پاکیزہ زندگی کے یہ آخری ایام

اَنْتَ الشَّیْخُ الْمَسِیْحُ الَّذِی لَا یُضَاعُ وَقْتُهٗ

کی سچی تفسیر اور مصدّقہ نقشہ تھا۔

خدا کا برگزیدہ مسیح ہم میں موجود تھا جو ہماری آنکھوں کا سرور، دلوں کا نور بنا رہتا تھا جس کے در کی گدائی دنیا و مافیہا سے بہتر معلوم دیتی تھی اور اس سے ایک پل کی جدائی موت سے زیادہ دوبھر ہوا کرتی تھی۔ اس کی صحبت آبِ حیات اور کلام حوض کوثر ہوا کرتا تھا۔ اس کی خلوت ذکر الٰہی اور خدا سے ہم کلامی میں اور جلوت تبلیغ اسلام اور تزکیہ نفوس میں گزرا کرتی تھی۔ دل میں ہزار غم ہوتا طبیعت کیسی ہی افسردہ ہوتی اس نورانی چہرہ پر نظر پڑتے ہی تمام غم اور ساری افسردگی کافور ہو جایا کرتی تھی۔ انسان کتنے ہی خطرناک مصائب وآلام کا شکار بنا ہوتا، کتنی ہی مشکلات میں مبتلا ہوتا اس محبوب الٰہی کی ایک نظر شفقت اور دعاءِ مستجاب ان کا حل بن جایا کرتی تھی۔ اس کی مجلس خدا نما مجلس اور اخلاق محمدی اخلاق تھے اور حلقہ بگوش خدام گویا نبوت کی اس شمع ہدایت کے گرد پروانے تھے، اس کی صحبت میں مجلس نبوی صلی اللہ علیہ وسلم کی جھلک اور غلاموں میں صحابیت کا رنگ نظر آتا تھا، اور سب سے بڑی نعمت اس کے وجود باجود سے ہمیں یہ میسر تھی کہ خدا اس سے ہم کلام ہوتا تھا اور وہ مقدس وجود خدا سے وحی پا کر اس کا تازہ بتازہ کلام ہمیں سنایا کرتا تھا جس کا بعض حصہ اسی دن اور بعض اوقات قریب ایام میں پورا ہو جایا کرتا تھا۔ جس سے اطمینان اور ثلج قلب ملتا اور زندہ خدا، زندہ رسول، زندہ مذہب کی زندگی کا یقینی ثبوت ملتا اور اس طرح زندہ ہی ہمارے ایمان بھی ہو جایا کرتے تھے۔

اللھم صل علیه وعلی مطاعه والھما وبارك وسلم انك حمید مجید۔

ایک قابل ذکر واقعہ مجھ سے بیان کرنا رہ گیا اور وہ یہ ہے کہ ایک روز بعد عصر کی سیر کے دوران میں سیدنا حضرت اقدس مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام نے مولوی محمد علی صاحب ایم اے کے ایک خط آمدہ از قادیان کا ذکر فرماتے ہوئے بہت ہی رنج اور ناراضگی کا اظہار فرمایا۔ تفصیل اس اجمال کی یہ ہے کہ قادیان سے انہوں نے ایک خط خواجہ کمال الدین صاحب بی اے ایل ایل بی کو لکھا جس میں علاوہ اور امور کے لنگر خانہ کے خرچ کا ذکر کچھ ایسے رنگ میں تھا جس سے صاف ظاہر ہوتا تھا کہ مولوی صاحب بدظنی کی مرض میں مبتلا ہیں اور ان کے دل میں حضرت اقدس کی امانت ودیانت کے متعلق شبہات ہیں اور ان کو خیال ہے کہ لنگر خانہ کے اخراجات تو بہت قلیل ہیں اور آمد اس کے مقابل میں کہیں زیادہ ہوتی ہے جس کا کوئی حساب کتاب نہیں ہوتا اور یہ امر انہوں نے سیدنا حضرت اقدس علیہ الصلوٰۃ والسلام کے قادیان سے لاہور تشریف لے آنے کے بعد ایک ماہی اخراجات کے اعداد و شمار درج کر کے زیادہ واضح بھی کر دکھایا تھا۔ حضرت نے فٹن میں سوار ہو کر بہت پُردرد لہجہ میں اسکا ذکر حضرت نانا جان قبلہ مرحوم ومغفور رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے فرمایا جو کہ سیر میں حضور کے ساتھ اور پہلو بہ پہلو تشریف فرما تھے۔ سیدۃ النساء حضرت ام المومنین رضی اللہ تعالیٰ عنہا اور خاندان کی بیگمات اور بعض بچے بھی موجود تھے اور حضور کا یہ ادنیٰ ترین غلام حسب معمول پچھلے پائیدان پر کھڑا اپنے ان دو کانوں سے جو اللہ تعالیٰ نے اپنے فضل سے مجھے عطا فرما رکھے ہیں، حضور کی آواز کو سن رہا تھا اور خدا کی دی ہوئی ان دونوں آنکھوں سے حضور کے لبان مبارک کی جنبش کو دیکھ رہا تھا۔ میرا خالق و مالک جس نے مجھے پیدا کیا اور جس کے ہاتھ میں میری جان ہے اس بات پر گواہ ہے کہ میں نے جو کچھ سنا اور دیکھا تھا وہی لکھ رہا ہوں۔

حضور پُرنور نے فرمایا کہ خواجہ صاحب آج مولوی محمد علی صاحب کا ایک خط لائے جس میں لکھا تھا کہ لنگر خانہ کا خرچ تو بہت ہی تھوڑا ہوتا ہے مگر آمد بہت زیادہ ہوتی ہے، نہ معلوم وہ روپیہ کہاں جاتا ہے وغیرہ۔ ''خدا جانے ان لوگوں کے ایمان کیسے کچے ہیں اور بدظنی کا مادہ ان میں کیوں اتنا بڑھ گیا ہے کہ ہماری بیعت کرنے اور مرید کہلانے کے باوجود بلاتحقیق ایسی باتیں بناتے ہیں جن سے ہمیں تو نفاق کی بو آتی ہے اور ایسے لوگوں کے انجام کے متعلق خطرہ ہی رہتا ہے۔ لنگر خانہ کا انتظام تو ہم نے منشاء الٰہی کے ماتحت اپنے ہاتھ میں لے رکھا ہے ورنہ ہمیں تو اس کی وجہ سے بہت تکلیف ہوتی ہے اور بعض اوقات یہ امر اصل کام میں بھی مالی مشکلات اور ان کے حل کے افکار کی وجہ سے حارج ہوتا اور روک بن جایا کرتا ہے اور ہمیں تو اکثر اس کے چلانے کے واسطے قرض وام بھی کرنا پڑتا ہے۔ ان لوگوں کو شوق تو ہے کہ لنگر کا انتظام ان لوگوں کے ہاتھ میں دے دیا جائے مگر ہمیں اندیشہ ہے کہ اگر لنگر خانہ کا انتظام ان لوگوں کے سپرد کر دیا جائے تو یہ کام کہیں بند ہی نہ ہو جائے۔ یا مہمانوں کی خدمت کا حق ہی پوری طرح ادا نہ ہو۔ اس صورت میں اس کی جواب دہی خدا کے سامنے کون کرے گا؟ ان کو اتنی بھی سمجھ نہیں کہ لنگر کے اخراجات تو ہمارے آنے کے ساتھ ہی یہاں آ گئے تھے۔ اب قادیان میں ہے کون؟ مہمان تو ہمارے پاس آتے ہیں۔ پس جب قادیان میں لنگر ہی بند ہے تو خرچ کیسا؟ معلوم ہوتا ہے کہ ان لوگوں کے دلوں میں ہمارے متعلق بددیانتی اور خیانت کا شبہ ہے اور ہمیں حرام خور سمجھتے ہیں۔ یہی وجہ ہے کہ ایک عرصہ سے یہ لوگ اس بات کے درپے ہیں کہ لنگر کا انتظام ان کو دے دیا جائے۔ ہمیں ان کے حال پر رہ رہ کر افسوس آتا ہے۔'' وغیرہ۔

قبلہ حضرت نانا جان مرحوم مغفور رحمۃ اللہ علیہ نے بھی ان لوگوں کے ایسے خیالات سے متعلق ایسی باتیں حضرت کے حضور اسی مجلس میں عرض کیں اور بتایا کہ ان کا یہ مرض آج کا نہیں بلکہ پرانا ہے۔ یہ کھچڑی مدت سے پک رہی ہے اور طرح طرح کے اعتراض سننے میں آتے رہتے ہیں۔ کئی بار سنا ہے کہ

قوم کے روپیہ سے بیوی جی کے زیور بنتے ہیں

قوم کا روپیہ جو لنگر خانہ کے نام سے حضرت صاحب کے نام براہ راست آتا ہے اس کا کوئی حساب کتاب نہیں۔ مکان قوم کے روپیہ سے بنتے مگر ان پر نانا جان قبضہ کرتے جاتے ہیں وغیرہ۔

الغرض اس دن کی سیر کا اکثر حصہ ایسی ہی رنج دِہ گفتگو میں گزر گیا اور میں محسوس کرتا تھا کہ سیدنا حضرت اقدس مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کو بے حد تکلیف اور ملال تھا اور سارا خاندان بھی ان حالات کے علم سے رنجیدہ تھا۔ انا للہ وانا الیہ راجعون۔

(سیرۃ المہدی، جلد 2، تتمہ، صفحہ 393، مطبوعہ قادیان 2008)


Love for All
Hatred for None

Fashion Quality

**Sofa Works**

115, Krishna Corner, Lakshmipuram Main Road,
Palani 624601 (Tamil Nadu)
Mobile : 94438 37576, 97861 47575

طالب دعا: ایم محمد حسین (جماعت احمدیہ پالانی، صوبہ تامل ناڈو)

JYOTI SAW MILL

SAWMILL

IDCO, Plot No.2, At-Ampore
P.O Kenduapada Dist - Bhadrak - 756112 (Odisha)
Mobile No. 9861330620 & 7008841940

طالب دعا: شیخ طاہر احمد (جماعت احمدیہ بھدرک، صوبہ اڈیشہ)

اللہ کی قَسم! میں نے کبھی کوئی ایسا بادشاہ نہیں دیکھا جس کی ایسی اطاعت کی جائے جیسی محمد ﷺ کی اطاعت گزاری اس کے صحابہؓ میں ہوتی ہے

# غزوۂ حدیبیہ کے حالات وواقعات
# اور بیعتِ رضوان کی تفصیلات کا ایمان افروز بیان

## خطبہ جمعہ حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ فرمودہ 22/نومبر 2024 بطرز سوال وجواب

بمنظوری سیّدنا حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز

**سوال:** بیعت رضوان کے بارے میں حضور انور نے کیا بیان فرمایا؟

**جواب:** حضور انور نے فرمایا: جب بیعت ہورہی تھی آنحضرت ﷺ نے اپنا بایاں ہاتھ اپنے دائیں ہاتھ پر رکھ کر فرمایا یہ عثمان کا ہاتھ ہے کیونکہ اگر وہ یہاں ہوتا تو اس مقدس سودے میں کسی سے پیچھے نہ رہتا، لیکن اس وقت وہ خدا اور اس کے رسول کے کام میں مصروف ہے۔

**سوال:** حضرت عثمانؓ کی شہادت کی خبر اور بیعت رضوان کا ذکر کرتے ہوئے حضرت مصلح موعودؓ نے کیا بیان فرمایا؟

**جواب:** حضور انور نے فرمایا: حضرت عثمانؓ کی شہادت کی خبر اور بیعت رضوان کا ذکر حضرت مصلح موعودؓ نے بھی فرمایا ہے۔ آپ اپنی ایک تقریر میں بیان فرماتے ہیں: رسول اللہ ﷺ نے صحابہؓ کو جمع کیا جب حضرت عثمان کے واقعہ کی اطلاع ملی اور فرمایا سفیر کی جان ہر قوم میں محفوظ ہوتی ہے۔ تم نے سنا ہے کہ عثمانؓ کو مکہ والوں نے مار دیا ہے۔ اگر یہ خبر درست نکلی تو ہم بزور مکہ میں داخل ہوں گے (یعنی ہمارا پہلا ارادہ کہ صلح کے ساتھ مکہ میں داخل ہوں گے جن حالات کے ماتحت تھا وہ چونکہ تبدیل ہو جائیں گے اِس لیے ہم اِس ارادہ کے پابند نہ رہیں گے) جو لوگ یہ عہد کرنے کے لیے تیار ہوں کہ اگر ہمیں آگے بڑھنا پڑا تو یا ہم فتح کر کے لوٹیں گے یا ایک ایک کر کے میدان میں مارے جائیں گے وہ اس عہد پر میری بیعت کریں۔ آپ کا یہ اعلان کرنا تھا کہ پندرہ سو زائر جو آپ کے ساتھ آیا تھا یکدم پندرہ سو سپاہی کی شکل میں بدل گیا اور دیوانہ وار ایک دوسرے پر پھاندتے ہوئے انہوں نے رسول اللہ ﷺ کے ہاتھ پر دوسروں سے پہلے بیعت کرنے کی کوشش کی۔ یہ بیعت تمام اسلامی تاریخ میں بہت بڑی اہمیت رکھتی ہے اور درخت کا عہد نامہ کہلاتی ہے کیونکہ جس وقت بیعت لی گئی اس وقت رسول کریم ﷺ ایک درخت کے نیچے بیٹھے تھے۔

**سوال:** جب قبیلہ خُزاعہ کا ایک نامور رئیس بُدَیل بن وَرْقاء نامی سے رسول کریم ﷺ کو عرض کیا کہ مکہ کے رؤساء جنگ کے لیے تیار کھڑے ہیں اور وہ کبھی بھی آپ کو مکہ میں داخل نہیں ہونے دیں گے تو رسول کریم ﷺ نے کیا فرمایا؟

**جواب:** حضور انور نے فرمایا: اس پر آپ ﷺ نے فرمایا: ہم تو جنگ کی غرض سے نہیں آئے بلکہ صرف عمرہ کی نیت سے آئے ہیں اور افسوس ہے کہ باوجود اس کے کہ قریش مکہ کو جنگ کی آگ نے جلا جلا کر خاک کر رکھا ہے مگر پھر بھی یہ لوگ باز نہیں آتے اور مَیں تو ان لوگوں کے ساتھ اس سمجھوتہ کے لیے بھی تیار ہوں کہ وہ میرے خلاف جنگ بند کر کے مجھے دوسرے لوگوں کے لیے آزاد چھوڑ دیں۔ لیکن اگر انہوں نے میری اس تجویز کو بھی ردّ کر دیا اور بہر صورت جنگ کی آگ کو بھڑکائے رکھا تو مجھے بھی اس ذات کی قسم ہے جس کے ہاتھ میں میری جان ہے کہ پھر مَیں بھی اس مقابلہ سے اس وقت تک پیچھے نہیں ہٹوں گا کہ یا تو میری جان اس رستہ میں قربان ہو جائے اور یا خدا مجھے فتح عطا کرے۔

**سوال:** عروہ پر حضرت ابوبکرؓ کا کیا احسان تھا؟

**جواب:** حضور انور نے فرمایا: کسی زمانے میں عُروَہ پر حضرت ابوبکر رضی اللہ تعالیٰ عنہ کا احسان بھی تھا۔ اس کے بارے میں لکھا ہے کہ عُروَہ نے دیت ادا کرنے کے لیے تعاون مانگا تھا۔ کسی کو قتل کر دیا تھا اس کی دیت دینی تھی۔ تعاون مانگا تو کسی آدمی نے دو اور کسی نے تین اونٹ دے کر تعاون کیا جبکہ حضرت ابوبکر رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے دس اونٹ دے کر تعاون کیا۔ یہ احسان تھا جو حضرت ابوبکرؓ نے عُروَہ پر کیا تھا۔

**سوال:** عُروَہ نے قریش کو آنحضرت ﷺ کی شخصیت کے بارے میں کیا کہا؟

**جواب:** حضور انور نے فرمایا: عُروَہ قریش کے پاس آیا اور کہنے لگا اے میرے لوگو! میں سفارت کے لیے بادشاہوں کے درباروں میں، قیصر و کسریٰ اور نجاشی کے دربار میں گیا ہوں۔ اللہ کی قسم! میں نے کبھی کوئی ایسا بادشاہ نہیں دیکھا جس کی ایسی اطاعت کی جائے جیسی محمد ﷺ کی اطاعت گزاری اس کے صحابہؓ میں ہوتی ہے۔

**سوال:** حضرت مصلح موعود رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے صلح حدیبیہ کے واقعات کے بارے میں کیا بیان فرمایا؟

**جواب:** حضور انور نے فرمایا: حضرت مصلح موعود رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں: رسول کریم ﷺ جب خانہ کعبہ کے طواف کے لیے تشریف لے گئے تو کفارِ مکہ نے خبر پا کر اپنے ایک سردار کو آپ کی طرف روانہ کیا کہ وہ جا کر کہے کہ اس سال آپ طواف کے لیے نہ آئیں۔ وہ سردار آپ کے پاس پہنچا اور بات چیت کرنے لگا۔ بات کرتے وقت اس نے آپ کی ریشِ مبارک کو ہاتھ لگایا کہ آپ اس دفعہ طواف نہ کریں اور کسی اگلے سال پر ملتوی کر دیں۔ ایشیا کے لوگوں میں دستور ہے کہ جب وہ کسی سے بات منوانا چاہتے ہوں تو منت کے طور پر دوسرے کی داڑھی کو ہاتھ لگاتے ہیں یا اپنی داڑھی کو ہاتھ لگا کر کہتے ہیں کہ دیکھو! میں بزرگ ہوں اور قوم کا سردار ہوں میری بات مان جاؤ۔ چنانچہ اس سردار نے بھی منت کے طور پر آپ کی داڑھی کو ہاتھ لگایا۔ یہ دیکھ کر ایک صحابی آگے بڑھے اور اپنی تلوار کا ہتھہ مار کر سردار سے کہا: اپنے ناپاک ہاتھ پیچھے ہٹاؤ۔ سردار نے تلوار کا ہتھہ مارنے والے کو پہچان کر کہا تم وہی ہو جس پر میں نے فلاں موقع پر احسان کیا تھا۔ یہ سن کر وہ صحابی خاموش ہو گئے اور پیچھے ہٹ گئے۔ سردار نے پھر منت کے طور پر آپ کی داڑھی کو ہاتھ لگایا۔ صحابہ کہتے ہیں کہ ہمیں اس سردار کے اس طرح ہاتھ لگانے پر سخت غصہ آ رہا تھا مگر اس وقت ہمیں کوئی ایسا شخص نظر نہ آتا تھا جس پر اس سردار کا احسان نہ ہو اور اس وقت ہمارا دل چاہتا تھا کہ کاش! ہم میں سے کوئی ایسا شخص ہوتا جس پر اس سردار کا کوئی احسان نہ ہو۔ اتنے میں ایک شخص ہم میں سے آگے بڑھا جو سر سے پاؤں تک خَود اور زِرہ میں لپٹا ہوا تھا اور بڑے جوش کے ساتھ سردار سے مخاطب ہو کر کہنے لگا۔ ہٹا لو اپنا ناپاک ہاتھ۔ یہ حضرت ابوبکرؓ تھے جنہوں نے یہ کہا۔ سردار نے جب ان کو پہچانا تو کہا ہاں میں تمہیں کچھ نہیں کہہ سکتا کیونکہ تم پر میرا کوئی احسان نہیں ہے۔

**سوال:** سفر حدیبیہ میں حضرت کَعب بن عُجْرہ کے لیے احرام میں سر منڈوانے کی رخصت کا کیا ذکر ملتا ہے؟

**جواب:** حضور انور نے فرمایا: اس سفر میں حضرت کَعب بن عُجْرہ کے لیے احرام میں سر منڈوانے کی رخصت کا ذکر ملتا ہے۔ اس کی تفصیل یوں بیان ہوئی ہے کہ حضرت کَعب بن عُجْرہ سے روایت ہے کہ ہم حُدَیبیہ مقام میں رسول اللہ ﷺ کے ہمراہ تھے۔ ہم حالتِ احرام میں تھے۔ مشرکین نے ہمارا محاصرہ کر رکھا تھا۔ میرے بال لمبے تھے، جوئیں میرے چہرے پر گرنے لگیں۔ آپؐ میرے پاس سے گزرے۔ آپؐ نے فرمایا: کیا تمہارے سر کی جوئیں تمہیں اذیت دے رہی ہیں؟ میں نے کہا ہاں۔ آپ نے فرمایا یہ میرا گمان نہ تھا کہ تمہاری یہ اذیت اس قدر زیادہ ہو جائے گی۔ آپ نے مجھے سر منڈوانے کا حکم دیا کہ تم پہلے ہی سر منڈوا سکتے ہو۔ اللہ تعالیٰ نے یہ آیت نازل فرمائی کہ فَمَنْ كَانَ مِنْكُمْ مَّرِيْضًا اَوْ بِهٖٓ اَذًى مِّنْ رَّاْسِهٖ فَفِدْيَةٌ مِّنْ صِيَامٍ اَوْ صَدَقَةٍ اَوْ نُسُكٍ (البقرہ:197) پس اگر تم میں سے کوئی بیمار ہو یا اس کے سر میں کوئی تکلیف ہو تو کچھ روزوں کی صورت میں یا صدقہ دے کر یا قربانی پیش کر کے فدیہ دینا ہوگا۔ ایسی حالت میں، تکلیف کی صورت میں یہ کیا جا سکتا ہے، سر منڈوایا جا سکتا ہے۔

**سوال:** حضرت خِرَاش بن اُمَیَّہؓ کو قریش کی طرف بھیجنے کا کیا ذکر ملتا ہے؟

**جواب:** حضور انور نے فرمایا: حضور انور نے فرمایا: حضرت خِرَاش بن اُمَیَّہؓ کو قریش کی طرف بھیجنے کا ذکر ملتا ہے۔ محمد بن اسحاق نے لکھا ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے اپنے اونٹ پر حضرت خِرَاش بن اُمَیَّہ کو قریش کی طرف بھیجا۔ اس اونٹ کا نام ثَعْلَب تھا تاکہ قریش کے لوگوں تک وہ پیغام پہنچا دیں جس کے لیے وہ آئے ہیں تو عکرمہ بن ابی جہل نے اونٹ کی کونچیں کاٹ ڈالیں۔ عِکْرِمہ نے اس نمائندے کے قتل کا بھی ارادہ کیا لیکن احابیش نے روک دیا تو انہوں نے حضرت خِراش کو جانے دیا اور وہ رسول اللہ ﷺ کے پاس واپس آ گئے اور جو اُن کے ساتھ ہوا تھا وہ رسول اللہ ﷺ کو بتا دیا۔

❁ ❁ ❁

ہر یک صاحب جو اس للّٰہی جلسہ کے لئے سفر اختیار کریں، خدا تعالیٰ ان کے ساتھ ہو اور ان کو اجر عظیم بخشے اور ان پر رحم کرے اور ان کی مشکلات اور اضطراب کے حالات ان پر آسان کر دیوے اور ان کے ہمّ و غم دور فرماوے اور ان کو ہر یک تکلیف سے مخلصی عنایت کرے اور ان کی مرادات کی راہیں ان پر کھول دیوے اور روز آخرت میں اپنے ان بندوں کے ساتھ ان کو اٹھاوے جن پر اس کا فضل و رحم ہے اور تا اختتام سفر ان کے بعد ان کا خلیفہ ہو۔ (حضرت مسیح موعود علیہ السلام)

## خطبہ جمعہ حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ فرمودہ 28/جولائی 2006 بطرز سوال وجواب

بمنظوری سیّدنا حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز

**سوال:** حضور انور نے جلسہ پر آنے والے مہمانوں کو کیا نصیحت فرمائی؟

**جواب:** حضور انور نے فرمایا: آپ ایک خاص مقصد لے کر اس جلسے میں شامل ہو رہے ہیں، آپ لوگوں کے ذہنوں میں یہ چیز راسخ ہونی چاہئے، یہ بات ہر وقت ہمیشہ رہنی چاہئے کہ آپ کے یہاں آنے کا مقصد کسی دنیاوی میلے میں شامل ہونا نہیں بلکہ اپنی روحانی ترقی کے لئے آئے ہیں۔

**سوال:** حضور انور نے مہمانوں کو کن ذمہ داریوں کی طرف توجہ دلائی؟

**جواب:** حضور انور نے فرمایا: آپ لوگ جو اس مقصد کے لئے آئے ہیں کہ اس روحانی ماحول سے فائدہ اٹھائیں اور جلسے کی برکات سے فیضیاب ہوں تو آپ کا یہ کام ہے کہ اپنی توجہ اسی مقصد پر مرکوز رکھیں۔ نہ تو آپ کو ان تین دنوں میں کسی بھی واقف کارکارکن سے غیر ضروری توقعات ہونی چاہئیں کہ وہ آپ کی رائج طریق سے ہٹ کر مہمان نوازی یا خدمت کرے، نہ ہی آپ ان کارکنوں کو مجبور کریں۔

**سوال:** حضرت مسیح موعود علیہ السلام کو اکرام ضیف، مہمان نوازی، مہمان کے عزت و احترام کا کس قدر خیال تھا؟

**جواب:** حضور انور نے فرمایا: حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام اکرام ضیف یا مہمان نوازی یا مہمان کے عزت و احترام کا اس قدر خیال رکھتے تھے کہ کہیں تو ہم دیکھتے ہیں کہ ناراض مہمان کو منانے کے لئے اس کے پیچھے تیز تیز جا رہے ہیں تا کہ اس کو پکڑ کر لائیں اور اسے منائیں۔ کہیں رات کو موسم کی خرابی کے باوجود، شدت کے باوجود، مہمان کے لئے دودھ لے کر آ رہے ہیں۔ کہیں مہمانوں کے لئے اپنے گھر کے تمام

بستر بھی دے کر بیوی بچوں سمیت سردی میں رات گزار رہے ہیں۔کہیں مہمانوں کو فرماتے ہیں کہ تکلّف نہ کیا کرو جو ضرورت ہو اس کا اظہار کر دو تا کہ تکلیف نہ ہو۔کبھی لنگر خانے والوں کو فرما رہے ہیں کہ مختلف علاقے کے لوگوں کے مزاج اور خوراک کی عادات مختلف ہوتی ہیں ان کا خیال کیا کرو اور ان سے پوچھ کر ان کے مزاج کے مطابق خوراک تیار کر دیا کرو۔بعض مہمانوں کے پان وغیرہ تک کا خیال فرما رہے ہیں اور فرماتے ہیں کہ ہم خوش ہوتے ہیں جب مہمان تشریف لائیں اس لئے مہمان بھی بوجھ نہ سمجھا کریں۔

**سوال:** حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی مہمان نوازی کے متعلق حضور انور نے کون سا واقعہ بیان فرمایا؟

**جواب:** حضور انور نے فرمایا: ایک واقعہ کا یوں ذکر ملتا ہے۔مولوی غلام حسن صاحب پشاوری اور ان کے ہمراہیوں کے لئے خاص طور پر چند کھانوں کا انتظام کرنے پر آپؑ نے فرمایا: میرے لئے سب برابر ہیں، اس موقع پر امتیاز اور تفریق نہیں ہوسکتی۔سب کے لئے ایک ہی قسم کا کھانا ہونا چاہئے، یہاں کوئی چھوٹا بڑا نہیں ہے۔مولوی صاحب کے لئے الگ انتظام ان کی لڑکی کی طرف سے ہوسکتا ہے اور وہ اس وقت میرے مہمان ہیں اور سب مہمانوں کے ساتھ ہیں۔اس لئے سب کے لئے ایک ہی قسم کا کھانا تیار کیا جائے۔خبردار کوئی امتیاز کھانے میں نہ ہو۔

**سوال:** بعض دفعہ بعض باتیں تکلیف کا باعث بن جاتی ہیں اس تعلق سے حضور انور نے کون سا واقعہ فرمایا؟

**جواب:** حضور انور نے فرمایا: بعض دفعہ بعض باتیں تکلیف کا باعث بن جاتی ہیں اور خاص طور پر جب ایسی جگہ ہوں جہاں بہت سے لوگ ہوں تو شرمندگی کی وجہ سے انسان زیادہ غصے میں آجاتا ہے، زیادہ غصے کا اظہار کر رہا ہوتا ہے۔لیکن اس ماحول کو پرامن رکھنے کے لئے ہر ایک کو حوصلے اور صبر سے کام لینا چاہئے کیونکہ بات جتنی بڑھائیں، ماحول کو خراب کرتے چلے جائیں گے۔اس ضمن میں ایک لطیفہ میں آپ کو سناتا ہوں جس سے پتہ چلتا ہے کہ حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام بعض دفعہ کس طرح اپنے صحابہؓ کے اس قسم کے جوش کو جو غصہ کی وجہ سے ہوتا تھا دھیما کیا کرتے تھے۔کہتے ہیں کہ ایک دفعہ قادیان میں آوارہ کتے بہت ہو گئے، ان کی وجہ سے شور وغل رہتا تھا۔پیر سراج الحق صاحب نے بہت سے کتوں کو زہر دے کر مار ڈالا۔اس پر بعض لڑکوں نے پیر صاحب کو چڑانے کے واسطے ان کا نام پیر کُتّی مار رکھ دیا۔پیر صاحب حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کی خدمت میں شاکی ہوئے کہ لوگ مجھے کُتّی مار کہتے ہیں۔حضرت صاحبؑ نے تبسم کے ساتھ فرمایا کہ اس میں کیا حرج ہے۔دیکھیں حدیث شریف میں میرا نام (حضرت مسیح موعودؑ اپنے بارے میں بتاتے ہیں) سؤر مار لکھا ہے، کیونکہ مسیح کی تعریف میں آیا ہے کہ يَقْتُلُ الْخِنْزِيْرَ پیر صاحب اس پر بہت خوش ہو کر چلے آئے اور ان کا غصہ ٹھنڈا ہو گیا۔

**سوال:** حضور انور نے نمازوں کی ادائیگی کی طرف احباب جماعت کو کیا توجہ دلائی؟

**جواب:** حضور انور نے فرمایا: ان ایام میں پورے التزام سے نمازوں کی ادائیگی کی طرف بھی توجہ دیں۔صرف جلسہ سننے والے ہی نہیں بلکہ کارکنان کو بھی میں توجہ دلاتا ہوں کہ وہ بھی، جہاں بھی وہ ڈیوٹیاں دے رہے ہیں وہاں نماز کی ادائیگی کا انتظام کریں۔ان کے افسران کی یہ ذمہ داری ہے کہ وہ اس بات کا خیال رکھیں اور جو جلسے کے نظام کا شعبہ تربیت ہے وہ بھی اس کی نگرانی رکھے۔

**سوال:** حضور انور نے پارکنگ اور صفائی کے متعلق سے کیا فرمایا؟

**جواب:** حضور انور نے فرمایا: گاڑیوں کو پارک کرتے وقت خیال رکھیں۔اس دفعہ لگتا ہے یورپ سے بھی کافی تعداد آئی ہے۔اس لئے کاریں بھی کافی ہوں گی تو پارکنگ کا خاص طور پر خیال رکھیں۔کبھی اپنی گاڑیاں ایسی جگہ پر پارک نہ کریں جہاں منع کیا جائے۔ٹریفک کے قواعد کو ملحوظ رکھیں یہ میں نے پہلے بھی بتایا تھا، جلسہ گاہ میں شعبہ پارکنگ کے منتظمین سے مکمل تعاون کریں اور مکمل طور پر جیسا کہ مَیں کہہ چکا ہوں قانون اور قواعد کی پابندی کریں۔پھر صفائی کا خیال رکھیں، ٹائیلٹس کی صفائی ہے، دوسری صفائی ہے۔یہ صفائی بھی ایمان کا حصہ ہے۔یہاں اس جلسہ گاہ میں تو عارضی انتظام ہے اس لئے خاص طور پر اس بات کا خیال رکھیں کیونکہ یہ صفائی بھی اور جتنی ہم ہر بات میں توجہ دیں گے ہمارے لئے آئندہ آسانیاں پیدا کرے گی اور جتنی گندگی پھیلائیں گے اتنی مشکلات پیدا ہوں گی۔

**سوال:** جو اللہ تعالیٰ کی خاطر جلسہ کے لئے سفر اختیار کرے اس کے متعلق حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے فرمایا؟

**جواب:** حضرت مسیح موعود علیہ السلام فرماتے ہیں: ہر یک صاحب جو اس للّٰہی جلسہ کے لئے سفر اختیار کریں، خدا تعالیٰ ان کے ساتھ ہو اور ان کو اجر عظیم بخشے اور ان پر رحم کرے اور ان کی مشکلات اور اضطراب کے حالات ان پر آسان کر دیوے اور ان کے ہمّ و غم دور فرماوے اور ان کو ہر یک تکلیف سے مخلصی عنایت کرے اور ان کی مرادات کی راہیں ان پر کھول دیوے اور روز آخرت میں اپنے ان بندوں کے ساتھ ان کو اٹھاوے جن پر اس کا فضل و رحم ہے اور تا اختتام سفر ان کے بعد ان کا خلیفہ ہو۔اے خدا! اے ذُوالْمَجْدِ وَالْعَطَا اور رحیم اور مشکل کشا یہ تمام دعائیں قبول کر اور ہمیں ہمارے مخالفوں پر روشن نشانوں کے ساتھ غلبہ عطا فرما کہ ہر یک قوت اور طاقت تجھ ہی کو ہے۔آمین ثم آمین۔

✡✡✡✡

## نماز جنازہ حاضر و غائب

سیّدنا حضرت امیر المومنین خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے 02/اکتوبر 2024ء بروز بدھ 12 بجے دوپہر اسلام آباد (ٹلفورڈ) میں اپنے دفتر سے باہر تشریف لاکر درج ذیل مرحومین کی نماز جنازہ حاضر و غائب پڑھائی۔

**نماز جنازہ حاضر**

**مکرمہ زبیدہ بیگم صاحبہ اہلیہ مکرم شبیر حسین بھٹی صاحب (بیت الفتوح ایسٹ۔یوکے)**

22/ستمبر 2024ء کو 73 سال کی عمر میں بقضائے الٰہی وفات پاگئیں۔اِنَّا لِلّٰہِ وَ اِنَّا اِلَیْہِ رَاجِعُوْنَ۔مرحومہ صوم وصلوٰۃ کی پابند ایک نیک خاتون تھیں۔آپ کا تعلق بہاولپور سے تھا۔مرحومہ کے شوہر کو بطور قائد ضلع اور زعیم انصار اللہ بہاولپور خدمت کی توفیق ملی۔مرحومہ مکرم ندیم شبیر بھٹی صاحب (سابق مربی سلسلہ حال کینیڈا) کی والدہ اور مکرم ناصر احمد چیمہ صاحب (مربی سلسلہ جرمنی) کی خوشدامن تھیں۔مرحومہ موصیہ تھیں۔

**نماز جنازہ غائب**

**(1) مکرمہ رشیدہ بیگم صاحبہ اہلیہ مکرم شریف احمد قریشی صاحب مرحوم (لاہور)**

31/جولائی 2024ء کو 90 سال کی عمر میں بقضائے الٰہی وفات پاگئیں۔اِنَّا لِلّٰہِ وَ اِنَّا اِلَیْہِ رَاجِعُوْنَ۔مرحومہ صوم وصلوٰۃ کی پابند، شفیق، کم گو، صابرہ و شاکرہ مخلص اور نیک خاتون تھیں۔خلافت سے والہانہ عقیدت کا تعلق تھا اور خلافت کی ہر تحریک پر لبیک کہتی تھیں۔آپ کو خدا نے 4 بیٹوں اور ایک بیٹی سے نوازا جن میں سے 3 بیٹے اور اکلوتی بیٹی گذشتہ چند سال کے عرصہ میں وفات پاگئے۔ان پے در پے حادثات کے بعد خدا کے حضور پہلے سے زیادہ جھکتی چلی گئیں اور دن کا اکثر حصہ فرض عبادات کے علاوہ تلاوت قرآن کریم اور تسبیحات میں گزارتی تھیں۔مرحومہ موصیہ تھیں۔پسماندگان میں ایک بیٹا شامل ہے۔

**(2) مکرمہ زبیدہ بیگم صاحبہ اہلیہ مکرم محمود احمد سندھو صاحب (چک 43 جنوبی سرگودھا۔حال ربوہ)**

6/فروری 2024ء کو بقضائے الٰہی وفات پاگئیں۔اِنَّا لِلّٰہِ وَاِنَّا اِلَیْہِ رَاجِعُوْنَ۔آپ حضرت چودھری فضل داد صاحب رضی اللہ عنہ صحابی حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی پوتی تھیں۔مرحومہ صوم وصلوٰۃ اور تلاوت قرآن کریم کی پابند، مہمان نواز غریب پرور، رحمی رشتوں کا خیال رکھنے والی، دعا گو، نیک مخلص خاتون تھیں۔چندوں میں باقاعدہ اور مالی قربانی میں بڑھ چڑھ کر حصہ لیتی تھیں۔مرحومہ موصیہ تھیں۔پسماندگان میں میاں کے علاوہ 2 بیٹیاں اور 2 بیٹے شامل ہیں۔

**(3) مکرمہ مبارکہ نصرت منیر صاحبہ اہلیہ مکرم منیر احمد کریم صاحب (مربی سلسلہ نظارت اصلاح وارشاد مرکزیہ ربوہ)**

19/اگست 2024ء کو 57 سال کی عمر میں بقضائے الٰہی وفات پاگئیں۔اِنَّا لِلّٰہِ وَ اِنَّا اِلَیْہِ رَاجِعُوْنَ۔آپ کا تعلق حضرت منشی مہر دین صاحب رضی اللہ عنہ صحابی حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے خاندان سے تھا۔آپ مکرم قریشی محمد شفیع عابد صاحب مرحوم واقف زندگی و درویش قادیان (سابق نائب ناظر اعلیٰ قادیان ومحاسب صدر انجمن احمدیہ قادیان) کی چھوٹی بیٹی اور مکرم قریشی محمد فضل اللہ صاحب مرحوم (سابق نائب ناظر نشرو اشاعت قادیان) کی بہن تھیں۔مرحومہ جولائی 1995ء میں شادی ہو کر قادیان سے لاہور آئیں۔شوہر کے ساتھ میدان عمل میں بچوں، بچیوں اور بڑی عمر کی خواتین کو قرآن کریم بڑے شوق سے پڑھاتی رہیں۔مرحومہ صوم وصلوٰۃ کی پابند، سادہ مزاج، قناعت پسند، خوش اخلاق، خلافت سے والہانہ عقیدت کا تعلق رکھنے والی ایک نیک اور مخلص خاتون تھیں۔واقفین زندگی، عہدیداروں اور مربیان کا بہت احترام کرتی تھیں۔مرحومہ موصیہ تھیں۔پسماندگان میں شوہر کے علاوہ پانچ بیٹیاں شامل ہیں جن میں سے چار بیٹیاں مربیان سے بیاہی ہوئی ہیں۔

**(4) مکرمہ عائشہ گورل صاحبہ (ترکی)**

7/ستمبر 2024ء کو 75 سال کی عمر میں بقضائے الٰہی وفات پاگئیں۔اِنَّا لِلّٰہِ وَاِنَّا اِلَیْہِ رَاجِعُوْنَ۔آپ 1995ء میں احمدی ہوئی تھیں۔آپ کی دو بیٹیاں اور دونوں داماد بھی الحمد للہ احمدی ہیں۔آپ کی بڑی بیٹی مکرمہ یاسمین چیل صاحبہ تقریباً بائیس سال تک ترکی کی صدر لجنہ کے طور پر خدمت کی توفیق پاتی رہی ہیں۔جبکہ آپ کے داماد مکرم قبلائی چیل صاحب ترکی جماعت کے نیشنل صدر رہ چکے ہیں اور اس وقت نیشنل صدر مجلس انصار اللہ کے طور پر خدمت بجالا رہے ہیں۔2002ء میں جب کچھ احمدیوں کو پولیس پکڑ کر لے گئی تو ان میں سے جن تین احمدیوں کو گرفتار کر کے ان پر مقدمہ قائم کیا گیا ان میں اس وقت کے صدر جماعت اور مرحومہ کے داماد مکرم قبلائی چیل صاحب بھی شامل تھے۔اسی طرح ان کی بیٹی یاسمین چیل صاحبہ جو کہ اس وقت صدر لجنہ تھیں پولیس ان سے بھی تفتیش کرتی رہی۔اس وقت ان کی فیملی پر کئی لحاظ سے ایک مشکل وقت تھا۔اس سارے وقت میں اور بعد میں بھی مرحومہ نے بڑے صبر وہمت کا مظاہر کیا۔مرحومہ پنجگانہ نمازوں کی پابند، باقاعدگی سے چندہ دینے والی، بڑی مہمان نواز مخلص خاتون تھیں۔مرحومہ کے خاوند لمبے عرصہ سے الزائمر کے مریض ہیں۔مرحومہ اپنی عمر کے آخری دنوں تک اپنے بڑھاپے کے باوجود ان کی خدمت کرتی رہیں۔

**(5) مکرمہ بشریٰ حفیظ صاحبہ اہلیہ مکرم حفیظ الرحمٰن صاحب (ایڈنبرا۔یوکے)**

24/اگست 2024ء کو بقضائے الٰہی وفات پاگئیں۔اِنَّا لِلّٰہِ وَاِنَّا اِلَیْہِ رَاجِعُوْنَ۔مرحومہ نے 19 سال تک صدر لجنہ ایڈنبرا اور 11 سال تک ریجنل

صدر لجنہ سکاٹ لینڈ کے طور پر خدمت کی توفیق پائی۔ مرحومہ نڈر داعی الی اللہ تھیں۔ 1997ء میں پاکستان اور بھارت کی 50 سالہ تقریب میں شہزادہ چارلس کے ساتھ ایک دعوت میں ملاقات ہوئی تو مکمل بُرقعہ پہن کر شامل ہوئیں۔ جب شہزادہ چارلس نے مصافحہ کے لیے ہاتھ بڑھایا تو انہوں نے ہاتھ ملانے کی بجائے اسلامی اصول کی فلاسفی (انگریزی) ان کے ہاتھ میں تھمادی اور ساتھ کہا کہ ” Please do your highness,read it “۔ آپ کو لجنہ اماء اللہ کی خدمات کے اعتراف کے طور پر 2017ء میں لجنہ اماء اللہ یوکے کی طرف سے حسن کارکردگی کا ایوارڈ بھی دیا گیا۔ مرحومہ صوم وصلوٰۃ کی پابند خدمت خلق کے جذبہ سے سرشار، دعا گو، نیک مخلص اور بزرگ خاتون تھیں۔ پسماندگان میں میاں کے علاوہ 5 بیٹیاں شامل ہیں۔ آپ مکرم مولانا جمیل الرحمٰن رفیق صاحب وکیل التصنیف تحریک جدید ربوہ کی بھابھی تھیں۔ آپ کے شوہر مکرم حفیظ الرحمٰن صاحب لمبا عرصہ صدر جماعت رہ چکے ہیں اور سکاٹ لینڈ کے ابتدائی احمدیوں میں شامل ہیں۔

**(6) مکرم ریاض احمد ہنجرا صاحب ابن مکرم احمد بخش ہنجرا صاحب (امریکہ)**

25/جولائی 2024ء کو 93/سال کی عمر میں بقضائے الٰہی وفات پا گئے۔ اِنَّا لِلّٰہِ وَ اِنَّا اِلَیۡہِ رَاجِعُوۡنَ۔ آپ کو 1950ء کی دہائی کے اوائل میں اپنے والد کے ساتھ حضرت خلیفۃ المسیح الثانی رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے ہاتھ پر بیعت کی توفیق ملی۔ مرحوم کے خاندان کا تعلق کوٹ قاضی نزد ربوہ اور بھوانہ، جھنگ سے تھا۔ آپ نے زرعی یونیورسٹی فیصل آباد سے گریجوایشن مکمل کرنے کے بعد سرکاری ملازمت اختیار کی اور ایوب ایگریکلچر ریسرچ انسٹیٹیوٹ فیصل آباد میں بطور Horticulturalist کام کیا۔ اکتوبر 1953ء میں آپ کی شادی ہوئی۔ 1967ء میں آپ کو حکومتِ پاکستان نے بحرین بھجوایا جہاں آپ نے 1983ء تک 17 سال زراعت کے شعبہ میں ترقیاتی کام کیا۔ اس عرصہ میں مرحوم کو بحرین میں جماعت احمدیہ کے قیام میں اہم کردار ادا کرنے کا موقع ملا اور بطور نیشنل صدر خدمت کی توفیق پائی۔ 1983ء میں آپ کے گھر سے جماعتی لٹریچر، مقامی ممبران کے چندوں کا ریکارڈ اور جماعتی خط و کتابت برآمد ہونے کی وجہ سے آپ کو گرفتار کر لیا گیا اور تقریباً 2 ماہ اسیر راہ مولیٰ ہونے کی سعادت حاصل ہوئی جس کے بعد آپ کو واپس پاکستان بھجوا دیا گیا۔ پاکستان واپسی کے بعد آپ نے سرکاری ملازمت جاری رکھی۔ 1991ء میں ریٹائرمنٹ ہوئی اور 1994ء میں آپ امریکہ منتقل ہوگئے۔ مرحوم اللہ کے فضل سے جماعت کے مخلص اور فعال ممبر تھے اور باقاعدگی سے چندہ ادا کرتے تھے۔ حضور انور کے خطبات باقاعدگی سے سنتے اور نماز جمعہ اور دیگر جماعتی پروگراموں میں شامل ہونے کے لیے مسجد جایا کرتے تھے۔ پسماندگان میں اہلیہ کے علاوہ، 2 بیٹے اور 4 بیٹیاں شامل ہیں۔

اللہ تعالیٰ تمام مرحومین سے مغفرت کا سلوک فرمائے اور انہیں اپنے پیاروں کے قرب میں جگہ دے۔ اللہ تعالیٰ ان کے لواحقین کو صبر جمیل عطا فرمائے اور ان کی خوبیوں کو زندہ رکھنے کی توفیق دے۔ آمین

## ذکرِ خیر

مکرم غلام حسن صاحب آہنگر اننت ناگ کشمیر نہایت ہی پیاری اور ہر دل عزیز شخصیت کے مالک مورخہ 13 جنوری 2025ء کو حرکت قلب بند ہونے کی وجہ سے وفات پا گئے۔

انا للہ وانا الیہ راجعون

آپ مورخہ 20 مئی 1951ء کو اہل حدیث فرقہ سے تعلق رکھنے والے گھر میں پیدا ہوئے۔ اخبار بدر اور کتب حضرت مسیح موعود علیہ السلام کا مطالعہ کرتے رہے۔ آپ ایک سعید فطرت انسان تھے اور حق کی تلاش میں تھے اس لئے اللہ تعالیٰ نے 1995ء میں بیعت کرنے کی توفیق عطا فرمائی۔ بیعت کے بعد آپ کی زندگی میں گویا ایک انقلاب برپا ہوگیا۔ آپ تمام شرائط بیعت پورا کرنے کی کوشش میں لگے رہتے۔ بیعت کے بعد جن مشکلات اور ابتلاؤں کا سامنا کرنا پڑا ان کا احاطہ کرنا مشکل ہے۔ آپ ایک مضبوط چٹان کی طرح حالات کا مقابلہ کرتے رہے۔ موصوف مرحوم ایک کاروباری آدمی تھے، اپنی دکان میں حضرت مسیح موعودؑ اور خلفاء کرام کی تصاویر لگا رکھی تھیں۔ شرائط بیعت بھی lamination کر کے چسپاں کی ہوئی تھی۔ اس سے ان کو اپنے خریداران کو تبلیغ کا موقع مل جاتا تھا۔ 15 سال تک شدید مخالفت کا سامنا کیا پھر اپنی رہائش کے ساتھ ہی دکان کھول لی۔ لیکن یہاں بھی مخالفت کم نہ ہوئی۔ آپ ہمیشہ اللہ پر توکل کرتے، تہجد، پنج گانہ نمازوں کے پابند، عاشق رسول صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم، باحیا، خوش خلقی سے پیش آنے والے انسان تھے۔ آپ اللہ تعالیٰ کے فضل سے موصی تھے اور وفات تک صدر جماعت اسلام آباد کے طور پر خدمت بجالاتے رہے۔ آپ موصوف کو بطور امیر ضلع اننت ناگ خدمت کرنے کی بھی توفیق ملی۔

مورخہ 10 جنوری 2025ء بروز جمعہ دل میں تکلیف محسوس ہوئی اور 11 جنوری 2025ء کو پیس میکر ڈالا گیا۔ لیکن 12 اور 13 جنوری 2025ء کی درمیانی شب کو اپنے مولیٰ حقیقی سے جا ملے۔ اللہ تعالیٰ مرحوم کی مغفرت فرمائے اور جنت الفردوس میں اعلیٰ مقام عطا فرمائے۔ (آمین)

(راجہ جمیل احمد انسپکٹر بدر قادیان بشکریہ محمود احمد رضوی اسلام آباد)

## اعلان نکاح: از حضرت خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز

سیّدنا حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے مؤرخہ 30/نومبر 2024ء بعد نمازِ ظہر و عصر مسجد مبارک اسلام آباد میں درج ذیل 6 نکاحوں کا اعلان فرمایا:

| | |
|---|---|
| (1) | مکرمہ حانیہ سلیم صاحبہ (واقفۂ نو) بنت مکرم سلیم الحق خان صاحب (یوکے) ہمراہ مکرم زرتشت احمد لطیف صاحب (مربی سلسلہ رقیم پریس یوکے) ابن مکرم عبد اللطیف صاحب مرحوم |
| (2) | مکرمہ صوفیہ شنواری صاحبہ (واقفۂ نو) بنت مکرم ناصر گل شنواری صاحب (یوکے) ہمراہ مکرم سعد احمد صاحب (فارغ التحصیل جامعہ احمدیہ یوکے) ابن مکرم نثار گُل شنواری (یوکے) |
| (3) | مکرمہ سدرہ خلّت احمد صاحبہ (واقفۂ نو) بنت مکرم محمود احمد ملک صاحب (واقفِ زندگی الفضل انٹرنیشنل لندن) ہمراہ مکرم سلمان احمد اسد صاحب ابن مکرم محمد اسد اللہ خان صاحب (یوکے) |
| (4) | مکرمہ ماہرہ امتیاز صاحبہ (جرمنی) بنت مکرم امتیاز احمد صاحب (پاکستان) ہمراہ مکرم شاہد نواز صاحب (متعلم جامعہ احمدیہ جرمنی) ابن مکرم محمد نواز صاحب (جرمنی) |
| (5) | مکرمہ امۃ الاوّل صاحبہ (واقفۂ نو) بنت مکرم عبد الغفار صاحب (کارکن جامعہ احمدیہ جرمنی) ہمراہ مکرم سرفراز احمد مسعود صاحب (واقفِ نو) ابن مکرم مسعود احمد صاحب مرحوم (سوئٹزرلینڈ) |
| (6) | مکرمہ انیشہ خان صاحبہ (واقفۂ نو) بنت مکرم راشد ارشد خان صاحب (جرمنی) ہمراہ مکرم عامر احمد خان صاحب ابن مکرم عبد الحیٔ خان صاحب (جرمنی) |

اللہ تعالیٰ یہ اعزاز طرفین کیلئے مبارک فرمائے اور نئے رشتے کے بندھن میں بندھنے والوں کو دین و دنیا کے ثمرات سے نوازے۔ آمین۔

(بشکریہ الفضل انٹرنیشنل 11 نومبر 2024)

☆......☆......☆

**صدر انجمن احمدیہ، انجمن تحریک جدید، انجمن وقف جدید و ذیلی تنظیمات قادیان کے ادارہ جات میں مالی/ کیئرٹیکر/ چوکیدار/ باورچی/ نانبائی/ خادم مسجد گریڈ درجہ چہارم کی ضرورت ہے**

**شرائط**

(1) اُمیدوار کی عمر 40 سال سے زائد اور 18 سال سے کم نہ ہو۔
(2) اُمیدوار کی تعلیم کی کوئی شرط نہیں ہے۔ البتہ تعلیم یافتہ اُمیدوار کو ترجیح دی جائے گی۔
(3) اس اعلان کے بعد 2 ماہ کے اندر جو درخواستیں موصول ہونگی انہیں پر غور ہوگا۔
(4) وہی اُمیدوار خدمت کیلئے لئے جائیں گے جو مرکزی کمیٹی برائے بھرتی کارکنان کے انٹرویو میں کامیاب ہونگے۔
(5) انٹرویو میں کامیابی کی صورت میں اُمیدوار کو نور ہسپتال قادیان سے طبی معائنہ کروانا ہوگا اور صرف وہی اُمیدوار خدمت کے اہل ہوں گے جو نور ہسپتال کے طبی بورڈ کی رپورٹ کے مطابق صحت مند اور تندرست ہوں گے۔
(6) سلیکشن کی صورت میں اُمیدوار کو قادیان میں اپنی رہائش کا انتظام خود کرنا ہوگا۔
(7) سفر خرچ قادیان آمد و رفت و طبی معائنہ کے اخراجات اُمیدوار کے اپنے ذمہ ہوں گے۔

**نوٹ: انٹرویو کی تاریخ سے اُمیدواران کو بعد میں مطلع کیا جائیگا۔**

**مزید معلومات کے لئے رابطہ کریں**

**نظارت دیوان صدر انجمن احمدیہ قادیان پن کوڈ: 143516**

موبائل: 09682627592 , 09888232530 دفتر: 01872-501130

E-mail: diwan@qadian.in

## ذکرِ خیر

خاکسار کی والدہ محترمہ مرجینہ بانو زوجہ مکرم سہراب علی صاحب بنت قاری منیر الدین احمد صاحب مورخہ 9 جنوری 2025ء کو 53 سال کی عمر میں وفات پا گئیں۔ اِنَّا لِلّٰہِ وَاِنَّاۤ اِلَیۡہِ رَاجِعُوۡن۔ مرحومہ نیک صالحہ، نماز باجماعت، تہجد کی پابند، مہمان نواز اور ملنسار خاتون تھیں۔ باقاعدگی سے بیت الدعا جایا کرتی تھیں۔ قارئین بدر سے مرحومہ کی مغفرت و بلندیٔ درجات کے لئے دعا کی درخواست ہے۔

(مزمل حق کارکن دفتر ہفت روزہ اخبار بدر)

میں آپ کو نصیحت کرتا ہوں کہ آپ صرف اس بات پر مطمئن نہ ہوجائیں کہ آپ نے حضرت مسیح موعود و مہدی موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کو قبول کرلیا ہے
جن کی آمد کی پیشگوئی ہمارے پیارے نبی حضرت محمد صلی اللہ علیہ وسلم نے خود فرمائی تھی
بلکہ آپ کو بیعت کی تمام شرائط پر عمل کرنے کی کوشش بھی کرنی چاہئے

ہر شرط بیعت اپنے اندر بے شمار حکمتیں رکھتی ہے، ایک احمدی کو اپنے ایمان کو زندہ رکھنے کے لیے ان میں سے ہر ایک شرط پر خوب غور وفکر کرتے رہنا چاہئے

میں آپ کو تبلیغ کے حوالہ سے آپ کی ذمہ داریوں کی یاددہانی کرواتا ہوں کہ تبلیغ ہر احمدی مسلمان کا فرض ہے
تبلیغ کے لیے حکمت سے منصوبے اور اسلام احمدیت کے پُرامن اور محبت بھرے پیغام کو سرینام کے لوگوں تک پہنچانے کے مؤثر پروگرام بنائیں

میں آپ کو تاکید کرتا ہوں کہ خلافت احمدیہ کے الٰہی نظام کو ہمیشہ اولین ترجیح دیں یاد رکھیں کہ جماعت کی ترقی، اشاعتِ اسلام اور عالمی امن کا قیام بھی درحقیقت نظام خلافت سے ہی وابستہ ہے
لہٰذا میں آپ کو خلیفہ وقت کے ساتھ مضبوط تعلق قائم کرنے اور ہمیشہ وفادار رہنے کی تلقین کرتا ہوں

میں ہر احمدی کو یہ بھی نصیحت کرتا ہوں کہ وہ باقاعدگی سے ایم ٹی اے دیکھیں اور اس سے فائدہ اٹھائیں
خصوصی طور پر آپ میرے خطبات جمعہ کو باقاعدگی سے سنیں اور دیگر مواقع پر بیان کی گئی باتوں پر بھی عمل کریں

## سیّدنا حضرت خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کا جماعت احمدیہ سُرینام کے جلسہ سالانہ 2024ء کے موقع پر بصیرت افروز پیغام کا اُردو مفہوم

پیارے احباب جماعت احمدیہ سُرینام!

السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ

مجھے اس بات کی بہت خوشی ہے کہ آپ اپنا 43 واں سالانہ جلسہ مورخہ 20، 21 اور 22 ستمبر 2024ء کو منعقد کر رہے ہیں۔ میری دعا ہے کہ اللہ تعالیٰ آپ کے جلسہ کو ہر لحاظ سے کامیاب کرے اور آپ سب اس منفرد و مقدس اجتماع میں شامل ہوکر بے پناہ روحانی فوائد اور بے شمار برکتیں حاصل کریں۔

یہ بہت ضروری ہے کہ آپ جلسہ سالانہ میں شامل ہونے کے مقصد کو مکمل طور پر سمجھیں۔ حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام نے فرمایا: ’’اس جلسہ کو معمولی انسانی جلسوں کی طرح خیال نہ کریں۔ یہ وہ امر ہے جس کی خالص تائید حق اور اعلاء کلمہ اسلام پر بنیاد ہے۔ اس سلسلہ کی بنیادی اینٹ خدا تعالیٰ نے اپنے ہاتھ سے رکھی ہے اور اس کے لیے قومیں طیار کی ہیں جو عنقریب اس میں آملیں گی کیونکہ یہ اس قادر کا فعل ہے جس کے آگے کوئی بات انہونی نہیں۔‘‘

(اشتہار 27 دسمبر 1892ء، مجموعہ اشتہارات جلد ا صفحہ 361، ایڈیشن 2019ء)

لہٰذا جلسہ مادی فوائد حاصل کرنے یا تفریح کی جگہ نہیں ہے بلکہ اس کے روحانی ماحول سے فائدہ اٹھانے اور اپنی اخلاقی اصلاح کرنے کی کوشش کا موقع ہے۔ اس حوالہ سے حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام نے ہمیں مزید یاددہانی یوں کروائی ہے: ’’اس جلسہ کے اغراض میں سے بڑی غرض تو یہ ہے کہ تا ہر ایک مخلص کو بالمواجہ دینی فائدہ اٹھانے کا موقع ملے اور ان کے معلومات وسیع ہوں اور خدا تعالیٰ کے فضل و توفیق سے ان کی معرفت ترقی پذیر ہو۔ پھر اس کے ضمن میں یہ بھی فوائد ہیں کہ اس ملاقات سے تمام بھائیوں کا تعارف بڑھے گا اور اس جماعت کے تعلقات اخوت استحکام پذیر ہوں گے......‘‘

(اشتہار 27 دسمبر 1892ء، مجموعہ اشتہارات جلد 1 صفحہ 360، ایڈیشن 2019ء)

لہٰذا جلسہ کے دوران فضول باتوں میں ملوث نہ ہوں بلکہ مسلسل دعاؤں، استغفار اور نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم پر درود بھیجنے میں مشغول رہیں۔ مختلف علمائے سلسلہ کی تقریروں کو توجہ سے سنیں، اسلام کی تعلیمات کے بارے میں اپنے علم اور فہم کو بڑھائیں اور اس طرح ہر قسم کی برکتیں حاصل کریں۔ اپنی تمام تر استعدادوں اور صلاحیتوں کو استعمال کرتے ہوئے اپنی روحانی حالت کو اس مقام تک بلند کرنے کی کوشش کریں جس کی توقع حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام نے اپنی جماعت کے افراد سے کی تھی۔

میں آپ کو نصیحت کرتا ہوں کہ آپ صرف اس بات پر مطمئن نہ ہوجائیں کہ آپ نے حضرت مسیح موعود و مہدی موعود علیہ الصلوٰۃ و السلام کو قبول کرلیا ہے جن کی آمد کی پیشگوئی ہمارے پیارے نبی حضرت محمد صلی اللہ علیہ وسلم نے خود فرمائی تھی۔ بلکہ آپ کو بیعت کی تمام شرائط پر عمل کرنے کی کوشش بھی کرنی چاہیے۔

یہ شرائط بیعت آپ کی زندگی کی مشعل راہ ہونی چاہئیں اور اگر آپ اپنے آپ کو ان شرائط کے مطابق ڈھالیں، خود احتسابی کرتے ہوئے اپنے روزمرہ کے کاموں اور اعمال کا دوبارہ جائزہ لیں تو آپ نہ صرف زیادہ بہتر احمدی مسلمان بن سکتے ہیں بلکہ آپ دنیا میں ایک حقیقی روحانی انقلاب بھی پیدا کرسکتے ہیں۔ ہر شرط بیعت اپنے اندر بے شمار حکمتیں رکھتی ہے۔ ایک احمدی کو اپنے ایمان کو زندہ رکھنے کے لیے ان میں سے ہر ایک شرط پر خوب غور وفکر کرتے رہنا چاہیے۔

میں آپ کو تاکید کرتا ہوں کہ خلافت احمدیہ کے الٰہی نظام کو ہمیشہ اولین ترجیح دیں۔ یاد رکھیں کہ جماعت کی ترقی، اشاعتِ اسلام اور عالمی امن کا قیام بھی درحقیقت نظام خلافت سے ہی وابستہ ہے۔ لہٰذا میں آپ کو خلیفہ وقت کے ساتھ مضبوط تعلق قائم کرنے اور ہمیشہ وفادار رہنے کی تلقین کرتا ہوں۔ میں ہر احمدی کو یہ بھی نصیحت کرتا ہوں کہ وہ باقاعدگی سے ایم ٹی اے دیکھیں اور اس سے فائدہ اٹھائیں۔ خصوصی طور پر آپ میرے خطبات جمعہ کو باقاعدگی سے سنیں اور دیگر مواقع پر بیان کی گئی باتوں پر بھی عمل کریں۔ دراصل ایم ٹی اے آپ کو خلافت کے ساتھ براہ راست اور ایک مستقل تعلق برقرار رکھنے کا موقع دیتا ہے۔

میں آپ کو تبلیغ کے حوالہ سے آپ کی ذمہ داریوں کی یاددہانی کرواتا ہوں کہ تبلیغ ہر احمدی مسلمان کا فرض ہے۔ تبلیغ کے لیے حکمت سے منصوبے اور اسلام احمدیت کے پُرامن اور محبت بھرے پیغام کو سرینام کے لوگوں تک پہنچانے کے مؤثر پروگرام بنائیں۔ اللہ آپ کو ایسا کرنے کی توفیق دے۔

آخر پر میں دعا کرتا ہوں کہ اللہ تعالیٰ آپ کے جلسہ کو ہر لحاظ سے کامیاب کرے اور آپ سب کو اپنے ایمان مضبوط اور تازہ کرنے کی توفیق عطا فرمائے۔ اللہ تعالیٰ آپ کی زندگیوں میں تقویٰ میں بہتری، نیک سلوک اور اسلام اور انسانیت کی خدمت کی طرف حقیقی تبدیلی لائے۔ اللہ آپ پر رحم کرے۔

(بشکریہ الفضل انٹرنیشنل 2 نومبر 2024ء)


# داخلہ دار الصناعت قادیان

(احمدی طلباء متوجہ ہوں داخلہ شروع ہے)

(Ahmadiyya Vocational Training Centre)

دارالصناعت قادیان کا قیام حضرت خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کی منظوری وخصوصی راہ نمائی سے 2010ء میں ہوا۔ ادارہ کا خاص مقصد احمدی طلباء کو ہنر مند بنانا اور ٹیکنیکل کورس سکھا کر روزگار کے مواقع پیدا کرنا ہے۔ دار الصناعت قادیان سرکاری ادارہ NSIC دہلی اور ISO رجسٹرڈ ہے۔ جس میں ایک سال کے مندرجہ ذیل کورس کروائے جاتے ہیں۔

(1)Computer applications (2)Plumbling (3)Electrician(4)Welding (5)Motor vehicle (6)Diesel mechanic (7)AC and Refrigerator

بیرون قادیان سے آنے والے احمدی طلباء کے لیے Hostel و Mess کا انتظام موجود ہے۔ رہائش اور Food کی کوئی فیس نہیں ہے۔ صرف کورس کی بورڈ فیس آسان اقساط میں لی جاتی ہے۔ ایسے احمدی نوجوان جو اپنے اسکول کی تعلیم مکمل نہیں کرسکے یا 8th اور 10th کے بعد ٹیکنیکل کورس کرنے کے خواہشمند ہوں داخلہ کے لیے جلد رابطہ کریں۔ احمدی بچوں کی دینی تعلیم کا بھی انتظام موجود ہے۔ اسکے علاوہ روزانہ Personality development و English Speaking کی کلاس بھی لی جاتی ہے۔ نئے سیشن 26-2025 کے لئے داخلہ شروع ہوگیا ہے۔ جس کی کلاسز 16 جولائی 2025 سے شروع ہوں گی۔ مزید معلومات کے لیے مندرجہ ذیل نمبرز و email id پر رابطہ کرسکتے ہیں۔

darulsanaat.qadian@gmail.com

9872725895,8604024043

(پرنسپل دار الصناعت قادیان)


خدا تعالیٰ نے مجھ کو اس زمانہ کی اصلاح کیلئے بھیجا ہے
تا وہ غلطیاں جو بجز خدا تعالیٰ کی خاص تائید کے نکل نہیں سکتی تھیں
وہ مسلمانوں کے خیالات سے نکالی جائیں
اور منکرین کو سچے اور زندہ خدا کا ثبوت دیا جائے
اور اسلام کی عظمت اور حقیقت تازہ نشانوں سے ثابت کی جائے

(روحانی خزائن، جلد6، برکات الدعاء، صفحہ 24)

ارشاداتِ عالیہ سیّدنا حضرت مسیح موعود و مہدی معہود علیہ الصّلوٰۃ و السّلام

**وصایا** منظوری سے قبل اس لیے شائع کی جاتی ہیں کہ اگر کسی صاحب کو کسی وصیت پر کوئی اعتراض ہوتو وہ تاریخ اشاعت سے ایک ماہ کے اندر دفتر بہشتی مقبرہ کو مطلع کرے۔ (سیکرٹری مجلس کارپرداز قادیان)

**مسل نمبر** 12127: میں روشنی حارث زوجہ مکرم محمد اودے صاحب قوم احمدی مسلمان طالبہ علم تاریخ پیدائش 27 دسمبر 1991ء پیدائشی احمدی ساکن: Kabirim74، حیفا اسرائیل بقائمی ہوش وحواس بلاجبر واکراہ آج بتاریخ 8 مارچ 2024ء وصیت کرتی ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائداد منقولہ وغیر منقولہ کے 1/10 حصّہ کی مالک صدرانجمن احمدیہ قادیان بھارت ہوگی۔ خاکسار کی اس وقت جائداد مندرجہ ذیل ہے۔ زیور طلائی: ایک عدد چین، دو جوڑی کان کی بالیاں، رنگ ایک عدد (تمام زیورات 21 کیریٹ) چین دو عدد، ایک عدد انگوٹھی (14 کیریٹ)۔ میرا گزارہ آمداز جیب خرچ ماہوار 300 اسرائیلی شیقل ہے۔ میں اقرار کرتی ہوں کہ جائداد کی آمد پر حصّہ آمد بشرح چندہ عام 1/16 اور ماہوار آمد پر 1/10 حصّہ تازیست حسب قواعد صدرانجمن احمدیہ قادیان، بھارت کو ادا کرتی رہوں گی اور اگر کوئی جائداد اسکے بعد پیدا کروں تو اس کی بھی اطلاع مجلس کارپرداز کو دیتی رہوں گی اور میری یہ وصیت اس پر بھی حاوی ہوگی۔ میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے نافذ کی جائے۔

گواہ : راشد الامۃ : روشنی حارث گواہ : محمد اودے

**مسل نمبر** 12128: میں طاہرہ شمس بنت مکرم شمس الدین صاحب قوم احمدی مسلمان طالبہ علم تاریخ پیدائش 7 مارچ 2005ء پیدائشی احمدی ساکن: کبابیر حیفا اسرائیل بقائمی ہوش وحواس بلاجبر واکراہ آج بتاریخ: 22 اکتوبر 2024ء وصیت کرتی ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائداد منقولہ وغیر منقولہ کے 1/10 حصّہ کی مالک صدرانجمن احمدیہ قادیان بھارت ہوگی۔ خاکسار کی اسوقت کوئی جائداد نہیں ہے۔ میرا گزارہ آمداز جیب خرچ ماہوار -/800 اسرائیلی شیقل ہے۔ میں اقرار کرتی ہوں کہ جائداد کی آمد پر حصّہ آمد بشرح چندہ عام 1/16 اور ماہوار آمد پر 1/10 حصّہ تازیست حسب قواعد صدرانجمن احمدیہ قادیان، بھارت کو ادا کرتی رہوں گی اور اگر کوئی جائداد اسکے بعد پیدا کروں تو اس کی بھی اطلاع مجلس کارپرداز کو دیتی رہوں گی اور میری یہ وصیت اس پر بھی حاوی ہوگی۔ میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے نافذ کی جائے۔

گواہ : شمس الدین الامۃ : طاہرہ شمس گواہ : راشد خطاب

**مسل نمبر** 12129: میں Yusia Khaulla Rashed Khattab بنت مکرم راشد خطاب صاحب قوم احمدی مسلمان طالبہ علم تاریخ پیدائش: 17 جون 2006ء ساکن Kabireen33 کبابیر حیفا اسرائیل پیدائشی احمدی بقائمی ہوش وحواس بلاجبر واکراہ آج بتاریخ: 17 جولائی 2024ء وصیت کرتی ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائداد منقولہ وغیر منقولہ کے 1/10 حصّہ کی مالک صدرانجمن احمدیہ قادیان بھارت ہوگی۔ خاکسار کی اسوقت کوئی جائداد نہیں ہے۔ میرا گزارہ آمداز جیب خرچ ماہوار -/300 روپے ہے۔ میں اقرار کرتی ہوں کہ جائداد کی آمد پر حصّہ آمد بشرح چندہ عام 1/16 اور ماہوار آمد پر 1/10 حصّہ تازیست حسب قواعد صدرانجمن احمدیہ قادیان، بھارت کو ادا کرتی رہوں گی اور اگر کوئی جائداد اسکے بعد پیدا کروں تو اس کی بھی اطلاع مجلس کارپرداز کو دیتی رہوں گی اور میری یہ وصیت اس پر بھی حاوی ہوگی۔ میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے نافذ کی جائے۔

گواہ : راشد الامۃ: Yusia Khaulla Rashed Khattab گواہ : شمس الدین

**مسل نمبر** 12130: میں آصفہ علی ماہین بنت مکرم علی حسن صاحب قوم احمدی مسلمان طالبہ علم تاریخ پیدائش: 6 مارچ 2004ء پیدائشی احمدی ساکن: محلہ طاہر قادیان ضلع گورداسپور صوبہ پنجاب بقائمی ہوش وحواس بلاجبر واکراہ آج بتاریخ 1 جنوری 2025 وصیت کرتی ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائداد منقولہ وغیر منقولہ کے 1/10 حصّہ کی مالک صدرانجمن احمدیہ قادیان بھارت ہوگی۔ خاکسار کی اس وقت کوئی جائداد نہیں ہے۔ میرا گزارہ آمداز جیب خرچ ماہوار -/500 روپے ہے۔ میں اقرار کرتی ہوں کہ جائداد کی آمد پر حصّہ آمد بشرح چندہ عام 1/16 اور ماہوار آمد پر 1/10 حصّہ تازیست حسب قواعد صدرانجمن احمدیہ قادیان، بھارت کو ادا کرتی رہوں گی اور اگر کوئی جائداد اسکے بعد پیدا کروں تو اس کی بھی اطلاع مجلس کارپرداز کو دیتی رہوں گی اور میری یہ وصیت اس پر بھی حاوی ہوگی۔ میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے نافذ کی جائے۔

گواہ : علی حسن الامۃ : آصفہ علی ماہین گواہ : سید اعجاز احمد

**مسل نمبر** 12131: میں امۃ السلام زوجہ مکرم شیخ ذاکر احمد صاحب قوم احمدی مسلمان پیشہ خانہ داری تاریخ پیدائش: 1 جنوری 1981ء پیدائشی احمدی ساکن: Dahani Gadiya Charampa بھدرک صوبہ اڈیشہ بقائمی ہوش وحواس بلاجبر واکراہ آج بتاریخ 19 اکتوبر 2024ء وصیت کرتی ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائداد منقولہ وغیر منقولہ کے 1/10 حصّہ کی مالک صدرانجمن احمدیہ قادیان بھارت ہوگی۔ خاکسار کی اس وقت جائداد مندرجہ ذیل ہے۔ زیور طلائی: ایک عدد ہار، ایک عدد چین، ایک منگل سوتر، دو جوڑی کان کی بالی، 3 جوڑی کان کا پھول، 3 عدد انگوٹھی (تمام زیورات 7 تولہ 22 کیریٹ)۔ زیور نقرئی: 3 جوڑی پائل 50 گرام، حق مہر -/35,000 روپے۔ میرا گزارہ آمداز جیب خرچ ماہوار -/500 روپے ہے۔ میں اقرار کرتی ہوں کہ جائداد کی آمد پر حصّہ آمد بشرح چندہ عام 1/16 اور ماہوار آمد پر 1/10 حصّہ تازیست حسب قواعد صدرانجمن احمدیہ قادیان، بھارت کو ادا کرتی رہوں گی اور اگر کوئی جائداد اسکے بعد پیدا کروں تو اس کی بھی اطلاع مجلس کارپرداز کو دیتی رہوں گی اور میری یہ وصیت اس پر بھی حاوی ہوگی۔ میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے نافذ کی جائے۔

گواہ : افتخار احمد احمدی الامۃ : امۃ السلام گواہ : شیخ ذاکر احمد

**مسل نمبر** 12132: میں روشنی احمد زوجہ مکرم شیخ خالد احمد صاحب قوم احمدی مسلمان پیشہ خانہ داری تاریخ پیدائش: 8 اپریل 1993ء تاریخ بیعت: مئی 2011ء ساکن: Chadakmahala بھدرک پرانا بازار صوبہ اڈیشہ بقائمی ہوش وحواس بلاجبر واکراہ آج بتاریخ: 18 اکتوبر 2024ء وصیت کرتی ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائداد منقولہ وغیر منقولہ کے 1/10 حصّہ کی مالک صدرانجمن احمدیہ قادیان بھارت ہوگی۔ خاکسار کی اس وقت جائداد مندرجہ ذیل ہے۔ حق مہر: 30 ہزار روپے۔ میرا گزارہ آمداز تجارت ماہوار -/2,000 روپے ہے۔ میں اقرار کرتی ہوں کہ جائداد کی آمد پر حصّہ آمد بشرح چندہ عام 1/16 اور ماہوار آمد پر 1/10 حصّہ تازیست حسب قواعد صدرانجمن احمدیہ قادیان، بھارت کو ادا کرتی رہوں گی اور اگر کوئی جائداد اسکے بعد پیدا کروں تو اس کی بھی اطلاع مجلس کارپرداز کو دیتی رہوں گی اور میری یہ وصیت اس پر بھی حاوی ہوگی۔ میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے نافذ کی جائے۔

گواہ : شیخ خالد احمد الامۃ : روشنی احمد گواہ : افتخار احمد احمدی

**مسل نمبر** 12133: میں محمد شوکت اللہ احمد ولد مکرم ایم ایس احمدی صاحب قوم احمدی مسلمان پیشہ تجارت تاریخ پیدائش: 12 اگست 1962ء پیدائشی احمدی ساکن: فلیٹ نمبر 4، Alfked street، رچمنڈ ٹاؤن بنگلور بقائمی ہوش وحواس بلاجبر واکراہ آج بتاریخ 2 دسمبر 2024ء وصیت کرتا ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائداد منقولہ وغیر منقولہ کے 1/10 حصّہ کی مالک صدرانجمن احمدیہ قادیان بھارت ہوگی۔ خاکسار کی اس وقت جائیداد مندرجہ ذیل ہے۔ (1) فیٹ نمبر 4 دارالسلام ہاؤس نمبر 26 الفرڈ سٹریٹ رچمنڈ ٹاؤن بنگلور (2) فلیٹ نمبر 11 دارالسلام ہاؤس نمبر 26 الفرڈ سٹریٹ رچمنڈ ٹاؤن بنگلور۔ میرا گزارہ آمداز تجارت ماہوار -/2,30,000 روپے ہے۔ میں اقرار کرتا ہوں کہ جائداد کی آمد پر حصّہ آمد بشرح چندہ عام 1/16 اور ماہوار آمد پر 1/10 حصّہ تازیست حسب قواعد صدرانجمن احمدیہ قادیان، بھارت کو ادا کرتا رہوں گا اور اگر کوئی جائداد اس کے بعد پیدا کروں تو اس کی بھی اطلاع مجلس کارپرداز کو دیتا رہوں گا اور میری یہ وصیت اس پر بھی حاوی ہوگی۔ میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے نافذ کی جائے۔

گواہ : شیخ آفتاب احمد العبد : محمد شوکت اللہ احمد گواہ : عمر عبدالقدیر

**مسل نمبر** 12134: میں عاصفہ جمال سی جی بنت مکرم سی جی جمال الدین صاحب قوم احمدی مسلمان طالبہ علم تاریخ پیدائش: 21 اپریل 2005ء پیدائشی احمدی ساکن: تروزام کن، پالگھاٹ صوبہ کیرالہ بقائمی ہوش و حواس بلاجبر واکراہ آج بتاریخ 26 اکتوبر 2024ء وصیت کرتی ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائداد منقولہ وغیر منقولہ کے 1/10 حصّہ کی مالک صدرانجمن احمدیہ قادیان بھارت ہوگی۔ خاکسار کی اس وقت کوئی جائداد نہیں ہے۔ میرا گزارہ آمداز جیب خرچ ماہوار -/500 روپے ہے۔ میں اقرار کرتی ہوں کہ جائداد کی آمد پر حصّہ آمد بشرح چندہ عام 1/16 اور ماہوار آمد پر 1/10 حصّہ تازیست حسب قواعد صدرانجمن احمدیہ قادیان، بھارت کو ادا کرتی رہوں گی اور اگر کوئی جائداد اسکے بعد پیدا کروں تو اس کی بھی اطلاع مجلس کارپرداز کو دیتی رہوں گی اور میری یہ وصیت اس پر بھی حاوی ہوگی۔ میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے نافذ کی جائے۔

گواہ : کے قمرالدین الامۃ : عاصفہ جمال سی جی گواہ : کے عبدالسلام

**مسل نمبر** 12135: میں طاہر احمد ولد مکرم ڈاکٹر نظار احمد صاحب قوم احمدی مسلمان پیشہ ملازمت تاریخ پیدائش: 30 اکتوبر 1993ء پیدائشی احمدی ساکن: ہاؤس نمبر 15 کوٹھی دارالسلام قادیان بقائمی ہوش وحواس بلا جبر واکراہ آج بتاریخ: 5 فروری 2024ء وصیت کرتا ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائداد منقولہ وغیر منقولہ کے 1/10 حصّہ کی مالک صدرانجمن احمدیہ قادیان بھارت ہوگی۔ خاکسار کی اسوقت کوئی جائیداد نہیں ہے۔ میرا گزارہ آمداز ملازمت ماہوار -/9,691 روپے ہے۔ میں اقرار کرتا ہوں کہ جائداد کی آمد پر حصّہ آمد بشرح چندہ عام 1/16 اور ماہوار آمد پر 1/10 حصّہ تازیست حسب قواعد صدرانجمن احمدیہ قادیان، بھارت کو ادا کرتا رہوں گا اور اگر کوئی جائداد اس کے بعد پیدا کروں تو اس کی بھی اطلاع مجلس کارپرداز کو دیتا رہوں گا اور میری یہ وصیت اس پر بھی حاوی ہوگی۔ میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے نافذ کی جائے۔

گواہ : مبارک احمد العبد : طاہر احمد گواہ : نظار احمد

**مسل نمبر** 12136: میں عمر محمد ولد مکرم برکت خان صاحب مرحوم صاحب قوم احمدی مسلمان پیشہ کاشت کاری تاریخ پیدائش: 1 جنوری 1974ء پیدائشی احمدی ساکن: ڈاکخانہ ساندھن ضلع آگرہ صوبہ یوپی بقائمی ہوش و حواس بلاجبر واکراہ آج بتاریخ: 28 نومبر 2024ء وصیت کرتا ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائداد منقولہ وغیر منقولہ کے 1/10 حصّہ کی مالک صدرانجمن احمدیہ قادیان بھارت ہوگی۔ خاکسار کی اس وقت جائیداد مندرجہ ذیل ہے: (1) ایک مکان واقع ساندھن تین وِسے پر مشتمل (2) کل زمین 15 بیگھا (قابل کاشت اور غیر قابل کاشت ملاکر) میرا گزارہ آمداز کاشت کاری ماہوار 10 ہزار پانچ سو روپے ہے۔ میں اقرار کرتا ہوں کہ جائداد کی آمد پر حصّہ آمد بشرح چندہ عام 1/16 اور ماہوار آمد پر 1/10 حصّہ تازیست حسب قواعد صدرانجمن احمدیہ قادیان،

بھارت کوادا کرتا رہوں گا اور اگر کوئی جائداد اس کے بعد پیدا کروں تو اس کی بھی اطلاع مجلس کارپرداز کو دیتا رہوں گا اور میری یہ وصیت اس پر بھی حاوی ہوگی۔ میری یہ وصیت تاریخ منظوری سے نافذ کی جائے۔

گواہ : سید عبدالہادی کاشف    العبد : عمر محمد    گواہ : منصور احمد

**مسل نمبر** 12137: میں نفیسہ بیگم زوجہ مکرم عبدالمجید خان صاحب قوم احمدی مسلمان پیشہ خانہ داری تاریخ پیدائش: یکم جنوری 1969ء تاریخ بیعت: 1980ء ساکن: ڈاکخانہ ساندھن ضلع آگرہ صوبہ یوپی بقائمی ہوش وحواس بلاجبر واکراہ آج بتاریخ: 28 نومبر 2024ء وصیت کرتی ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائداد منقولہ وغیر منقولہ کے 1/10 حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ قادیان بھارت ہوگی۔ خاکسار کی اس وقت جائداد مندرجہ ذیل ہے۔ زیور طلائی: کان کی بالی ایک جوڑی ڈھائی گرام 22 کیریٹ۔ زیور نقرئی: دوعدد پائل 300 گرام حق مہر دو ہزار ایک سو روپے میرا گزارہ آمد از جیب خرچ ماہوار -/500 روپے ہے۔ میں اقرار کرتی ہوں کہ جائداد کی آمد پر حصہ آمد بشرح چندہ عام 1/16 اور ماہوار آمد پر 1/10 حصہ تازیست حسب قواعد صدر انجمن احمدیہ قادیان، بھارت کوادا کرتی رہوں گی اور اگر کوئی جائداد اسکے بعد پیدا کروں تو اس کی بھی اطلاع مجلس کارپرداز کو دیتی رہوں گی اور میری یہ وصیت اس پر بھی حاوی ہوگی۔ میری یہ وصیت تاریخ منظوری سے نافذ کی جائے۔

گواہ : منصور احمد    الامۃ : نفیسہ بیگم    گواہ : اظہر احمد

**مسل نمبر** 12138: میں رخسار بیگم زوجہ مکرم عرفان احمد ملکانہ صاحب قوم احمدی مسلمان پیشہ خانہ داری عمر 42 سال پیدائشی احمدی ساکن: ڈاکخانہ ساندھن صوبہ یوپی بقائمی ہوش وحواس بلاجبر واکراہ آج بتاریخ: 28 نومبر 2024ء وصیت کرتی ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائداد منقولہ وغیر منقولہ کے 1/10 حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ قادیان بھارت ہوگی۔ خاکسار کی اس وقت جائداد مندرجہ ذیل ہے۔ زیور طلائی: ایک جوڑی جھمکا 7 گرام، ایک کنڈل 2 گرام، ٹیکہ 3 گرام، لاکٹ 5 گرام، ایک انگوٹھی ڈھائی گرام (تمام زیورات 22 کیریٹ) زیور نقرئی: 500 گرام۔ حق مہر: 20 ہزار روپے۔ میرا گزارہ آمد از جیب خرچ ماہوار -/700 روپے ہے۔ میں اقرار کرتی ہوں کہ جائداد کی آمد پر حصہ آمد بشرح چندہ عام 1/16 اور ماہوار آمد پر 1/10 حصہ تازیست حسب قواعد صدر انجمن احمدیہ قادیان، بھارت کوادا کرتی رہوں گی اور اگر کوئی جائداد اسکے بعد پیدا کروں تو اس کی بھی اطلاع مجلس کارپرداز کو دیتی رہوں گی اور میری یہ وصیت اس پر بھی حاوی ہوگی۔ میری یہ وصیت تاریخ منظوری سے نافذ کی جائے۔

گواہ : منصور احمد    الامۃ : رخسار احمد    گواہ : عرفان احمد

**مسل نمبر** 12139: میں افسانہ بیگم زوجہ مکرم رئیس احمد صاحب قوم احمدی مسلمان پیشہ خانہ داری تاریخ پیدائش 1 جنوری 1988ء تاریخ بیعت 2008ء ساکن: ڈاکخانہ ساندھن ضلع آگرہ صوبہ یوپی بقائمی ہوش وحواس بلاجبر واکراہ آج بتاریخ: 28 نومبر 2024ء وصیت کرتی ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائداد منقولہ وغیر منقولہ کے 1/10 حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ قادیان بھارت ہوگی۔ خاکسار کی اس وقت جائداد مندرجہ ذیل ہے۔ زیور طلائی: ایک عدد انگوٹھی ڈھائی گرام 22 کیریٹ، زیور نقرئی: ایک عدد پائل 125 گرام حق مہر 40 ہزار روپے بذمہ خاوند۔ میرا گزارہ آمد خورونوش ماہوار -/500 روپے ہے۔ میں اقرار کرتی ہوں کہ جائداد کی آمد پر حصہ آمد بشرح چندہ عام 1/16 اور ماہوار آمد پر 1/10 حصہ تازیست حسب قواعد صدر انجمن احمدیہ قادیان، بھارت کوادا کرتی رہوں گی اور اگر کوئی جائداد اسکے بعد پیدا کروں تو اس کی بھی اطلاع مجلس کارپرداز کو دیتی رہوں گی اور میری یہ وصیت اس پر بھی حاوی ہوگی۔ میری یہ وصیت تاریخ منظوری سے نافذ کی جائے۔

گواہ : منصور احمد    الامۃ : افسانہ بیگم    گواہ : بشارت خان

**مسل نمبر** 12140: میں اظہر احمد ولد مکرم عبدالمجید خان صاحب قوم احمدی مسلمان پیشہ عارضی ملازمت تاریخ پیدائش: 2 اکتوبر 1999ء پیدائشی احمدی ساکن: ڈاکخانہ ساندھن ضلع آگرہ صوبہ یوپی بقائمی ہوش وحواس بلاجبر واکراہ آج بتاریخ: 28 نومبر 2024ء وصیت کرتا ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائداد منقولہ وغیر منقولہ کے 1/10 حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ قادیان بھارت ہوگی۔ خاکسار کی اس وقت کوئی جائیداد نہیں ہے۔ میرا گزارہ آمد از عارضی ملازمت ماہوار -/5,000 روپے ہے۔ میں اقرار کرتا ہوں کہ جائداد کی آمد پر حصہ آمد بشرح چندہ عام 1/16 اور ماہوار آمد پر 1/10 حصہ تازیست حسب قواعد صدر انجمن احمدیہ قادیان، بھارت کوادا کرتا رہوں گا اور اگر کوئی جائداد اس کے بعد پیدا کروں تو اس کی بھی اطلاع مجلس کارپرداز کو دیتا رہوں گا اور میری یہ وصیت اس پر بھی حاوی ہوگی۔ میری یہ وصیت تاریخ منظوری سے نافذ کی جائے۔

گواہ : سید عبدالہادی کاشف    العبد : اظہر احمد    گواہ : ناصر احمد

**مسل نمبر** 12141: میں روبینہ بنت مکرم سلیم خان صاحب قوم احمدی مسلمان طالبہ علم تاریخ پیدائش: 2 فروری 2005ء پیدائشی احمدی ساکن: بلکشمی پور لالا پوسٹ آفس Mankenda، آگرہ صوبہ یوپی بقائمی ہوش وحواس بلاجبر واکراہ آج بتاریخ 5 دسمبر 2024ء وصیت کرتی ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائداد منقولہ وغیر منقولہ کے 1/10 حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ قادیان بھارت ہوگی۔ خاکسار کی اس وقت کوئی جائداد نہیں ہے۔ میرا گزارہ آمد از جیب خرچ ماہوار -/500 روپے ہے۔ میں اقرار کرتی ہوں کہ جائداد کی آمد پر حصہ آمد بشرح چندہ عام 1/16 اور ماہوار آمد پر 1/10 حصہ تازیست حسب قواعد صدر انجمن احمدیہ قادیان، بھارت کوادا کرتی رہوں گی اور اگر کوئی جائداد اسکے بعد پیدا کروں تو اس کی بھی اطلاع مجلس کارپرداز کو دیتی رہوں گی اور میری یہ وصیت اس پر بھی حاوی ہوگی۔ میری یہ وصیت تاریخ منظوری سے نافذ کی جائے۔

گواہ : سلیم خان    الامۃ : روبینہ    گواہ : بشارت خان

**مسل نمبر** 12142: میں سرفراز احمد ولد مکرم شیر محمد صاحب قوم احمدی مسلمان پیشہ عارضی ملازمت تاریخ پیدائش: 20 ستمبر 2004ء پیدائشی احمدی ساکن: صالح نگر ڈاکخانہ بڑورضلع آگرہ صوبہ یوپی بقائمی ہوش و حواس بلاجبر واکراہ آج بتاریخ 4 دسمبر 2024ء وصیت کرتا ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائداد منقولہ و غیر منقولہ کے 1/10 حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ قادیان بھارت ہوگی۔ خاکسار کی اس وقت کوئی جائیداد نہیں ہے۔ میرا گزارہ آمد از عارضی ملازمت ماہوار -/4,600 روپے ہے۔ میں اقرار کرتا ہوں کہ جائداد کی آمد پر حصہ آمد بشرح چندہ عام 1/16 اور ماہوار آمد پر 1/10 حصہ تازیست حسب قواعد صدر انجمن احمدیہ قادیان، بھارت کوادا کرتا رہوں گا اور اگر کوئی جائداد اس کے بعد پیدا کروں تو اس کی بھی اطلاع مجلس کارپرداز کو دیتا رہوں گا اور میری یہ وصیت اس پر بھی حاوی ہوگی۔ میری یہ وصیت تاریخ منظوری سے نافذ کی جائے۔

گواہ : منصور احمد    العبد : سرفراز احمد    گواہ : محمد بشارت خان

## شادی کے موقعہ پر ناچ گانا

حضرت مسیح موعودؑ فرماتے ہیں:

’’جو چیز بری ہے وہ حرام ہے ............ اللہ تعالیٰ کسی پاک چیز کو حرام قرار نہیں دیتا ............ ہاں جب پاک چیزوں ہی میں بری اور گندی چیزیں ملائی جاتی ہیں تو وہ حرام ہو جاتی ہیں۔ اب شادی کو دف کے ساتھ شہرت کرنا جائز رکھا گیا ہے لیکن اس میں جب ناچ وغیرہ شامل ہو گیا تو وہ منع ہو گیا۔ اگر اس طرح پر کیا جائے جس طرح نبی کریم ﷺ نے فرمایا تو کوئی حرام نہیں‘‘۔

(ملفوظات جلد 5 صفحہ 355-354)

حضرت مصلح موعودؓ فرماتے ہیں:

’’شادی بیاہ کے موقع پر شریعت کی رو سے گانا جائز ہے مگر گانا ایسا ہونا چاہئے جو بے ضرر ہو یا مذہبی ہو‘‘

(الفضل 20 جنوری 1945)

حضرت خلیفۃ المسیح الرابعؒ فرماتے ہیں:

’’شادی میں ڈھولک جتنا چاہیں بجائیں۔ یہ منع نہیں ہے گانا بھی گائیں ............ لیکن ایسے موقع پر ناجائز رسمیں نہ کریں ............ کیونکہ وہ معاشرہ کو بوجھل بنا دیں گی اور مصیبتوں میں مبتلاء کر دیں گی‘‘۔

(مجلس عرفان لجنہ اماء اللہ کراچی 135-134)

حضرت خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز فرماتے ہیں:

’’میں تنبیہ کرتا ہوں کہ لغویات سے اور فضولیات سے بچیں پھر ڈانس ہے ناچ ہے ............ بعض دفعہ اس قسم کے بیہودہ قسم کے میوزک یا گانوں کے اوپر ناچ ہو رہے ہوتے ہیں اور شامل ہونے والے عزیز رشتہ دار اس میں شامل ہو جاتے ہیں تو اس کی کسی صورت میں بھی اجازت نہیں دی جاسکتی‘‘۔

(خطبات مسرور جلد 3 صفحہ 688-687)

نیز آپ فرماتے ہیں:

’’مجھے پتہ چلا ہے کہ آجکل ڈیک بھی اس کے لئے استعمال ہوتے ہیں شادی بیاہ کے گیتوں وغیرہ کے لئے کوئی ساؤنڈ سسٹم استعمال نہیں ہونا چاہئے۔ گھر سے باہر آواز نہیں نکلنی چاہئے‘‘۔

(خط بتاریخ 22 جنوری 2010)


A. SAMSUL ALAM
A. ABDUL RAHIM

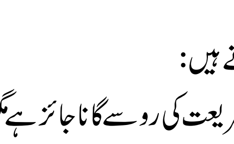

Dealers of Natural Precious & Semi-Precious Gemstones

TOONICE
DEALERS OF PRECIOUS & SEMI-PRECIOUS GEMSTONES
No. 100/59-A, 1st Floor, South Thaikkat Street Melapalayam, Tirunelveli-627005 Tamil Nadu, India
+91 9659389953
toonicegems@gmail.com

Al-Nida GEMS
No. 1/B3, 1st Floor Village Road Balaji Nagar Extension Puzhuthivakkam, Chennai-600091 Tamil Nadu, India
+91 9042150339
alnidagems@gmail.com

HG GEMS
HANIYAHANA GEMS CO., LTD.
No. 191/16, Soi Puttha Osot Siphraya, Bangrak Bangkok - 10500 Thailand
+66 638751327
gemscertify22@gmail.com

طالب دعا : اے شمس العالم (جماعت احمدیہ میلاپالم، صوبہ تامل ناڈو)

EDITOR
MANSOOR AHMAD
Mobile. : +91 82830 58886
e -mail : badrqadian@rediffmail.com
website : www.akhbarbadr.in
www.alislam.org/badr

REGISTERED WITH THE REGISTRAR OF THE NEWSPAPERS FOR INDIA AT NO RN 61/57

ہفت روزہ بدر قادیان
Weekly **BADAR** Qadian
Qadian - 143516 Distt. Gurdaspur (Punjab) INDIA

Postal Reg. No. GDP/001/2023-25 Vol. 74 Thursday 30 - January - 2025 Issue. 05

MANAGER
SHAIKH MUJAHID AHMAD
Mobile : +91 99153 79255
e-mail: managerbadrqnd@gmail.com

**ANNUAL SUBSCRIPTION** : Rs.850/- (Per Issue : Rs.16/-) By Air : 50 Pounds or 80 US Dollars - 60 Euro ( **WEIGHT** : 50 -100 Gms/Issue)

## سریہ کرز بن جابر میں ظلم کی ابتداء کفار کی طرف سے تھی

## پھر یہ فیصلہ بھی موسوی شریعت کے مطابق کیا گیا تھا لیکن پھر بھی اسلام نے اسے برقرار نہیں رکھا اور آئندہ کے لیے ایسے طریق سے منع کر دیا

## اسلام افراط وتفریط کے رستے کو چھوڑ کر وہ وسطی تعلیم دیتا ہے جو دنیا میں حقیقی امن کی بنیاد ہے

## یعنی ہر بدی کی سزا اس کے مناسب حال اور اس کی شدّت کے مطابق ہونی چاہیے

## لیکن اگر حالات ایسے ہوں کہ معاف کرنے یا نرمی کرنے سے اصلاح کی امید ہو تو پھر معاف کرنا یا نرمی کرنا بہتر ہے

## سریہ کُرز بن جابر اور غزوہ ذی قرد کے تناظر میں سیرت نبوی ﷺ کا بیان

## خلاصہ خطبہ جمعہ سیدنا حضرت امیر المومنین خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز فرمودہ 24؍جنوری 2025ء بمقام مسجد مبارک (اسلام آباد) یو.کے

تشہد، تعوذ اور سورۃ فاتحہ کی تلاوت کے بعد حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے فرمایا: آنحضرت ﷺ کے زمانے کے سرایا کا ذکر ہو رہا ہے۔

آج اس سلسلے میں پہلے سریہ کُرز بن جابر کا ذکر کروں گا۔

یہ سریہ شوال ۶ ؍ہجری میں عرانیین کی طرف ہوا۔ بعض کے نزدیک یہ سریہ سعید بن زید کا تھا لیکن اکثریت کا قول ہے کہ یہ سریہ کُرز بن جابر کا تھا جبکہ ایک قول یہ بھی ہے کہ یہ سریہ جریر بن عبداللہ کا ہے۔ لیکن اس قول کی تردید بھی کی گئی ہے۔ اس سریے کی تفصیل یوں ہے کہ عُکل اور عرینہ قبائل کے تقریباً آٹھ آدمی آنحضرت ﷺ کی خدمت میں حاضر ہوئے جو بیماری بھی تھے اور عرض کی کہ ہمیں پناہ دیں اور ہمیں کھانا کھلائیں۔ وہ مسجدِ نبوی میں مقیم ہوئے اور جلد ہی صحت مند ہو گئے مگر انہیں مدینے کی آب و ہوا راس نہ آئی۔ چنانچہ آنحضرت ﷺ کی اجازت اور حکم سے یہ اونٹوں کی چراگاہوں میں چلے گئے۔ آنحضرت ﷺ کے بے پناہ شفقت کے اس سلوک کے باوجود جب یہ لوگ چراگاہوں میں اونٹنیوں کے پاس آئے تو کافر ہو گئے اور اونٹنیوں کو ہانک کر اپنے ساتھ لے گئے، گویا صحت مند ہو کر انہوں نے آنحضور ﷺ سے دھوکا کیا۔ آنحضرت ﷺ کے آزاد کردہ غلام یسار اور ان کے چند ساتھیوں نے ان کا پیچھا کیا تو انہوں نے مسلمانوں سے لڑائی کی اور نہایت بے رحمی سے یسار کے ہاتھ پیر کاٹ کر، ان کی آنکھوں اور زبان میں کانٹے چبھوئے اور انہیں شہید کر دیا۔ پھر یہ چرواہوں کی طرف آئے اور ان سب کو بھی قتل کر دیا۔ بچ جانے والا ایک شخص آنحضرت ﷺ کی خدمت میں حاضر ہوا اور عرض کی کہ انہوں نے میرے ساتھی کو قتل کر دیا ہے اور اونٹوں کو لے کر چلے گئے ہیں۔ اس اطلاع کے ملنے پر آنحضرت ﷺ نے بیس افراد کی ایک پارٹی روانہ کی، جس نے آنحضور ﷺ کی دعا کے طفیل اسی روز یا اگلے روز ان لوگوں کو گرفتار کر لیا اور یہ لوگ آنحضرت ﷺ کی خدمت میں پیش کیے گئے۔

مختلف روایات کے مطابق آنحضرت ﷺ نے ان لوگوں کے ساتھ وہی سلوک فرمایا جو انہوں نے مسلمان چرواہوں کے ساتھ کیا تھا، مگر اُس وقت تک مثلے کی ممانعت کی اسلامی تعلیم نازل نہ ہوئی تھی، بعد میں جب یہ ممانعت نازل ہوئی تو آنحضرت ﷺ جس بھی لشکر کو روانہ کیا کرتے اسے مثلے سے منع فرماتے اور صدقے کی تعلیم دیتے۔

حضرت مرزا بشیر احمد صاحبؓ فرماتے ہیں کہ مسلمانوں کے لیے یہ دن بہت خطرناک تھے، کیونکہ قریش اور یہود کے انگیخت سے سارا ملک ان کی عداوت کی آگ سے شعلہ زن ہو رہا تھا اور اپنی جدید پالیسی کے ماتحت انہوں نے یہ بھی فیصلہ کیا تھا کہ مدینہ پر باقاعدہ حملہ کی بجائے مسلمانوں کو دھوکے سے نقصان پہنچایا جائے۔

ان ظالموں کو سزا دئے جانے کے متعلق حضرت مرزا بشیر احمد صاحبؓ فرماتے ہیں:

اس معاملے میں ظلم کی ابتدا کفار کی طرف سے تھی۔ پھر یہ فیصلہ بھی موسوی شریعت کے مطابق کیا گیا تھا، لیکن پھر بھی اسلام نے اسے برقرار نہیں رکھا اور آئندہ کے لیے ایسے طریق سے منع کر دیا۔

آپؓ فرماتے ہیں کہ بعض مغربی محققین نے جن میں میور صاحب بھی شامل ہیں اس واقعے کا ذکر کرتے ہوئے حسبِ عادت اعتراض کیا ہے، فرمایا اس معاملے میں اسلام کا دامن بالکل پاک نظر آتا ہے کیونکہ دراصل یہ فیصلہ اسلام کا نہیں تھا بلکہ حضرت موسیٰ کا تھا جن کی شریعت کو حضرت مسیح ناصری نے منسوخ نہیں کیا بلکہ برقرار رکھا۔ ہاں اگر ہمارے معترضین کے پیشِ نظر حضرت مسیح کا یہ قول ہے کہ ایک گال پر طمانچہ کھا کر دوسرا گال بھی سامنے کر دو......سوال یہ ہے کہ کیا یہ تعلیم کسی عقل مند کے نزدیک قابلِ عمل ہے اور کیا آج تک کسی مسیحی مرد یا عورت یا کسی مسیحی جماعت یا حکومت نے اس تعلیم پر عمل کیا ہے؟ منبروں پر چڑھ کر وعظ کرنے کے لیے بیشک یہ ایک عمدہ تعلیم ہے مگر عملی دنیا میں اس تعلیم کو کوئی بھی وزن حاصل نہیں۔ فرمایا

اسلام افراط وتفریط کے رستے کو چھوڑ کر وہ وسطی تعلیم دیتا ہے جو دنیا میں حقیقی امن کی بنیاد ہے۔ یعنی ہر بدی کی سزا اس کے مناسبِ حال اور اس کی شدّت کے مطابق ہونی چاہیے لیکن اگر حالات ایسے ہوں کہ معاف کرنے یا نرمی کرنے سے اصلاح کی امید ہو تو پھر معاف کرنا یا نرمی کرنا بہتر ہے اور ایسا شخص خدا کے نزدیک نیک اجر کا مستحق ہوگا۔

اب ایک غزوے کا ذکر کروں گا جو غزوہ ذی قرد کہلاتا ہے۔

اس کے متعلق سیرت نگاروں اور محدثین میں اختلاف ہے کہ یہ کب ہوا۔ محدثین اسے صلح حدیبیہ کے بعد اور غزوہ خیبر سے پہلے قرار دیتے ہیں جبکہ سیرت نگار اسے غزوہ لحیان کے بعد بتاتے ہیں۔ امام بخاری اور امام مسلم اسے غزوہ خیبر سے تین دن پہلے بیان کرتے ہیں۔ حضرت مرزا بشیر احمد صاحبؓ نے اس غزوہ کو محرم ۷ ؍ہجری کا غزوہ بیان کیا ہے۔

اس غزوے کی تفصیل کچھ اس طرح ہے کہ رسول اللہ ﷺ کی بیس دودھ دینے والی اونٹنیاں تھیں اور کچھ دوسرے اونٹ بھی شامل تھے۔ یہ اونٹنیاں چراگاہ میں چرتی تھیں اور ایک چرواہا روز مغرب کے وقت ان کا دودھ رسول اللہ ﷺ کی خدمت میں لایا کرتا تھا۔ ایک روز عیینہ فزاری نے بنو غطفان کے چالیس گھڑسواروں کے ساتھ ان پر حملہ کر دیا اور یہ لوگ اونٹنیاں لے گئے۔ حملے کے دوران ان لوگوں نے حضرت ابوذر کے بیٹے ذر کو قتل کر دیا جو ان اونٹنیوں کا چرواہا تھا اور حضرت ابوذر کی بیوی لیلیٰ کو قید کر کے لے گئے۔ عیینہ غزوہ احزاب کے موقعے پر قبیلہ بنوفزارہ کا سردار تھا، عیینہ نے فتح مکہ کے بعد یا ایک روایت کے مطابق فتح مکہ سے پہلے اسلام قبول کیا، اس نے غزوہ حنین اور طائف میں بھی شرکت کی۔ نبی کریم ﷺ نے اسے بنوتمیم کی سرکوبی کے لیے پچاس سواروں کے ساتھ بھیجا تھا، اس میں کوئی بھی مہاجر یا انصار صحابی موجود نہ تھا۔ عہدِ صدیقی میں یہ ارتداد کا شکار ہو گیا، اور طلیحہ کے دعوے کے بعد اس کے ساتھ مل گیا، اور اس کی بیعت کر لی، جب یہ قید ہو کر حضرت ابوبکرؓ کے پاس آیا تو آپؓ نے اس پر احسان کرتے ہوئے اسے معاف کر دیا، اس کے بعد اس نے دوبارہ اسلام قبول کر لیا۔

تفاصیل کے مطابق آنحضرت ﷺ نے حضرت ابوذرؓ کو غابہ کی طرف جانے سے روکا تھا مگر آپ اس جانب چلے گئے تھے، اور پھر آنحضرت ﷺ کے بیان فرمودہ نقشے کے مطابق ابوذرؓ کا بیٹا شہید ہوا اور بیوی قیدی بنائی گئی۔ سلمہ بن اکوع نے اونٹنیاں لے جانے والوں کا تعاقب کیا اور ان پر بڑا بھرپور حملہ کیا اور کئی اونٹنیاں واپس لینے میں کامیاب ہو گئے۔ جب رسول اللہ ﷺ کو اس سب معاملے کا علم ہوا تو مدینے میں منادی کروادی گئی، اس منادی پر کئی اکابر صحابہؓ حاضر ہو گئے، رسول اللہ ﷺ نے سعد بن زیدؓ کو امیر مقرر فرمایا اور تعاقب کے لیے روانہ کیا اور خود رسول اللہ ﷺ پانچ سَو یا سات سَو صحابہ کے ساتھ روانہ ہوئے۔

حضور اکرم ﷺ نے مقداد بن اسود کے نیزے پر جھنڈا باندھا۔ اس غزوے میں صحابہؓ نے بڑی بہادری اور جاں نثاری سے لڑائی کی اور بعض صحابہؓ نے بڑی شجاعت کا مظاہرہ کرتے ہوئے شہادت کو گلے لگایا۔

خطبے کے اختتام پر حضورِ انور نے یہ تفصیل آئندہ جاری رہنے کا ارشاد فرمایا۔

☆☆☆

Printed & Published by: Jameel Ahmed Nasir on behalf of Nigran Board of Badar. Name of Owner: Nigran Board of Badar. And printed at Fazle-Umar Printing Press. Harchowal Road, Qadian, Distt. Gurdaspur-143516, Punjab. And published at office of Weekly Badar Mohallah - Ahmadiyya, Qadian Distt. Gsp-143516, Punjab. India. Editor:Mansoor Ahmad